خیر و شر پر کہا تمنے سچ کہا خبر دو مجکو احسان سے یعنی وہ کیا شئے ہے فرمایا احسان یہ ہے کہ عبادت کرے
تو اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تجھے دیکھتا ہے الحدیث رواہ
مسلم اس حدیث کے آخر مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے کہا ای عمر تو جانتا ہے یہ سائل کون تھا مینے کہا
اللہ و رسول جانین فرمایا یہ جبرئیل ہین تمھارے پاس آئے تا کہ تمھین تمھارا دین سکھلائین انتہے
اس حدیث کو اہل حدیث حدیث جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین یہ حدیث دلیل قاطع و برہان ساطع ہے
اس بات پر کہ ملت اسلامیہ عبارت ہے درستی سے ان تین چیزون کی انمین سے اگر ایک شئے بھی
فوت ہو جاویگی تو انسان مسلمان نہوگا پھر جب یہ تینون چیزین کسی شخص مین جمع ہون تو اوسپر
واسطے القار اسلام کے بچنا اضداد سے ان چیزون کے بھی واجب ہے کیونکہ اگر وہ اضداد اسلام
و ایمان و احسان سے نہ بچیگا تو اصل ملت مین خلل و نقصان پیدا ہوگا اسلام کی ضد کفر
ہے توحید کی ضد شرک ہے ایمان کی ضد انکار رسالت و یوم آخر و انکار خیر و شر قدر وغیرہ ہے احسان
کی ضد ریا و سمعہ ہے اسلام عبارت ہے اعمال صالحہ سے ایمان عبارت ہے تصدیق قلبی و اقرار لسانی
سے احسان عبارت ہے اخلاص نیت و عمل صواب سے پھر گناہ اگر ان تینون چیزون کو بگاڑ دیتے
ہین ان تینون چیزونکی رونق اور حسن عاقبت جب ہی ہوتی ہے کہ بعد قبول و التزام ان ہر سہ شئے
کے گناہون سے بچتا رہے عبادت و مناجات سے لذت اوٹھا لے جو شخص گناہون مین پھنسا
رہتا ہے اوسکو کچھ مزہ طاعت کا نہین ملتا ہے اگر ایمان صحیح رہا اور بعد عذاب عقاب کے آگ سے
نجات پاکر بہشت مین کبھی گیا تو بھی وہی بات رہی جو کسی شخص غیور تجربہ کار نے لکھی ہے بہشتی کہ

باین رسوائی دست بہم وہ بدتر از دوزخ ست ؎

کسے کز لذت طاعت بود محروم من ضامن	کہ بگذارند در جنت وے باداغ حرمانش

اسلئے ہر مسلمان مومن محسن پر واجب ہے کہ جسطرح حسنات کو معلوم کرے اوسی طرح سئیات کا
بھی عالم ہو جائے کیونکہ جسطرح بدون معلوم کرنے حسنات کے درستی عبادت کی نہاین کر سکتا ہے
جس سے جنت ملتی ہے اسیطرح بغیر دریافت کرنے سئیات کے معاصی سے بچ نہین سکتا جس سے

مستحق جہنم کا ہوتا ہے سو واسطے بیان کبائر باطنہ یعنی ذنوب قلوب کی قبل اس کے مین نے رسالہ
قوامع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان لکھا ہے اوسمین گنتی اون کبائر کی ۶۶ کبیرہ تک
پہنچی ہے اب اس رسالہ مین کہ یہ گویا دوسرا حصہ کبائر ظاہرہ کا ہے بیان بقیہ کبائر صوریہ یعنی افعال
جوارح کا کیا جاتا ہے انکی گنتی چارسو ایک کبیرہ تک پہنچتی ہے یہ کبائر اگرچہ رتبہ مین کبائر باطنہ سے
کم ہین واسطے کہ ان کبائر کے کرنے سے فسق وظلم ثابت ہوتا ہے اور وہ کبائر حسنات کو کھا جاتے ہین
لیکن یہ کبائر بھی فی نفسہ ایسے برے ہین کہ ذکر انکا ہمراہ شرک وکفر کے آیا ہے عبد اللہ بن عمر کہتے
ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کبائر یہ ہین اشراک باللہ عقوق والدین قتل النفس یمین غموس روا
البخاری روایت متفق علیہ بن انس سے ہو مثل یمین غموس کے شہادت زور آئی ہے ابو ہریرہ کا
لفظ یہ ہے تم بچو سات موبقات سے کہا وہ کیا ہین فرمایا شرک باللہ سحر اکل ربا اکل مال یتیم تولی یوم زحف
کے قذف کرنا محصنات مومنات غافلات کو متفق علیہ یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ خطران معاصی
کا بھی بہت بڑا ہے اسلئے کہ حضرت نے انکو ہمراہ اشراک باللہ کے ذکر کیا ہے پھر بعض کبائر ایسے
بھی ہین کہ وہ سرحد کفر تک پہنچا دیتے ہین اگرچہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہوتا
لیکن کبیرہ کبیرہ مین فرق ہے کبھی بعض اعمال کفر کو بھی کبیرہ بولتے ہین سو ایسا کبیرہ اگر ایمان کو کھودے تو
کیا دور ہے عیاذا باللہ اس جگہ مقصود ہمارا یہ ہے کہ ہم کبائر ظاہرہ کو گنکر ترتیب وار ابواب فقہ
پر بنہایت اختصار کے ساتھ ذکر کرین جو بسط ہمنے رسالہ اول مین وقت شمار کرنے کبائر باطنہ کے کیا تھا
اوتنا طول اسمین نہ دین اسلئے کہ وہ تعداد مین کمتر تھے اور یہ گنتی مین بیشتر ہین کہان چہیاسٹھ کبائر
اور کہان چارسو ایک کبائر بھی تفصیل انکی سو وہ کتاب زواجر پر محول ہے بہرحال واسطے اجتناب
کرنیکے معاصی سے یہ بھی غنیمت ہے کہ علم اجمالی کل سیئات کا مع نام ونشان ومقام کے معلوم ہوجائے
اس رسالہ کا نام قواطع البشر عن انواع الشر رکھا گیا ہے رسالہ اول مین اختلاف اقوال کا بابت تعریف
کبیرہ وتعداد کبائر مذکور ہو چکا ہے اس جگہ بحوالہ اسامی اہل علم بہر کلام حد وتعداد مذکور پر اختصار
کیا جاتا ہے کیونکہ بغیر معلوم ہوتے صفت وحد کبائر کے حقیقت معاصی کی ظاہر نہین ہوسکتی ہے

فرق صغیرہ وکبیرہ کا دریافت نہین ہوسکتا ہے اسلئے یہان مقدمہ مین تعریف وتحدید کبائر کی لکھی گئی بعدہ ابواب فقہ پر ضبط کبائر کا کیا گیا ہی خاتمۂ کتاب کو فضائل و متعلقات توبہ پر تمام کیا گیا ہے و للہ الحمد آج ۱۸ صفر روز دوشنبہ سنہ [illegible] ہجری کو لکھنا اس رسالہ کا شروع کیا ہے رب یسر تمم بالخیر وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب **مقدمہ** ایک جماعت اہل علم نے کہا ہے کہ گناہون مین کوئی سا گناہ بھی صغیرہ نہین ہے سارے معاصی کبیرہ ہین صغیرہ اسلئے کہتے ہین کہ دوسرا گناہ اوس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے ابن فورک نے اپنی تفسیر مین اسی قول کو اختیار کیا ہے اور آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ کی تاویل خلاف ظاہر تنزیل کی ہے استاد ابو اسحق اسفراینی اور قاضی ابوبکر باقلانی و امام الحرمین کا قول کتاب ارشاد مین و ابن قشیری کا قول کتاب مرشد مین اور اشاعرہ کا قول نزدیک ابن فورک کے بھی یہی ہے کہ سارے معاصی کبائر ہوتے ہین تقی الدین سبکی نے اسپر اتفاق شافعیہ کا نقل کیا ہے مگر جمہور علما کا یہ قول ہے کہ گناہ دو طرح کے ہین ایک صغیرہ دوسرے کبیرہ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اس آیت مین ذنوب و آثام وسیئات کے تین رتبہ بتائے ہین بعض معاصی کو فسق ٹھیرایا ہے نہ بعض کو یہ دلیل ہے تقسیم پر دوسری آیت مین کہا ہے الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم اس سے معلوم ہوا کہ لمم صغائر ہوتے ہین اسی طرح حدیث مین بھی آیا ہے کہ کبائر سات ہین یا نو یا زیادہ اگر سارے گناہ کبائر ہوتے تو حاجت تخصیص بعض ذنوب کی ساتھہ کبیرہ ہونیکے کیا تھی غرضکہ جسکا مفسدہ بڑا ہے وہ کبیرہ ہے اور جسکا فساد کم ہے وہ صغیرہ ہے یہ آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم دلیل صریح ہے اس بات پر کہ گناہ دو طرح کے ہوتے ہین ایک کبائر دوسرے صغائر اسی لئے غزالی نے کہا ہے لا یلیق انکار الفرق بین الکبائر والصغائر وقد عرفا من مدارک الشرع **ف** حد کبیرہ مین اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہوتا ہے جسکے مرتکب پر بالخصوص کوئی وعید شدید بنص کتاب و سنت آئی ہو یہ قول روضہ کا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ جس معصیت پر حد واجب ہے وہ کبیرہ ہوتی ہے

یہ قول بغوی کا ہے رافعی نے کہا یہ حد اگلی حد سے اصح ہے اگرچہ میل علماء کا طرف ترجیح قول اول کے ہے صاحب حاوی صغیر نے جزم کیا ہے رجحان قول اول کا اذرعی نے کہا ہے قول ثانی کو راجح کہنا شہادت بینہ ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جس چیز کی تحریم پر اللہ نے قرآن میں نص کی ہے یا اوسکی جنس میں حد واجب آتی ہے یا وہ کام مخالف اجماع کے ہے وہ کبیرہ ہے چوتھا قول یہ ہے کہ جس گناہ میں گناہ کرنے والا کچھ بے پروائی کرتا ہے تو وہ کبیرہ ہے اس قول کو ابن قشیری نے مرشد میں اور سبکی نے اختیار کیا ہے برماوی نے کہا ہے متاخرین نے اسکو ترجیح دی ہے بعض محققین نے کہا ہے یہ قول جامع جملہ تعاریف ہے پانچوان قول یہ ہے جس گناہ سے حد واجب آوے یا وعید متوجہ ہو وہ کبیرہ ہے اسکو ماوردی نے حاوی میں ذکر کیا ہے چھٹا قول یہ ہے کہ جو چیز لعینہ حرام او ر فی نفسہ منہی ہے وہ کبیرہ ہے قول حلیمی کا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کوئی گناہ ایسا نہیں جسمین کوئی صغیرہ کبیرہ نہو مگر کفر کے کہ وہ اکبر کبائر ہے وہان کوئی نوع صغیرہ کی نہیں ہے ساتوان قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ فعل ہے جسکو قرآن میں حرام کہا ہے یعنی بلفظ تحریم اور وہ چار چیزیں ہیں جیسے لحم خوک مال یتیم وغیرہ ہا لکن یہ حصر ممنوع ہے آٹھوان قول یہ ہے کہ کبیرہ کی کوئی حد حاصر نہیں ہے بلکہ اللہ نے اوسکو مخفی رکھا ہے تاکہ لوگ ہر گناہ منہی عنہ سے بچتے رہیں ایسا نہو کہ صغائر میں گھس پڑیں واحدی کا قول یہی ہے مگر یہ بات کچھ ٹھیک نہیں پڑتی کبیرہ کے لئے حد معلوم ہے نوان قول حسن و ابن جبیر و مجاہد و ضحاک کا ہے کہ کل ذنب اوعد فاعله بالنار یعنی جس گناہ پر فاعل کے لئے وعدہ آگ کا ہے وہ کبیرہ ہے دسوان قول ابن عبد السلام کا یہ ہے کہ مفسدۂ گناہ کو مفاسد کبائر منصوصہ پر عرض کرے اگر اونسے کم نکلے تو وہ صغیرہ ہے ورنہ کبیرہ ہے لکن اذرعی نے اسپر اعتراض کیا ہے گیارھوان قول ابن الصلاح کا ہے جسکو جلال بلقینی نے نقل کیا ہے کہ جو گناہ اتنا بڑا ہو کہ اوسپر اطلاق کبیرہ کا ہو سکے وہ کبیرہ ہے اوسکی کچھ علامتیں ہیں جیسے ایجاب حد و وعید نار و صف فاعل بفسق و لعن ابن عباس نے کہا ہے الکبائر کل ذنب ختمه الله بنار او غضب او لعنة او عذاب رواہ ابن جریر ابن حجر مکی زواجر میں کہتے ہیں کہ مقصود ان ساری حدود سے فقط تقریب ہے ورنہ

یہ حدود جامع نہین ہین وکیف یمکن ضبط مالا طمع فی ضبطہ ف تعداد کبائر مین اختلاف ہے ابن عباس اور ایک جماعت نے کہا ہے کبائر وہ ہین جنکا ذکر اوّل سورہ نساء مین آیا ہے بعض نے کہا کبائر سات ہین بدلیل خبر صحیحین اجتنبوا السبع الموبقات لکن اسمین کوئی دلیل حصر کبائر پر نہین ہے اگرچہ علیؓ وعطا وعبید اسی کے قائل ہین کسی نے کہا پندرہ ہین کسی نے کہا چودہ ہین کسی نے کہا چار ہین ابن مسعود نے کہا تین ہین دوسرا قول انکا یہ ہے کہ دس ہین ابن عباس نے کہا ستّر ہین سعید بن جبیر نے کہا سات سو ہین یعنے باعتبار اصناف انواع کے دُیلمی نے کہا ہے مینے اپنی تالیف مین بڑی کوشش سے اونکو گنا تو چالیس سے زیادہ پایا شیخ الاسلام علائی نے اس باب مین ایک جزء لکہا ہے وہ افعال جنکو حدیث مین کبیرہ کہا ہے اونکو یکجا گنا ہے وہ سب پچّیس ۲۵ ہین پھر کہا ھی مجموع ما فی الاحادیث منصوصًا علیہ انہ کبیرۃ لکن زواجر مین کچہ اور بھی منصوصات بڑہا کر تینس کبیرہ گنے ہین اور جن حدیثون سے علائی نے استدلال کیا ہے اونکو ذکر کیا ہے ابو طالب مکی نے کہا ہے کبائر ستّرہ ہین اسکے بعد زواجر مین بیان تحذیر کا معاصی صغیر وکبیر سے بذکر احادیث کیا ہے پھر یہ کہا ہے کہ بڑا زاجر ذنوب سے خوف اللہ کا اور ڈر اوسکے انتقام وسطوت کا اور حذر اوسکے عقاب وغضب وبطش سے ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم وباللہ التوفیق

کتاب الطہارۃ

باب برتنون کا

فصل کھانا پینا ظروف زر وسیم مین گناہ کبیرہ ہے

حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو شخص کھانا پیتا ہے برتنون مین سونے چاندی کے

وہ اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی بھرتا ہے رواہ مسلم وابن ماجة طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ یہ کرتوپر گڑ والے نسائی کا لفظ انس سے یہ ہے کہ نہی کی ہے اکل وشرب سے ظروف زر وسیم مین اصل نہی مین تحریم ہوتی ہے یہ تحریم مرد عورت دونون پر یکسان ہے صلاح الدین علائی نے اسکو کبیرہ کہا ہے جلال بلقینی بھی اسکے قائل ہین لکن اذرعی وجبور کہتے ہین صغیرہ ہے قول اصل اولی وارجح ہے زواجر مین کہا ہے کہ ذکر کھانے پینے کا اس حدیث مین مثال ہے ورنہ سائر وجوہ استعمال کے ملحق ہین ساتھ اوسکے اور مراد برتن سے ہر وہ چیز ہے جسکو واسطے کسی استعمال کے بنایا ہے اس صورت مین سلائی سرمہ کی اور سرمہ دانی اور خلال اور سلائی کان کے میل نکالنے کی بھی اسی حکم مین داخل ہوینگی انتہی پھر مسائل متفرقہ فقہ ذکر کئے ہین لکن اہل حدیث کا یہ مختار ہے کہ استعمال زر وسیم کا اکل وشرب مین منع ہے نہ ہر شئے مین اسکی تفصیل روضہ ندیہ مین لکھی گئی ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین بھی مذکور ہے **ف** حیلہ استعمال ظروف نقدین کا یہ بنایا ہے کہ اونمین سے چیز کو دست چپ یا دوسرے ظرف مین لیکر پھر دست راست سے استعمال مین لاوے کیونکہ اسکو عرف مین استعمال ظرف نقد نہین کہتے ہین سو یہ حیلہ اگرچہ حرمت مباشرت استعمال ظرف سے مانع ہے لکن حرمت استعمال وضع مظروف سے ظرف مین اور حرمت اتخاذ ظرف کے لئے کافی نہین ہے زواجر مین کہا ہے فتامل ذلک فانه مهم ورایتو هم من كلام نفع هذه الحيلة في الكل انتهى مین کہتا ہون کہ یہ حیلہ بالکل لغو ہے اسلئے کہ جب ایک ہاتھ مین لیکر دوسرے ہاتھ پر اونمین سے کوئی چیز رکھی تو استعمال ظرف کا ہوگیا تاکہ خود اوسکے اندر نکالا یا نہ اوس سے کچھ پیا اس سے کیا ہوتا ہے اصح قول اس باب مین وہی قول اہل حدیث کا ہے واللہ اعلم +

باب بھول جانا کسی حرف یا آیت قرآن کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے دکھائے گئے مجکو گناہ میری امت کے نہین دیکھا مینے کوئی

گناہ بڑا اس سے کہ ایک آدمی کو کوئی سورت یا آیت قرآن کی دیگئی ہو پہر وہ اوسکو بہول جاے رواہ ابو داود و الترمذی و النسائی لکن ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے نووی نے اُس کے اسناد کو ضعیف بتایا ہے مراد ضعف سے انقطاع ہے نہ ضعف راوی اور مُطلب راوی اکثر ارسال کرتا ہے اور سند ابو داود مین یزید راوی ضعیف ہے ابن عدی نے اوسکو شیعۂ اہل کوفہ سے گنا ہے ابو داود کا لفظ سعد بن عبادہ سے یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو قرآن پڑہتا ہو پہر اوسکو بہول جاے مگر ملیگا وہ اللہ سے دن قیامت کو اجذم ہو کر معلوم ہوا کہ نسیان قرآن کا گناہ کبیرہ ہے رافعی اسی طرف گئے ہین علائی نے نووی سے نقل کیا ہے اختیار ہی ان نسیان القرآن من الکبائر لحدیث فیہ انتہی اجذم کہتے ہین دست بریدہ کو قالہ ابو عبید ابن قتیبہ نے کہا ہے اجذم یہان بہ معنے مجذوم ہے ابن الاعرابی نے کہا ہے اجذم کے یہ معنی ہین کہ نہ اوسکے لئے کوئی حجت ہوا ور نہ اوسکین کوئی خیر اسی طرح سوید بن غفلہ نے بہی کہا ہے بلقینی و زرکشی کہتے ہین مراد وہ نسیان ہے جو اوسکا سبب تہاون سے ہو ابو شامہ شیخ نووی و تلمیذ ابن الصلاح کہتے ہین مراد نسیان سے ترک عمل ہے قرآن کی شان دن قیامت کو دو طرح ہو گی ایک یہ کہ وہ شفیع ہو گا واسطے اوس قاری کے جسنے عمل کرنا اوسپر فراموش نہین کیا ہے دوسرے شاکی ہو گا ناسی کا جسنے تہاون کیا ساتہ اوسکے اور اوسپر عمل نہ کیا ایک تہاون یہ ہے کہ تلاوت کرنا بہول گیا ہے ف ـــــ قرطبی نے کہا کوئی کہے حفظ جمیع قرآن کا کچہہ واجب نہین ہے تو پہر تغافل حفظ پر کیا ذم ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو قرآن کو جمع کرتا ہے وہ اپنی ذات و قوم مین عالی رتبہ ہو جاتا ہے اور جو اوسکو حفظ کر لیتا ہے اوسکے دونون پہلو مین نبوت مندرج کر دیجاتی ہے اوسکو اہل اللہ اور خاصۂ خدا کہتے ہین سو جب رتبہ ٹہیر ا تو اوسکے ثواب کے لئے عقوبت مناسب ہوئی انتہی ؛

فصل جھگڑنا حجت و قرآن و اسطے اور کرنا ان مین طلب و فہم و علم کے کبیرہ ہے

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے تم مجادلہ نکرو قرآن مین کیونکہ جدال کرنا اوسمین کفر ہے رواہ الطیالسی

والبیہقی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جدال کرنا قرآن میں کفر ہے رواہ الحاکم ابو داؤد کا
لفظ یہ ہے المراء فی القرآن کفر تجریدی کا لفظ ابو سعید سے یہ ہے کہ معنی زبانی ہے جدال سے قرآن
میں ابن جریر کا لفظ یہ ہے چھوڑ دو تم جھگڑنا قرآن میں تحقیق اگلی امتوں پر لعنت ہوئی بیان تک کہ وہ
مختلف ہوئے قرآن میں بیشک جھگڑنا قرآن میں کفر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ تم مباحثہ کرو قرآن
میں بیشک مراء قرآن میں کفر ہے اس باب میں اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں **ف** زواجر
میں کہا صاحب زواجر نے میں نے نہیں دیکھا کہ تصریح کیا ہو کسی نے اسکو کبیرہ گناہ ہونا مراء فی القرآن کا اور کہنا
دلیل ظاہر ہے اسکے کبیرہ ہونے پر حدیث بخاری میں آیا ہے ابغض الرجال عند اللہ الالد
الخصم یعنی بڑا دشمن خدا کا وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہو سو جبکہ مطلق خصومت کا یہ حکم ہے
تو مخاصم فی القرآن بالاولیٰ صاحب کبیرہ شمار ہوگا جدال و مراء قرآن میں اگر مودی طرف اعتقاد
تناقض حقیقی یا اختلال نظم کی ہے تو کفر حقیقی ہے اور اگر لوگوں کو وہم میں ڈالنا ہے یا کسی
شبہ میں پھانسنا تو کبیرہ عظیمہ ہے گو کفر نہو **حکایت** ایک شخص نے اس آیت کا
سوال کیا تھا فاقبل بعضہم علی بعض یتساءلون مع **قولہ تعالیٰ** فلا انساب بینہم
ولا یتساءلون اور اس آیت کا **قولہ تعالیٰ** الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم
وتشہد ارجلہم مع **قولہ تعالیٰ** یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم
وقولہ تعالیٰ ھذا یوم لا ینطقون عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو مار پیٹ کر مدینہ سے
نکال دیا حالانکہ یہ ایک ادنیٰ شبہ تھا اسلئے کہ انکو یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ دروازہ مراء و جدال کا
کتاب اللہ میں کھل نہ جاوے اور لوگ قرآن منزہ مکرم میں اعتقاد کسی نقص کا کر نہ لگیں ؎

چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل	سر چشمہ باید گرفتن بہ میل

ف یہ آیات محمول ہیں اختلاف احوال مواقف عرصات پر کہ کسی جگہ ایسا ہوگا اور کسی
جگہ ویسا بہرحال جدال قرآن میں یا تو کفر ہے یا کبیرہ ہے انتہی حدیث کا لفظ تو یہی ہے کہ کفر ہے
لیکن جبکہ بارادۂ قہر و غلبہ وا باحت بدعت ہو **ف** حدیث میں آیا ہے جسنے قرآن پڑھا اسلئے

کہ لوگون کا مال کہاسئے وہ آویگا دن قیامت کو اوسکا منہ ایک استخوان بے گوشت ہوگا رواہ البیہقی
ابی ابن کعب نے ایک آدمی کو قرآن سکہایا تھا اوسنے تحفہ مین ایک کمان انکو بہیجی انہون نے حضرت
سے پوچہا فرمایا اگر تو اوسکو لے لیتا تو ایک کمان آگ کی لیتا رواہ البیہقی وضعفہ ابونعیم کا لفظ یہ
ہے جسنے قرآن پر اُجرت لی اوسنے اپنی نیکیان دنیا مین جلد لے لین قرآن اوس سے دن قیامت
کو حجت کریگا ایک جماعت نے مطابق ظاہر ان احادیث کی استیجار کو تعلیم قرآن کے لئے حرام
کہا ہے اور اکثر نے جائز کہا ہے بدلیل حدیث ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ

باب قضا کرنا حاجت کا راہ مین گناہ کبیرہ ہے

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے ڈالا پاخانہ اپنا راہ پر مسلمانون کے اوسپر لعنت ہے اللہ اور
فرشتون اور سارے لوگون کی رواہ الطبرانی والبیہقی بسند رواتہ ثقات الا
محمد بن عمرو الانصاری طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے جسنے ایذا دی مسلمانون کو اونکی
راہون مین واجب ہوئی اوسپر لعنت اونکی خطیب کا لفظ یہ ہے جسنے پاخانہ پہیر اکنارہ نہر
پر جہان وضو کیا جاتا ہے یا پانی پیا جاتا ہے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیون کی احمد
کا لفظ یہ ہے بچو تم تین ملاعن سے پاخانہ پہرنا نیچے سایہ کے یا راہ مین یا مجمع آب مین مسلم مین ذکر
دو لاعنین کا آیا ہے ایک تخلی کرنا طریق مین دوسرے سایہ مین ف لعن کا آنا علامت ہے
کبیرہ ہونے کی لکن ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ چونکہ حدیث اول ضعیف ہے اسلئے اصح یہ ہے کہ یہ فعل
مکروہ ہے یعنی حرام انتہی مگر حدیث مسلم کی صحیح ہے اس وجہ سے اوسکا کبیرہ ہونا ارجح ٹھیریگا

فصل پرہیز نکرنا پیشاب سے بدن یا کپڑے مین گناہ کبیرہ ہے

صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت کا گزر دو قبر پر ہوا اونکو عذاب کیا جاتا تھا فرمایا انمین ایک
چغلخور تھا دوسرا پیشاب سے پرہیز نکرتا تھا دوسری حدیث مین آیا ہے عامۂ عذاب قبر

بول سے ہوتا ہے اسکی سند لابأس بہ ہے تیسری حدیث کا لفظ یہ ہے اکثر عذاب قبر کا بول سے ہوتا ہے چوتھی حدیث مین آیا ہے کہ پیشاب سے پہلا حساب بندہ کا قبر مین بابت اسی بول کے ہوگا **ف** ان حدیثون مین تصریح ہے اس بات کی کہ عدم تنزہ بول سے کبیرہ ہے ایک جماعت شافعیہ نے اسکی تصریح کی ہے سب سے سابق اس باب مین بخاری ہین۔ اونہون نے ترجمہ باب کا یون لکہا ہے باب من الکبائران لایستتر من البول سو جبکہ حکم بول کا یہ ہے تو عدم تنزہ فرمایا ہے یا اولی کبیرہ ٹہیرایگا اسیلئے افضل محل نالہ مین مبالغہ کرنا متعین ہے قدر ہے استرخا کرے تاکہ جو نجاست تقعا مین شرح حلقہ دبر مین ہو وہ دہل جاوے اکثر لوگ جو استرخا نہین کرتے ہین اور محل کو اچھی طرح نہین دہوتے وہ نماز بحالت نجاست پڑہتے ہین **حکایت** ابرہ نے کہا ہے کہ ابن ابی زید مالکی کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس بات پر کہا میں نے اپنے رسالہ مین بذیل باب الاستنجا یہ لکہا تہا وان یسترخی قلیلا انتہی سب سے پہلے یہ بات انہین سے لکہی تہی انسان جب اندر کے ارخا کا قصد کرتا ہے تو تقعا حیف و تشنج فم دبر مین پانی پہنچ جاتا ہے اور تنقیہ کامل ہوجاتا ہے بخلاف اوس عمل کے جو بدون اسی امر کے کیا جاتا ہے ۔

باب وضو کا

ترک کرنا کسی شئے کا واجبات وضو سے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جسنے خلال نکیا اپنی اونگلیون کا پانی سے تو خلال کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے آگ سے رواہ الطبرانی فی الکبیر صحیحین مین ابو ہریرہؓ سے مرفوعا آیا ہے ویل للاعقاب من النار دوسرا لفظ یہ ہے ویل للعراقیب من النار احمد کا لفظ یہ ہے حضرت نے نماز مین سورہ روم پڑہی کچھ شبہ لگا فرمایا شیطان نے مجکو شبہ لگا دیا قرات مین بسبب اون لوگون کے جو آتے ہین نماز کو

بغیر وضو کے تم جب نماز کو آؤ تو اچھی طرح وضو کرو اسکی سند صحیح ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تمام نہین ہوتی نماز کسیکی جب تک کہ وہ اچھی طرح وضو نکرے جسطرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے الحدیث رواہ بسند جید حدیث طبرانی مین بسند لاباس بہ مرفوعًا آیا ہے تخلیل وضو کی یہی مضمضہ و استنشاق ہے اور خلال کرنا ہے اونگلیونمین اور تخلیل طعام کے صاف کرنا ہے منہ کا کوئی شئے دونون فرشتون پر اس سے زیادہ سخت تر نہین ہے کہ وہ درمیان دانتون کے کوئی طعام دیکھین اور وہ کھڑا نماز پڑہتا ہو ف ـــــ ان حدیثون سے وعید شدید تارک غسل دست وپا پر مستفاد ہوتی ہے اور بقیہ واجبات وضو کا اسی پر قیاس کیا گیا ہے مجکسے پہلے اسکو کسی نے کبیرہ نہین گنا انتہی ✢

باب نہانیکا خشک رہنا بعض بدن کا غسل جنابت مین گناہ کبیرہ ہے

علی مرتضی مرفوعًا کہتے ہین جسنے چہوڑی جگہہ ایک بال کی اپنے بدن مین جنابت سے اوسکے ساتھ آگ مین ایسا اور ایسا کیا جائیگا علی کہتے ہین اسیلئے مین اپنے موی سر کا دشمن ہون اور وہ اپنے بال کاٹ ڈالتے تھے یعنی سر منڈواتے تھے رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ و ابن ابی شیبۃ ابن جریر کا لفظ مرفوعًا و موقوفًا یہ ہے ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے بیہقی نے مرسلًا وابن جریر نے موصولًا اتنا اور زیادہ کیا ہے تم تر کرو بال کو صاف کرو کہال کو احمد کا لفظ یہ ہے امی عائشہ ہر بال پر جنابت ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے ڈرو تم اللہ سے اور اچھی طرح نہاؤ یہ امانت تمپر لادی گئی ہے یہ سریرت تمہارے پاس امانت رکھی گئی ہے ف ـــــ اول حدیث وعید شدید ہے اوس سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہوتا ہے خصوصًا اسوجہ سے کہ ترک غسل مستلزم ہے ترک نماز کو

فصل ننگا ہونا بلا ضرورت کے اور داخل ہونا حمام میں بغیر ازار کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن ماجہ میں آیا ہے باتیں نکریں دو آدمی وقت پاخانہ پھرنے کے کہ ہر ایک دوسرے کے ستر کو
دیکھتا ہو کیونکہ اللہ اس حرکت پر اونکو دشمن رکھتا ہے ابن السکن و ابن قطان کا لفظ یہ ہے جب
پاخانہ پھریں دو آدمی تو ہر ایک دوسرے سے چھپ جاوے تیسری حدیث میں آیا ہے ننگا دور کھو اپنے
ستر کو مگر اپنی جورو اور لونڈی سے کہا اگر بعض لوگ بعض میں ہوں یعنے مجمع ہو فرمایا اگر تجھسے
بن سکے کہ کوئی تیرے ستر کو نہ دیکھے تو تو مت دکھا کہا بھلا اگر اکیلا ہو فرمایا اللہ احق ہے
نسبت لوگوں کے کہ اوس سے شرم کریں رواہ احمد و اہل السنن الاربعۃ چوتھی حدیث
کا لفظ یہ ہے اللہ پردہ دار ہے حیا و ستر کو دوست رکھتا ہے تم میں جب کوئی نہائے تو چھپ
جائے رواہ احمد و ابو داؤد والنسائی جبار بن صخر نے کہا ہے ہم منع کئے گئے ہیں کہ
کوئی ہمارا ستر دیکھے رواہ الحاکم طبرانی کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے مجکو منع کی گئی
ہے کہ میں برہنہ چلوں ترمذی کا لفظ یہ ہے دور رہو تم برہنگی سے تمہارے ساتھ وہ ہے
جو جدا نہیں ہوتا تم سے مگر وقت پاخانہ پھرنے کے اور وقت جانے مرد کے پاس اپنی بی بی کے
سو تم اونسے شرم کرو اور اونکا اکرام رکھو **حکایت** ابن جریج نے کہا مجکو یہ بات پہنچی
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے ایک مزدور ننگا نہاتا تھا فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ
تجکو خدا سے شرم نہیں آتی ہے تو اپنی مزدوری لے اور جا رواہ عبد الرزاق نسائی و ترمذی
و حاکم کا لفظ یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ نجاوے حمام میں مگر ازار
پہنے ہوئے اور نہ داخل کرے اپنی بی بی کو حمام میں ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے قریب ہے کہ فتح ہونگی
شہر زمین عجم کی تم وہاں گھر پاؤگے جنکو حمامات کہتے ہیں سو نجاویں اوسمیں مرد مگر ازار سمیت
اور منع کرو عورتوں کو وہانکے جانیسے مگر بیمار یا نفاس والی ایک روایت صحیحہ میں آیا ہے حمام
حرام ہے میری امت کی عورتوں پر کہتے ہیں عمر بن عبد العزیز نے اسی روایت کے سبب سے

عورتون کو حمام مین جانیسے منع کر دیا تھا سنن اربعہ کا لفظ یہ ہے بر اگر حمام ہے جسمین آوازین بلند ہوتی ہین عورات مکشوف ہوتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سی حدیثین بہ مقدمہ حمام کے لکھی ہین اور یہ حدیث روایت کی ہے لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ حاکم کا لفظ یہ ہے کہ ناف سے زانو تک ستر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ ران مسلمان کی ستر ہے حاکم کا لفظ یہ ہے کہ چھپا اپنی ران کو ران عورت ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے الفخذ عورۃ ابوداؤد و ابن ماجہ و حاکم کا لفظ یہ ہے مت کھول اپنی ران اور نہ دیکھہ تو ران کسی شخص مردے زندے کی حاکم کا لفظ یہ ہے ستر مرد کا مرد پر جیسے ستر عورت کا مرد پر اور ستر عورت کا عورت پر جیسے ستر عورت کا مرد پر یعنی ہر ستر کا دیکھنا حرام ہے **ف** مقتضی ان احادیث کا یہ ہے کہ کشف عورت صغری یا کبری کا سامنے کسیکے سوا بی بی یا لونڈی کے حلال نہین ہے کبیرہ ہے ابراہیم علبتی نے کہا ہے کشفہا فسق بین الناس المغلظۃ والمخففۃ فی الحمام وغیرہا مغلظ سے مراد سبیلین ہین شافعی کے نزدیک ایسے شخص کی گواہی درست نہین ہے جو حمام مین ننگا جاوے سو یہ کبیرہ کی شان ہے اسیطرح دیکھنا کسی کے ستر کا کبیرہ ہے بحدیث لعنت ناظر و منظور اسی طرح دیدہ و دانستہ کسی اجنبی عورت یا امرد کی طرف بغیر حاجت نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے ؎

باب حیض کا صحبت کرنا زن حائض سے گناہ کبیرہ ہے

ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی آیا پاس حائض کے اوسکی فرج مین یا کسی عورت کی دبر مین یا کسی کاہن کے پاس گیا تو وہ منکر ہوا اوس چیز کا جو محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی ترمذی نے کہا بخاری نے اِس حدیث کو ضعیف الاسناد کہا ہے اور نسائی نے اسکو ابوہریرہ سے موقوفًا روایت کیا ہے **ف** محاملی و شافعی نے اسکو کبیرہ گنا ہے ؎

کتاب الصلوٰۃ

ترک کرنا کسی نماز فرض کا عمداً گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین احمد کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ یعنی آدمی اور کفر کے درمیان میں یہی ترک کرنا نماز کا فرق ہے مسلم کا لفظ یہ ہے بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ یعنی درمیانے مرد اور شرک یا کفر کے ترک کرنا صلوٰۃ کا ہے ابوداود ونسائی کا لفظ یہ ہے نہیں ہے درمیان بندہ اور کفر کے لیکن کچھ فرق مگر چھوڑنا نماز کا ترمذی کا لفظ یہ ہے درمیان کفر وایمان کے ترک کرنا صلوٰۃ کا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے درمیان عبد وکفر کے یہی ترک کرنا نماز کا ہے اسکو ترمذی وغیرہ نے صحیح کہا ہے حاکم نے کہا ولا نعرف له علة دوسرا لفظ یہ ہے وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اونکے ہے نماز ہے جسنے اوسکو ترک کیا وہ کافر ہوا طبرانی کا لفظ باسناد لا باس بہ یہ ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً وہ کھلا کافر ہوگیا دوسرا لفظ یہ ہے درمیان عبد وکفر یا شرک کے ترک صلوٰۃ ہے جب نماز چھوڑ دی تو کافر ہوگیا تیسرا لفظ یہ ہے لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوٰۃ فاذا ترکها فقد اشرک چوتھا لفظ یہ ہے رسیان اسلام کی اور قواعد دین کے تین ہیں جنپر بنیاد ہے اسلام کی جسے ایک کو بھی اونمیں سے ترک کیا وہ کافر حلال الدم ہوگیا گواہی دینا کلمہ لا الہ الا اللہ کی نماز فرض پڑھنا روزہ رمضان کا رکھنا اسکی سند حسن ہے پانچواں لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا ایک کو اونمیں سے وہ کافر باللہ ہوا قبول نہیں ہے اوس سے فرض نہ نفل حلال ہوا اوسکا خون ومال اسکی سند بھی حسن ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے تم مت چھوڑو نماز کو جسنے اسکو ترک کیا عمداً وہ ملت سے نکل گیا رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ ترمذی کہتے ہیں حضرت

کے اصحاب کسی شئے کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین جانتے تھے سوا نماز کے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً تو بری ہو گیا اوس سے ذمہ اللہ کا اسکی سند لا باس بہ ہے بخاری کا لفظ تاریخ مین علی مرتضی سے موقوفاً یون ہے من لم یصل فھو کافر ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے نماز ترک کی وہ کافر ہوا ابن مسعود کا لفظ یہ ہے جسنے نماز ترک کی وہ بے دین ہے ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے لا ایمان لمن لا صلوۃ لہ یعنی بے نماز کے لیے ایمان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے ان تارک الصلوۃ کافر رواہ محمد بن نصر اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین وراحم مین کہا ہے رای اہل علم کی عہد نبی صلعم سے اب تک یہی ہے کہ تارک نماز کا عمداً بغیر عذر یہانتک کہ وقت نماز کا جاتا رہے کافر ہو جاتا ہے ایوب نے کہا ہے ترک کرنا نماز کا کفر ہے اسمین اختلاف نہین ہے انتہی معلوم ہوا کہ بعضا کبیرہ کفر بھی ہوتا ہے بعض فقہاء نے ان حدیثون کی تاویل کی ہے لکن وہ تاویل بے دلیل و بلا موجب ہے جبکہ نماز کے فرض کرنیوالے نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر جگہہ اپنی حدیث مین ترک نماز کو کفر اور تارک نماز کو کافر کہا ہے اور صحابہ نے درمیان اسلام و کفر کے یہی فرق قرار دیا ہے تو اب کیا گنجایش تاویل کی باقی رہی ہے بلکہ یہی حکم بعینہ تارک صوم و زکوۃ و حج کا بھی ہے باوجود مقدرت و استطاعت کے جبکہ بلا عذر اونکو ترک کر دے کیونکہ بنیاد اسلام کی انہین چار رکن پر ہے سب ارکان کا ایک ہی حکم ہے بلا تفاوت ؎

فصل

تاخیر کرنا نماز کا وقت سے یا مقدم کرنا اوسکو وقت پر بغیر کسی عذر کے جیسے سفر و مرض ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا الا من تاب ابن مسعود نے کہا مراد اضاعت سے اسجگہ بالکل ترک کرنا نماز کا نہین ہے بلکہ تاخیر کرنا نماز کا وقت سے ہے سعید بن مسیب امام التابعین نے کہا ہے

اضاعت یہ ہے کہ ظہر نہ پڑہے یہانتک کہ عصر آجاوے عصر نہ پڑہے یہانتک کہ مغرب آجاوے مغرب
نہ پڑہے یہانتک کہ عشا آجاوے عشا نہ پڑہے یہانتک کہ صبح ہوجاوے سورج نکل آوے سو جو کوئی
مریگا اور وہ اس حالت پر ہوگا اور اوسنے توبہ نہین کی ہے تو اللہ نے اوسکو وعید غی کی سنائی
ہے غی ایک جنگل ہے جہنم مین بہت گہرا سخت عقاب والا **وقال تعالی** یاایہا الذین آمنوا
لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون ایک جماعت
مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ذکر اللہ سے اسجگہ نماز پنجگانہ ہے تو جو کوئی ادا کرنے نماز سے وقت
نماز پر بوجہ مال یا خرید فروخت یا صنعت یا اولاد کے باز رہتا ہے تو وہ خاسر ہے اسی لئے حضرت
نے فرمایا ہے کہ اول حساب بندہ کا دن قیامت کو اوسکے عمل مین سے اسی نماز کا ہوگا اگر اچھے
نکلی رستگار ہوا بڑا پار رہا اگر نکمی نکلی خائب و خاسر ہوا ف

	روز محشر کہ جانگداز بود		اولین پرسش نماز بود	

وقال تعالی فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون حضرت نے فرمایا کہ
یہ وہ لوگ ہین جو نماز کو وقت نماز سے تاخیر کرکے پڑہتے ہین دیر مین ادا کرتے ہین **وقال تعالی**
ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک دن ذکر نماز کیا
فرمایا جسنے محافظت کی اوسپر ہوگا واسطے اوسکے نور و برہان و نجات دن قیامت کو اور جسنے
محافظت نہ کی اوسپر نہوگا واسطے اوسکے نور اور نہ برہان اور نہ نجات وہ ہوگا اوسدن ساتھہ قارون
و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے اخرجہ احمد بسند جید والطبرانی وابن حبان فی صحیحہ
بعض علما نے کہا ہے حشر اونکا اونکے ہمراہ یون ہوگا کہ اگر نماز سے بسبب مال کے باز رہا ہے تو مشابہ قارون کے ہوا
اور اگر بسبب ملک کے باز رہا ہے تو مشابہ فرعون کے ہوا اور اگر بسبب وزارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ہامان کے ہوا اور اگر بسبب تجارت
کے باز رہا ہے تو مشابہ ابی بن خلف کے ہوا وہ تاجر تہا کفار مکہ کا انتہی غرض نماز کہ جو سبب باعث اسکے
شغل کا نماز سے ہوگا اور جو کام مراد اسکو نماز پڑہنے سے وقت پر روکے گا اوسکا حشر ساتھ اوسی کے ہم جنس کے
ہوگا مین آویگا یہ حدیث بہی دلیل ہے کفر تارک نماز پر عمدا شعیب بن سعید نے کہا ہے جسنے

اپنے باپ سے کہا اے باپ اللہ کہتا ہے الذین ھم عن صلاتھم ساھون ہم مین وہ کون ہے
جسکو سہو نہین ہوتا ہے یا وہ حدیث نفس نہین کرتا ہے کہا یہ بات نہین ہے یہ سہو اضاعت وقت
ہے رواہ ابو یعلی بسند حسن ویل کہتے ہین شدت عذاب کو یا ایک دشت ہے جہنم مین اگر سارے
پہاڑ دنیا کے اوسمین رکہے جاوین تو سب کے سب اوسمین پگل جاوین یعنے شدت گرما سے یہ بیابان
مسکن ہوگا اون لوگون کا جو نمازین تہاون و تاخیر کرتے ہین وقت سے مگر یہ کہ کوئی توبہ کرے
اللہ سے اور پشیمان ہو اپنی حرکت پر فوت و ترک نماز عصر پر سخت وعید آئی ہے صحاح ستہ مین ہے
کہ جسکی نماز عصر فوت ہوئی گویا اوسکا مال و اہل لٹ گیا ایک حدیث مین تارک نماز کو شقی محروم
کہا ہے **حکایت** بعض سلف نے اپنی بہن کو دفن کیا قبر مین ایک تہیلی مال کی رہگئی معلوم
ہوا جب یاد آئی جاکر قبر کہود دی دیکہا کہ آگ بہڑک رہی ہے قبر کو بند کرکے پاس مان کے آیا اور
کہا اے مان بہن کا حال کہو اوسکی قبر سے آگ بہڑک رہی ہے اوسنے کہا وہ نماز مین کاہلی کرتی تہی
وقت سے تاخیر کرکے پڑہتی تہی زواجر مین کہا ہے کہ یہ حال اوسکا ہے جو نماز دیر لگا کر پڑہتا ہے
پہر کہو اوسکا کیا حال ہوگا جو سرے ہی سے نماز نہین پڑہتا **ف** ان حدیثون سے صاف
معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا اور وقت سے پہلے یا پیچہے بلا عذر پڑہنا گناہ کبیرہ ہے صاحب عدہ
اسکے مقر ہین **ف** صحابہ و من بعدہم کا اختلاف ہے کفر تارک الصلوۃ مین احادیث
مصرحہ بکفر و شرک و خروج ملت و برائت ذمہ خدا و رسول و حبط عمل و بد دینی و بے ایمانی
تارک نماز کی اوپر گزر چکی ہین ایک جماعت صحابہ و تابعین و من بعدہم نے اخذ بظاہر احادیث
کیا ہے کہتے ہین جسنے ترک کیا نماز کو متعمدًا یہانتک کہ سارا وقت اوسکا نکل گیا وہ کافر
مُراق الدم ہے عمر و عبد الرحمن بن عوف و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابن مسعود و ابن عباس
و جابر بن عبد اللہ و ابو الدرداء وغیرہم اسی طرف گئے ہین احمد بن حنبل و ابن راہویہ و ابن مبارک و ایوب سختیانی
و نخعی و حکم بن عیینہ و ابو داود و طیالسی و ابو بکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب وغیرہم کا بہی یہی
مذہب ہے یہ سب ائمہ قائل ہین کفر تارک عمد نماز دا باحت خون کی ابن حزم کہتے ہین عمر سے

یعنی بن مروزی نے پہر بعض اشخاص مذکورین کا ذکر کیا ہے کہ وہ سب اسکے قائل تہے کہ تارک عمداً ایک نماز کا یہانتک کہ وقت نکل گیا کافر مرتد ہے پہر کہا ولا نعلم لھولاء الصحابة مخالفا انتہی محمد بن نصر مروزی نے اسحق سے نقل کیا ہے کہ کان رأی اھل العلم من لدن النبی صلعم ان تارکھا عمدًا من غیر عذر حتی یذھب وقتھا کافر انتہی پہر شافعی اور دوسرے لوگ سو اگرچہ وہ قائل عدم کفر ہین جبکہ مستحل ترک نہو لیکن اسبات کے وہ بہی قائل ہین کہ وہ ترک پر ایک نماز کے قتل کیا جاویگا جبکہ اوسکو وقت نماز پر کہا ہے کہ تو نماز پڑہ اور اوسنے نہ پڑہی پہر کہا پہر نہ مانا تو اوسکی گردن تلوار سے ماری جاوے انتہی اور وہ اس لائق بہی نہین رہتا ہے کہ مقابر مسلمین مین دفن ہو

ف حدیث صحیح مین آیا ہے حکم کرو تم اپنی اولاد کو نماز کا اور وہ ہفت سالہ ہون اور مارو اونکو جبکہ دہ سالہ ہون اور الگ سلاؤ اونکو خطابی نے کہا ہے یہ حدیث دلیل ہے اغلاظ عقوبت تارک نماز پر جبکہ وہ تارک عاقل بالغ ہو بعض اصحاب شافعی نے احتجاج کیا ہے اس حدیث سے وجوب قتل پر کہ جب غیر بالغ مستحق ضرب کے ٹہیرا تو بالغ اس سے زیادہ مستحق عقوبت کا ہوگا سو بعد ضرب کے کوئی شئے قتل سے زیادہ تر سخت نہین ہے انتہی لیکن زواجر مین کہا ہے فیه ما فیه پہر کہا ہے کہ دلیل واسطے قتل کے احادیث صحیحہ سابقہ ہین جنمین ذکر برائت ذمہ خدا و رسول اور عدم عہد کا آیا ہے کیونکہ وہ ظاہر یا صریح ہین اہدار دم مین اور اہدار کو وجوب قتل لازم ہے تارک زکوٰۃ اسلئے مقتول نہین ہوتا ہے کہ اوس سے لینا زکوٰۃ کا مقاتلہ کرکے ممکن ہے اسیطرح تارک صوم کیونکہ اوسکو حبس کرکے سفطر سے جیسے کہانا پینا ہے روک سکتے ہین اسیطرح تارک حج کیونکہ حج تراخی پر ہے اور قضا حج کی اوسکے ترکہ سے ممکن ہے مگر نماز کا حال ایسا نہین ہے اسلئے عقوبت ترک کی سوا قتل کے اور کچہہ مناسب نہوئی اور جسوقت کہ مقاتلہ واسطے تخلیص زکوٰۃ کے ٹہیرا تو قتل تارک نماز کا لوگون کو ڈرا دہمکا کر بالاولی جائز ہوگا انتہی ✤

فصل سونا چھت پر بے اوٹ کے کبیرہ ہے

حدیث مرفوع ابو داؤد مین آیا ہے جو شخص سویا پشت پر ایسے گھر کی کہ اوسکے لئے روک نہین ہے یعنی بے منڈیر کی چھت ہے تو بری ہوا اوس سے ذمہ لفظ حدیث کا حجار ہے اور دوسری روایت مین حجاب آیا ہے ترمذی کا لفظ بسند غریب یون ہے کہ منع فرمایا ہے حضرت نے اس بات سے کہ سووے کوئی آدمی سطح غیر محجور علیہ پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جو کوئی سویا سطح بے دیوار پر پھر مر گیا تو اوسکا خون رائیگان ہے ف بہت سے متاخرین نے ان حدیثون سے سونے کو سطح غیر محفوظ پر منجملہ کبائر کے گنا ہے صاحب زواجر کہتے ہین لیکن یہ اخذ صحیح نہین ہے بلکہ مکروہ بکراہت تنزیہ ہے اور جسنے اسکو کبیرہ کہا ہے اوسکے قول پر سوار ہونا دریا کا وقت ہیجان کے بالاولی کبیرہ ہوگا کیونکہ یہ رکوب حرام ہے *

فصل

ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ یا مختلف فیہ ہے جیسے ترک کرنا طمانینت کا رکوع وسجدہ وغیرہ مین گناہ کبیرہ ہے — حدیث ترمذی و دارقطنی وبیہقی مین مرفوعًا آیا ہے کافی نہین ہے نماز مرد کی یہانتک کہ سیدھا کرے اپنی پشت کو رکوع سجود مین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل سنن کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے حضرت نے نقرہ غراب وافتراش سبع سے اور اس بات سے کہ مسجد مین ایک جگہ اپنے لئے ٹھیرا لے جسطرح کہ اونٹ کا تھان ہوتا ہے رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان ایضًا دوسری حدیث کا لفظ یہ ہے کہ بڑا چور وہ ہے جو نماز کو چُراتا ہے پوچھا نماز کی چوری کیا ہے فرمایا تمام نکرنا رکوع وسجدہ کا یا سیدھا نکرنا پشت کا رکوع سجود مین دربارہ عدم اتمام رکوع وسجود احادیث وعید شدید بہت آئی ہین صحابہ جس شخص کو دیکھتے کہ نماز مین رکوع وسجدہ پورا نہین کرتا ہے تو یون کہتے لو مات هذا مات

لی علیہ وسلم سے محمد صلعم یعنی اگر یہ شخص مر جائیگا تو نا مسلمان مریگا **ف** اسکا گنا
کبائر مین واقع ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو کیونکہ یہ وعید شدید دلیل ہے اسبات
پر کہ ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ ہے مستلزم ہے ترک صلوٰۃ کو اور گناہ کبیرہ ہے
اسیطرح ادس واجب مختلف فیہ کا جو کہ نزدیک کسیکے واجب ہے ❊

باب شروط نماز کا

وصل و وشم و وشر و تنمیص کرنا یا کرانا گناہ کبیرہ ہے حدیث صحیحین مین آیا ہے لعنت کرے اللہ
واصلہ و مستوصلہ و واشمہ و مستوشمہ پر دوسرا لفظ ابن مسعود سے یون ہے متنمصات متفلجات مغیرات
پر جو کہ ان کامون کو واسطے اظہار حسن کے کرتے ہین ایک وایت مین لفظ موصولات آیا ہے شیخین
معاویہ سے راوی ہین کہ اونھون نے سال حج مین منبر پر کھڑے ہو کر اور ایک مٹھی بال لیکر کہا
اے اہل مدینہ تمہارے علما کہان ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے نہین ہلاک ہوئے بنی اسرائیل
مگر جبکہ اونکی عورتون نے اسکو اختیار کیا یعنی بال کا بال سے جوڑنا دوسرے لفظ مین یہ ہے کہ
معاویہ نے ایک مشت بال لیکر کہا مین نہین جانتا کہ کوئی ایسا کرتا ہو مگر یہود جب یہ خبر حضرت کو
پہنچی اوسکا نام زور رکھا یعنی فریب دہی تیسرا لفظ یہ ہے کہ ایک دن معاویہ نے کہا تم لوگون نے بری
وضع اختیار کی ہے حضرت نے زور سے منع کیا ہے قتادہ نے کہا یعنی وہ کترے جنسے عورتین اپنے
بال بڑہاتی ہین مراد اس سے موبان ہے طبرانی کا لفظ مرفوع جسکی سند مین ابن لہیعہ ہی یون آیا ہے
کہ حضرت ایک مٹھی بھر بال لیکر باہر آئے فرمایا بنی اسرائیل کی عورتون نے اسکو اپنے سرون مین
جوڑا تہا اونپر لعنت کی گئی اور مساجد حرام ٹھیرین وصل کہتے ہین بال جوڑنیکو وشم کہتے ہین گودنے
کو تنمص کہتے ہین ابرو کے باریک کرنے کو یا چہرہ سے بال اوکھیڑنے کو تفلج کہتے ہین دانت ریتنے
کو **ف** یہ سب کام واسطے خوبصورتی کے کئے جاتے ہین یہ سب کبائر مین یہی قول ہے
جلال بلقینی وغیرہ کا اور یہ ظاہر ہے اسلئے کہ امارات کبیرہ سے ایک لعن بہی ہے سو ان سب امور

پر احادیث مین لعنت آئی ہے ؛

فصل نمازی کے سامنے سے نکلنا کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ اگر جانے گزرنیوالا سامنے سے نمازی کے کہ اوسپر کیا گناہ ہے تو کہڑا رہنا چالیس برس تک بہتر ہے واسطے اوسکے اس گزرنیسے انس کے لفظ مین سو برس کا ذکر بہی آیا ہے شیخین کا لفظ یہ ہے جب نماز پڑہے کوئی تم مین کا طرف ستُرہ کے پہر کوئی اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے تو اوسکے سینہ مین دہکا دے اگر نہ مانے تو اوس سے مقاتلہ کرے وہ شیطان ہے ف اس فعل کو بعض ائمہ نے بسبب اس وعید شدید کے کبیرہ گناہ ہے یہ بہی معلوم ہوا کہ شرط تحریم کی یہ ہے کہ نماز طرف سترہ کے پڑہتا ہو سو وہ ساتر نزدیک ہمارے دیوار یا کہم یا عصا یا متاع مجموع ہے اگر عاجز ہو تو مصلی کو بچہا دے اگر اس سے بہی عاجز ہو تو ایک خط کہینچدے طولاً یمین یا یسار سے یہ بہی شرط ہے کہ اوس ساتر سے قریب ہو اسطرح پر کہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے عقب کے تین گز سے زیادہ نہو اور طول دیوار یا کہم یا لاٹہی کا دو تہائی گز ہو یا زیادہ اور راہ مین نہ کہڑا ہو جیسے مطاف مین وقت طواف خلق کے اور سامنے اوسکے صف مین کوئی فرجہ نہو اگرچہ اوس سے دور ہو پس اگر کوئی شرط انمین سے منتفی ہوگی تو گزرنا سامنے سے حرام نہوگا بعض نے کہا ہے کہ حرام گزرنا ہے محل سجود مین ایک جماعت ائمہ شافعیہ اسی پر ہے ؛

باب نماز جمعہ کا

اطباق یعنی اتفاق کرنا کسی ایک گاؤن یا شہر والون یا اہل قصبہ کا ترک جماعت نماز فرض پر نمازہای پنجگانہ سے باوصف پائے جانے شروط وجوب جماعت کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مرفوع صحیحین مین آیا ہے مینے چاہا کہ حکم اقامت نماز کا دون پہر کسی ایک شخص کو امر دون کہ وہ

کہ وہ لوگون کو نماز پڑہا دے پہر کچہ لوگون کو اپنے ہمراہ مع ہیزم کے طرف اون لوگونکے لیجاؤن
جو حاضر جماعت نہین ہوتے ہین اونکے گہر آگ سے جلادون احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ
و ابن حبان کا لفظ ابو الدردا سے یہ ہے کہ حضرت فرماتے تھے نہین ہین تین آدمی کسی گانو مین
اور ضرور رہوتے ہین کہ قائم نہین کیجاتی اونمین نماز لیکن غالب ہو جاتا ہے اونپر شیطان لازم
ہے تمپر جماعت کرنا نہین کہاتا بہیڑیا مگر اوسی بکری کو جو الگ ہو جاتی ہے رزین نے اتنا اور
زیادہ کیا ہے کہ انسان کا بہیڑیا شیطان ہے جب اوسکو اکیلا پاتا ہے کہا لیتا ہے حاکم کا لفظ
مستدرک مین یہ ہے تین آدمی ہین جنپر خدا نے لعنت کی ہے ایک وہ شخص جو متقدم ہوا قوم
پر اور وہ لوگ اوس سے ناخوش ہین دوسرے وہ عورت جو سو رہی اور خاوند اوسکا اوس پر خفا
ہے تیسرے وہ شخص جسنے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنا اور قبول نکیا یعنی مسجد مین
نگیا حدیث شیخین مین متخلف کو جماعت سے منافق معلوم النفاق فرمایا ہے ابو داؤد کا لفظ
یہ ہے اگر تم چہوڑ دوگے سنت اپنے نبی کی تو تم کافر ہو جاؤگے احمد و طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ پوری
جفا اور پورا کفر و نفاق یہ ہے کہ اللہ کی منادی کو سنے کہ وہ نماز کو بلاتا ہے اور پہر نجاوے طبرانی کا
لفظ یہ ہے کافی ہے مومن کو اتنی شقاوت و خیبت کہ اذان سنے اور نجاوے کعب احبار نے کہا ہے
یہ آیت وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون حق مین تارک جماعت کے اوتری ہے
اس سے بڑھکر اور کیا وعید ہوگی ابراہیم تیمی نے کہا یعنی وہ پکارے جاتے تھے نماز فرض
کو اذان و اقامت سے اور اچہے خاصے تھے مگر حاضر نہوتے ابن المسیب نے کہا حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح سنتے تھے جواب نہ دیتے تھے حالانکہ صحیح سلامت تہے کہتے تھے ابن عباس
نے تارک جماعت کو ناری کہا ہے علی مرتضی نے کہا ہمسایہ مسجد کے نماز نہین ہوتی مگر مسجد
مین ہمسایہ مسجد وہ ہے جو اذان سنتا ہے **حکایت** حاتم اصم نے کہا ایکبار مجھسے نماز
جماعت فوت ہوگئی تنہا ابو اسحق بخاری نے میری تعزیت کی اگر بیٹا میرا مرجاتا تو دس ہزار
آدمی سے زیادہ میری تعزیت کرتے یہ اسلئے ہے کہ مصیبت دین کی نزدیک لوگون کے

مصیبت دنیا سے آسان تر ہوتی ہے **حکایت** ابن عمر کہتے ہین عمر اپنے باغ کو گئے تھے وہان
سے پھرکر آئے لوگ نماز عصر کی پڑھ چکے تھے کہا انا للہ الخ مجسے جماعت نماز عصر کے وقت فوت ہوگئی
مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ یہ باغ میرا صدقہ ہے مساکین پر یعنی بطور کفارۂ غفلت مذکور کے اوسکو
وقف کردیا ابن عمر کہتے ہین ہم جب کسی انسان کو جماعت نماز عشا و صبح مین نہ پاتے تو اوسکے
ساتھہ بدگمان ہوتے کہ کہین وہ منافق نہو کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ دونون نمازین
منافقین پر بہت بہاری ہوتی ہین اور اگر جانتے کہ اونمین کیا ہے تو پیٹ کے بل دوڑتے
آتے **ف** یہ حدیثین دلیل ہین مذہب احمد وغیرہ پر جو کہ جماعت کو فرض عین کہتے
ہین اسلئے یہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ ترک جماعت کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسی نے یہ
تصریح کی ہو گو ہمارے مذہب مین فرض کفایہ ہے یہی قول راجح ہے امام کو پہنچتا ہے کہ
وہ ترک جماعت پر مقاتلہ کرے رافضی کا یہ کہنا کہ جماعت سنت ہے اور مقاتلہ نہ چاہئے اور
یہی راجح ہے ٹہیک نہین ہے کیونکہ بعض احادیث مین اس ترک پر لعنت بہی آئی ہے اور
لعنت نشان ہے کبیرہ ہونیکا اس سے ظاہر ہوا کہ ترک کرنا جماعت کا کبیرہ ہے جب کسی شہر کے
لوگ مثلاً ایک نماز کے نماز پنجگانہ مین سے ترک کرنے پر اتفاق کرلینگے تو وہ سب کے سب فاسق
ہوجائینگے کیونکہ یہ ظاہر دلیل ہے ہمارا دین بالدین پر ذہبی نے ترک جماعت کو کبیرہ گناہ ہے
مگر اس لفظ سے کہ اصرار کرنا ترک نماز جماعت پر بغیر عذر کے کبیرہ ہے لکن زواجر مین کہا ہے
کہ یہ حکم بنا مذہب احمد پر چلتا ہے کہ وہ جماعت کو ہر واحد پر فرض عین بتاتے ہین نہ ہمارے
مذہب پر کیونکہ ہمارے نزدیک فرض کفایہ ہے یا سنت ہر فرض کفایہ جسکے ساتھہ غیر اوسکا
قائم ہوا اور ہر سنت جسکو دوسرا کرے اوسکے ترک سے کوئی اثم نہین آتا ہے چہ جاے اسکے
کہ وہ کبیرہ ہو انتہی لکن تحقیق نزدیک ائمہ حدیث کے یہ ہے کہ جماعت نماز کی سنت مؤکدہ ہے
تارک دائمی اوسکا بلا عذر مخالف سنت ہوگا واللہ اعلم ؎

فصل

امامت کرنا انسان کا ایسی قوم کے لیے جو اوس سے کراہت کرتی ہے گناہ کبیرہ ہے حدیث
حاکم اوپر گزر چکی ہے کہ تین آدمیون پر اللہ لعنت کرتا ہے اونمین سے ایک وہ شخص ہے کہ تقدم
کرے قوم پر اور وہ قوم اوس سے کارہ ہو ترمذی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین کہ اونکی نماز
اونکے کانون سے تجاوز نہین کرتی ہے اونمین ایک امام قوم ہے جس سے وہ قوم ناخوش ہے
ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے ثلاثۃ لا یقبل اللہ منہم صلاۃ من تقدم قوما
وہم لہ کارہون **ف** بعض ائمہ شافعیہ نے جزم کیا ہے ساتھہ کبیرہ ہونے اس
فعل کے لکن زواجر مین اس جزم کو عجیب کہا ہے انسے امامت کو مکروہ ٹھیرایا ہے اور کہا ہے
کہ اگر ان حدیثون کو اسپر حمل کرین کہ کوئی شخص وظیفہ کسی امام کا بزور تعدی قہراً چھین کر امام
بنجائے تو البتہ کبیرہ ہوسکتا ہے اسلئے کہ غصب منصب کا بہ نسبت غصب مال کے اولی تر ہے
اور بابت غصب مال کے تصریح کبیرہ ہونے کی آئی ہے انتہی لکن لعنت نشان ہے کبیرہ کا
اسکا جواب زواجر مین کچھہ نہین دیا ہے حالانکہ کئی جگہہ اسی ورود لعنت سے استدلال
کبیرہ ہونے پر کیا ہے واللہ اعلم ‡

فصل قطع کرنا صف کا اور برابر نکرنا صفوف کا کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے جسنے وصل کیا صف کا وصل کریگا اوسکو اللہ اور جسنے قطع کیا صف کو
قطع کریگا اوسکو اللہ رواہ الجماعۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ابن خزیمہ
کا لفظ یہ ہے مختلف نہو تم کہ مختلف ہوجاوین دل تمہارے اللہ و فرشتے رحمت بھیجتے
ہین اون لوگون پر جو وصل کرتے ہین صفوف اول کا شیخین وغیرہما کا لفظ یہ ہے تم برابر
کیا کرو صفون کو ورنہ خلاف کردیگا اللہ درمیان تمہاری صورتون کے ابو داؤد و ابن حبان

کالفظ یہ ہے تم سیدھا کرو اپنی صفون کو ورنہ مخالفت کر دیگا اللہ تمہارے دلون مین احمد وغیرہ
کالفظ یہ ہے لتسون الصفوف اولیطمسن الوجوہ اولتغمضن ابصارکم اولتخطفن
ابصارکم **ف** اسکا کبیرہ گناہ بحکم وعید شدید حدیث اول کے ہے اسلئے کہ قطع اللہ
بمعنی لعنہ اللہ ہے یا قریب باینمعنی ہے اور امارات کبیرہ ہونیسے ایک لعن بہی ہے اور تہدید
بہ مخالفت یا طمس یا مسخ بہی اسی پر دلیل ہے لکن ہمنے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہو
ہمارے نزدیک یہ کام مکروہ ہے نہ حرام چہ جای اسکے کہ کبیرہ ہو ہان حدیث ابو داود مین آیا ہے
لایزال قوم یتاخرون من الصف الاول حتی یؤخرھم اللہ فی النار ابن خزیمہ و
ابن حبان کا لفظ یہ ہے حتی یخلفھم اللہ فی النار یہ وعید بہت سخت ہے لکن ائمہ
نے یہ سمجہا ہے کہ یہ احادیث بالاجماع اپنے ظاہر پر نہین ہین بلکہ یہ تغلیظات واسطے زجر کے
ہین خلل صفوف سے اور واسطے آمادہ کرنے کے ہین اکمال وتسویہ صفوف پر جہانتک
کہ ممکن ہو

فصل مسابقت کرنا امام پر کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعاً آیا ہے کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا اس بات سے کہ جب اوٹہائے
سر اپنا رکوع یا سجدہ سے قبل امام کے یہ کہ کر دے اللہ اوسکے سر کو سر گدہے کا یا کر دے صورت
اوسکی گدہے کی صورت طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کس چیز نے امن دیا ہے ایک کو تم مین سے
جبکہ اوٹہائے وہ سر اپنا قبل امام کے اس بات سے کہ کر دے اللہ سر اوسکا کتے کا سر اسکو
ابن حبان نے بہی روایت کیا ہے دوسری حدیث مین جسکی سند حسن ہے یون آیا ہے
جو شخص کہ نیچا اور اونچا کرتا ہے سر اپنا قبل امام کے اوسکا ماتھا ہاتھ مین شیطان کے ہے
ف اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد ان حدیثون کا ہے اسلئے بعض متاخرین نے اسکو
کبیرہ گناہ ہے ابن عمر کہتے ہین ایسے شخص کی نماز نہین ہوتی ہے خطابی نے کہا ہے عامہ

اہل علم کہتے ہین کہ نماز تو ہوگئی لیکن مسیئی ہوا اکثر کا یہ قول ہے کہ اعادہ سجدہ کرے اور جب امام سر
اوٹھالے تب یہ اپنا سر اوٹھائے بقدر ترک کے انتہی ہمارا مذہب یہ ہے کہ رفع یا قیام یا گرنا سجدہ
مین قبل امام کے مکروہ تنزیہی ہے اور عود کرنا اوسکا طرف امام کے مسنون ہے اگر ہنوز امام اوس
رکن کے اندر باقی ہو والا فلا حدیث کو اوس حالت پر محمول کرنا کچھ بعید نہین ہے یہ معصیت کبیرہ ہے

فصل آنکھ اوٹھانا طرف آسمان کے اور التفات و اختصار کرنا نماز مین کبیرہ ہے

بخاری مین مرفوعاً آیا ہے کیا حال ہے لوگون کا کہ آنکھ اوٹھاتے ہین طرف آسمان کے اپنی نماز
مین پھر بہانتک سختی کی کہ فرمایا باز رہین وہ اس سے ورنہ اوچک لیجاویگی آنکھین اونکی مسلم
کا لفظ یہ ہے اولا ترجع الیہم حدیث عائشہ مین التفت کو نماز میں اختلاس کہا شیطان کا نماز
عبد سے فرمایا ہے رواہ البخاری احمد و اہل سنن کا لفظ یہ ہے اللہ متوجہ رہتا ہے بندہ پر نماز
مین جب تک کہ وہ التفات نہین کرتا ہے جب التفات کیا اللہ نے اپنا منہہ اوس سے پھیر لیا
اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے حدیث احمد مین بسند حسن ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ منع کیا مجکو حضرت
نے نقرہ دیک سے اقعا الکلب التفات ثعلب سے بخاری کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ منع کیا ہے
خصر سے نماز مین مسلم کا لفظ یہ ہے نہی ان یصلی الرجل مختصراً یعنی کمر پر ہاتھ رکھنے سے
ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اختصار نماز مین راحت اہل نار ہے **ف** اہل علم
نے ان تینون کو کبیرہ کہا ہے لکن معتمد یہ ہے کہ اسمین حرمت بھی نہین ہے چہ جائے اسکے کہ
کبیرہ ہون ان مکروہات بکراہت تنزیہ ہین +

فصل

قبور کو مساجد ٹھیرانا اونپر چراغ جلانا اونکو اوثان بنانا اونکا طواف کرنا استلام کرنا اونکی طرف
نماز پڑھنا کبائر مین حدیث طویل کعب بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے سن رکھو تم سے پہلے جو امتین

تھیں وہ قبور انبیا کو مساجد ٹہیراتی تہیں مین تمکو اس سے منع کرتا ہون پہر تین بار کہا اللھم
انی بلغت پہر تین بار کہا اللھم اشھد طبرانی کالفظ یہ ہے نماز نہ پڑہو طرف قبر کے اور نہ
قبر پر ابن عباس کالفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات
قبور کو اور انکو جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین اور چراغ جلاتے ہین رواہ احمد واھل السنن
الاربعة وابن حبان مسلم کالفظ یہ ہے خبردار رہو جو لوگ تمسے پہلے تہے وہ قبور انبیا
کو مساجد ٹہیراتے تہے مین منع کرتا ہون تمکو اس کام سے احمد کالفظ یہ ہے شرار ناس وہ
ہین جو قبرون کو مسجدین ٹہیراتے ہین احمد و حاکم و اہل سنن کالفظ یہ ہے ساری زمین مسجد ہے
مگر مقبرہ و حمام شیخین والوداؤد کالفظ یہ ہے قتل کرے اللہ یہود کو اونہون نے قبور انبیا کو
مسجد ٹہیرایا ابو ہریرہ کالفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ یہود و نصاری پر جنہون نے قبور انبیا کو
مساجد ٹہیرایا رواہ مسلم واحمد عن اسامة والشیخان والنسائی عن عائشة
دوسری حدیث مین آیا ہے اونمین جب کوئی مرد نیک مرجاتا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور اونمین
اونکی صورتین بناتے یہ بدترین خلق ہین نزدیک اللہ کے دن قیامت کو رواہ احمد والشیخان
والنسائی احمد و طبرانی کالفظ یہ ہے شرار مردم وہ لوگ ہین جو قبور کو مساجد ٹہیراتے ہین
ابن سعد کالفظ یہ ہے تمسے پہلے لوگ قبور انبیا و صلحا کو مساجد ٹہیراتے تہے تم قبور کو مساجد
نہ ٹہیراؤ مین تمکو اس کام سے منع کرتا ہون عبد الرزاق کالفظ یہ ہے بنی اسرائیل نے قبور انبیا
کو مساجد ٹہیرایا تہا اللہ نے اونکو لعنت کی ف بعض شافعیہ نے ان ہر شش چیز کو
کبیرہ گناہ ہے گویا ماخذ اس حکم کا یہی احادیث ہین قبر کا مسجد ٹہیرانا تو ظاہر ہے اسلئے کہ اس
فعل پر لعنت آئی ہے اور کرنے والا اس کام کا ساتہ قبور انبیا کے بدترین خلق ہے نزدیک
خدا کے دن قیامت کو مطلب یہ ہے کہ قبر پر یا قبر کے پاس نماز نہ پڑہو اسیلئے شافعیہ نے کہا ہے
کہ حرام ہے نماز پڑہنا قریب قبور انبیا و اولیا کے تبرکًا و اعظامًا اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسی پر
قیاس ہر تعظیم قبر کا کیا جاتا ہے جیسے چراغ جلانا طواف کرنا یہ اخذ کچہ بعید نہین ہے حدیث

مذکور مین چراغ جلانے پر لعنت آئی ہے رہا اوثن ٹھیرانا قبر کا سو حدیث مین آیا ہے لاتتخذوا قبری وثنا یعبد بعدی یعنی تم میری قبر کی ویسی تعظیم نکرو جیسے غیر تمھارے اوثان کی تعظیم کرتے ہین سجدہ ونحوہ سے سو یہ کبیرہ ہے بلکہ شرک ہے اور اگر مراد مطلق تعظیم ہے جسکا اذن نہین ہے تو اوسکے کبیرہ ہونے مین بُعد ہے ہان بعض حنابلہ نے کہا ہے قصد کرنا آدمی کا نماز کو پاس کسی قبر کے تبرک کی راہ سے عین محآدہ ہے ساتھہ اللہ و رسول کے اور ابداع ہے دین مین جسکا اللہ نے حکم نہین دیا ہے بلکہ حضرت نے اوس سے منع کیا ہے اعظم محرمات و اسباب شرک سے اجماعًا نماز پڑھنا ہے نزدیک کسی قبر کے اور اوسکو مسجد ٹھیرانا یا اوسپر عمارت بنانا اور قول بکراہت محمول ہے غیر فلک پر اسلئے کہ علما کے ساتھہ یہ گمان جائز نہین ہے کہ جس فعل کے فاعل پر حضرت سے متواتر لعنت آئی ہے وہ اوسکو جائز رکھین بلکہ اوس عمارت اور قباب کے ہدم کرنے مین مبادرت کرنا واجب ہے اسلئے کہ انکا ضرر مسجد ضرار سے بھی زیادہ تر ہے کیونکہ انکی بنا معصیت رسول معلم پر ہے اور حضرت نے ان کامون سے منع کیا ہے اور قبور مشرفہ کے ڈھانے کا حکم دیا ہے دور کرنا ہر قندیل و چراغ کا قبر پرسے واجب ہے اور وقف و نذر کرنا اونپر صحیح نہین ہے انتہی +

فصل انسان کا تنہا سفر کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے حضرت نے لعنت کی ہے اوسپر جو اکیلا جنگل مین جاتا ہے رواہ احمد بسند صحیح لفظ حدیث کا یہ ہے لعن رسول اللہ راکب الفلاۃ وحدہ بخاری وغیرہ کا لفظ یہ ہے اگر لوگ جان لین کہ تنہائی مین کیا ہے جو مین جانتا ہون تو کوئی سوار اکیلا رات کو نہ چلے ایک شخص سفر سے آیا حضرت نے فرمایا تو کسکے ساتھہ آیا کہا کسیکے ساتھہ بھی نہین یعنے اکیلا آیا ہون فرمایا ایک راکب شیطان ہے دو راکب دو شیطان ہین تین شخص رکب ہین رواہ الحاکم وصححہ اسکو مالک و اہل سنن و ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ تین سے

کہ مسافر عصاۃ ہوتے ہین دور نہین کہ مراد شیطان ہونیسے یہی عاصی ہونا ہو **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث اول سے ہے لیکن ائمہ شافعیہ مکروہ کہتے ہین ؛

فصل سفر کرنا عورت کا تنہا ایسی راہ مین جہان سے آسکے اوسپر قصر پڑے کبیرہ ہے

صحیحین وغیرہما مین مرفوعاً آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہے اللہ و رسول پر یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر ساتھہ ہو باپ یا بھائی یا خاوند یا بیٹا یا محرم اوسکا دوسری روایت مین دو دن بھی آئے ہین تیسری روایت مین ایک دن رات آیا ہے چوتھی روایت مین ایک دن ہے پانچوین روایت مین ایک رات ہے چھٹی روایت ابو داؤد و ابن خزیمہ مین ایک برید یعنی بمقدار ایک چوکی کے آیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گننا بقید مذکور ظاہر ہے بسبب خوف ترتب مفسدۂ عظیم کے جیسے استیلاء فساق فجار کا جو کہ وسیلہ ہے طرف زنا کے وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے رہی حرمت سو وہ کچھ متقید ساتھہ اسکے نہین ہے بلکہ سفر کرنا اوسپر ہمراہ غیر محرم کے حرام ہے اگرچہ سفر قصیر ہو اور امن بھی ہو اور گو وہ سفر واسطے طاعت کے ہو جیسے حج یا عمرہ ہر چند ساتھہ عورتون کے ہو تعمیم سے اسی بنیاد پر محمول ہے شمار کرنا اوسکو منجملہ صغائر کے ؛

فصل ترک کرنا سفر کا اور پھر آنا اوس سے بد فالی کیوجہ سے کبیرہ ہے

حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کہ طیرہ شرک ہے دو بار اسی طرح فرمایا ہم مین کوئی ایسا نہین ہے جو بدفالی نہ لیتا ہو لیکن اللہ اوسکو بسبب توکل کے دور کر دیتا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی و ابن ماجۃ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے پچھلا جملہ اس حدیث کا قول ابن مسعود ہے نہ لفظ مرفوع سلیمان بن حرب و بخاری نے اسی طرح کہا ہے ابو داؤد و نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت یعنی خط اور طیرہ یعنی بدفالی لینا اور طرق یعنے زجر

حسن کہے بیہقی و طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے سنتین یا آوازجات بلند وہ شخص جسنے
شگون کیا یا پانسے ڈالے یا سیر اسفر سے براہ بد فالی کے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ہونا پہلے
و دوسری حدیث سے ظاہر ہے اسکا عمل کرنا اور سیر لائق ہے جو کہ معتقد تاثیر تیاگا ہو لیکن پھر
ایسے شخص کے اسلام مین کلام ہوگا ÷

باب نماز جمعہ کا

ترک کرنا نماز جمعہ کا ساتھ جماعت کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے اگرچہ یہ بات کہے کہ مینے تنہا نماز
ظہر پڑھ لی ہے ایک قوم جمعہ سے متخلف ہوتی تھی حضرت نے اونکے فرمایا مینے قصد کیا تھا
کہ ایک آدمی کو حکم دون کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا دے پھر اون لوگون کے گھر جلا دون جو جمعہ
مین نہین آتے ملتے روایہ مسلم و غیرہ دوسرا لفظ مسلم وغیرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے منبر
پر کھڑے ہوکر کہا لوگ باز آوین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگا دیگا اللہ اونکے دلون پر پھر وہ
غافلون مین سے ہو جاوینگے احمد و اصحاب سنن اربعہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے
جسنے تین جمعہ ناغہ کیے براہ تہاون اوسکے دل پر مہر لگائی گئی ترمذی نے اسکو حسن ابن خزیمہ
نے صحیح حاکم نے شرط مسلم پر کہا ہے دوسری روایت ابن خزیمہ و ابن حبان مین
تارک ستہ جمعہ کو منافق فرمایا ہے رزین کی روایت مین یون آیا ہے فقد نبذ الاسلام
ابن عباس کا لفظ موقوف یہ ہے فقد نبذ الاسلام وراء ظہرہ حدیث طویل ابن ماجہ مین
جابر سے مرفوعاً بعد بیان فرضیت جمعہ کے یہ بددعا حق مین تارک جمعہ کے آئی ہے فلا جمع
اللہ شملہ ولا بارک لہ فی امرہ **ف** یہ حدیثین دلیل واضح ہین اسکے کبیرہ
ہونے پر فقہا نے بھی نماز جمعہ کو بالاجماع فرض عین کہا ہے بلکہ فرضیت اوسکی دین اسلام
سے بالضرورت معلوم ہے جو کوئی اوسکا مستحل ہے باوجود مخالطت مسلمین کے وہ کافر ہے
اسی لیے نزدیک شافعیہ کے جو شخص یہ بات کہے کہ مین ظہر پڑھونگا نہ جمعہ وہ قتل کیا جاویگا

علی الاصح اسلئے کہ یہ بمنزلہ ترک اصل نماز کے ہے جمعہ ایک نماز مستقل ہے کچھ بدل ظہر نہین ہے

ف — حدیث احمد وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وحاکم مین آیا ہے جسنے ترک کیا جمعہ بغیر عذر کے وہ ایک دینار صدقہ دے اگر نہ پائے آدھا دینار دے بیہقی کی روایت مین ایک درہم نیم درہم یا ایک صاع یا ایک مد بھی آیا ہے ابن ماجہ کا لفظ ایک صاع گندم یا نیم صاع ہے نماز سارے شروط مین مثل نماز پنجگانہ کے ہے دو نفر سے بھی جمعہ منعقد ہوجاتا ہے ایک امام ہی دوسرا مقتدی یہ شروط کہ امام اعظم ہو بلد جامع ہو اتنے لوگ جمع ہون ومثل ذلک بے بنیاد محض ہین*

فصل پامال کرنا گردنون کا دن جمعہ کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث حذیفہ مین مرفوعًا آیا ہے لعنت کرے اللہ اوس شخص پر جو بیٹھے درمیان حلقہ کے رواہ احمد وابوداؤد بسند حسن والحاکم ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ایک آدمی وسط حلقہ مین بیٹھا تھا حذیفہ نے کہا یہ ملعون ہے بزبان محمد صلعم پر یا لعنت کی ہے اللہ نے بزبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالس وسط حلقہ پر طبرانی کا لفظ ابوامامہ سے یہ ہے کہ جسنے پامال کیا حلقۂ قوم کو بغیر اونکے اذن کے وہ عاصی ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے مت بیٹھ تو درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے احمد وترمذی کا لفظ یہ ہے حلال نہین ہے کسی آدمی کو یہ کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو شخصون کے مگر اونکے اذن سے بغوی وطبرانی وبیہقی کا لفظ یہ ہے جب پہنچے کوئی تم مین مجلس تک اگر کشادگی کیجاوے اوسکے لئے تو بیٹھ جائے ورنہ دیکھے طرف سکا گنجایش دار کے پھر وہان بیٹھے ف — کلام بعض شافعیہ مین اسکا کبیرہ ہونا آیا ہے گویا لعن سے ماخوذ ہے یہ اخذ ظاہر ہے اگر غیر کو ایذا پہنچی جسکا وہ عرفًا متحمل نہین ہے حدیث بھی اسی پر محمول ہے اور قول بکراہت محمول ہے خفت ایذا پر ورنہ پھر حرام ہوگا*

باب لباس کا

پہننا مرد و خنثیٰ کو حریر خالص کو یا جسکا حریر دو دن مین نہ ظاہر مین زیادہ ہو بغیر کسی عذر کے جیسے دفع گرما
حرارت یا خارش کا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمر مین مرفوعاً آیا ہے مت پہنو تم ریشم کو جو کوئی پہنیگا
اوسکو دنیا مین وہ نہ پہنیگا اوسکو آخرت مین رواہ الشیخان و غیرہما نسائی کا لفظ یہ ہے
ابن الزبیر نے کہا جو کوئی پہنے گا ریشم دنیا مین وہ نہ جاویگا بہشت مین قال تعالے
ولباسهم فيها حرير شیخین کا لفظ یہ ہے حریر وہ پہنتا ہے جسکا کچھ حصہ وہان نہین ہے
یعنی آخرت مین نسائی و ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے وہ اگر جنت مین بہی جاویگا تو بہی وہان حریر
نہ پہنیگا اوسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابو داؤد و نسائی کا لفظ علی ترتیبی کرم اللہ وجہہ یہ ہے مینے
دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ لیا آپنے حریر کو دست راست مین اور سونے کو دست چپ
مین پہر کہا یہ دونون حرام ہین میری امت کے ذکور پر صحیحین مین ہے کہ ابن الزبیر نے خطبہ
پڑہکر کہا مت پہناؤ تم حریر اپنی عورتون کو مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے تم مت پہنو حریر جو کوئی
اوسکو دنیا مین پہنتا ہے وہ آخرت مین نہ پہنیگا حاکم نے کہا ہے عقبہ ابن عامر اپنی بی بی کو زیور
و حریر کے پہننے سے منع کرتے تہے اور کہتے تہے اگر تم جنت کا زیور و حریر پہنا چاہتی ہو تو دنیا
مین نہ پہنو ابن زبیر و عقبہ یہ سمجہے کہ یہ وعید عدم لبس کی آخرت مین حق مین عورتون کے بہی
جاری ہے یہ تجرد احتیاط تہی ورنہ اونکے لئے مباح ہے کچہ مانع لبس آخرت سے نہین ہے
صحیحین مین آیا ہے کہ کسی نے حضرت کو ایک فروج حریر کا تحفہ مین بہیجا تہا اوسکو پہنکر نماز
پڑہی پہر اوتار کر پہینکدیا اسطرح کہ کوئی کارہ ہوتا ہے پہر فرمایا لا ینبغی هذا للمتقین
فروج لیتے ناؤ در از مستدود و جیم وہ قبا ہے جسکے پیچہے چاک ہو عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے منع
کیا ہے ہمکو لبس حریر و دیباج سے اور بیٹہنے سے اوسپر رواہ البخاری احمد کا لفظ یہ ہے
مستمتع نہین ہوتا حریر سے جو کہ امید وار ہے ایام خدا کا یعنے اوسکے لقاء و حساب کا حسن نے

کہا لوگون کا کیا حال ہے ہا پہنچی ہے اونکو یہ بات اونکے نبی سے پہر وہ اپنے کپڑون اور گہر ونمین
حریر لٹکاتے ہین حدیث احمد و بیہقی مین ذکر مسخ کا آیا ہے کہ ایک قوم بندر و سور ہو جائیگی شراب
پینے ریشم پہننے گانے والیان جمع کرنے ربا کہانے قطع رحم کرنے پر بخاری کا لفظ لتکونن ناسا
میری امت مین کچہ لوگ ہونگے جو حریر کو حلال کر لینگے وہ بندر سور ہو جائینگے قیامت تک بیہقی
کا لفظ بسند قوی یہ ہے جب حلال کریگی میری امت پانچ چیزون کو تو اونپر ہلاک آویگا ایک ظاہر
ہونا تلاعن کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا حریر کا چوتہے اختیار کرنا گانے والیون کا پانچوین
اکتفا کرنا مردون کا مردون سے اور عورتون کا عورتون سے یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تہا
ویسا ہی ہوا تلاعن روافض نے کیا شراب فساق امت نے پی حریر امرا رملت نے پہنا گانے والیان
دولتمندون نے جمع کین عوام مین اغلام و مساحقت کا رواج ہوا یہی اسباب ہلاک امت اور غربت
اسلام کے ہوگئے عیاذًا باللہ حذیفہ نے کہا جسنے حریر پہنا اللہ اوسکو ایک دن آگ پہنائیگا وہ دن
تمہارے ایام مین سے نہوگا بلکہ ایام طوال خدا مین سے ہوگا ف۔۔۔ یہ سب احادیث دلیل روشن
ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے

فصل

زیور پہننا مرد بالغ عاقل کا جیسے انگوٹھی سونے کی یا کوئی شے چاندی کی سوا مہر کے گناہ کبیرہ ہے
حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور پچہلے دن پر وہ ریشم و سونا نہ پہنے رواہ
احمد بسند رواتہ ثقات دوسرا لفظ احمد و طبرانی کا بروایت ثقات یہ ہے جو کوئی مرا میری
امت مین سے اور وہ سونا پہنتا تہا تو حرام کریگا اللہ اوسکو جنت مین اوپر مسلم مین آیا ہے کہ حضرت
نے ایک شخص کے ہاتہہ مین سونے کی مہر دیکہی نکالکر پہینکدی اور فرمایا کیا تم ایک چنگاری آگ
کی لیتے ہو اسی کی لگ ہوگی نسائی مین بہی آیا ہے فرمایا و فی یدک جمرۃ من نار ابن حبان کا
لفظ یہ ہے خرابی ہے عورتون کی دو لال چیزون سے ایک سونا دوسرے رنگ عصفر ف۔۔۔ ریشم کا پہننا

بسبب ہونے وعیدات کے کبیرہ و شنیع ہے لیکن جمہور ائمہ شافعیہ کے نزدیک صغیرہ ہے تمام اسنون نے یہ خیال کیا ہے کہ کبیرہ وہ ہے جو مختص ہو ساتھ حد کے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اسی لئے جلال بلقینی وغیرہ نے جزم کیا ہے ساتھ کبیرہ کے امام الحرمین بھی اسی طرف مائل ہیں رہا سونا سو اوسکا کبیرہ ہونا بنسبت لبس حریر کے بالاولی ہے الحاق زیور سیم کا ساتھ اوسکے محتمل ہے اگرچہ اسمین فرق ممکن ہے کہ سونا اغلظ ہے اسی لئے بعض ہمارے ائمہ نے کہا ہے کہ لبس بعض حلیہ سیم کا سوای خاتم مرد کو حلال ہے بلکہ مرد کو پہننا مہر سیم کا مندوب اور مہر زر کا حرام بتایا ہے انتہٰی میں کہتا ہون تحقیق اس مسئلہ کی مطابق اہل حدیث کے یہ ہے کہ استعمال سونے کا رتی برابر بھی مردوں پر حرام ہے رہی چاندی سو حدیث میں آیا ہے فالعبوا بہا کیف شئتم یہ نص واضح ہے استعمال سیم پر باستثنا اکل و شرب کے ظروف سیم میں اس بنیاد پر سرمہ دانی اور سلائی اور جوتا اور قلم دوات اور قلمدان اور پہ تلہ اور قبضہ شمشیر اور چابک وغیرہ اشیا کا سیم کا استعمال کرنا جائز رہیگا واللہ اعلم

فصل

مشابہ بننا مردوں کا ساتھ عورتوں کے اونکی خصوصیات عرفیہ میں جیسے لباس کلام حرکت ونحوہا اور بالعکس ایسکے گناہ کبیرہ ہے بخاری وصاحب اربعین میں ابن عباس سے آیا ہے کہ لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگوں پر جو مشابہ عورتوں کے بنتے ہیں اور اون عورتوں پہ جو مشابہ مردوں کے بنتی ہیں طبرانی میں آیا ہے کہ ایک عورت حضرت پر کمان لگائے ہوئے گزری فرمایا لعنت کرے اللہ متشبہات و متشبہین پر بخاری میں لعنت کرنا حضرت کا مخنثین رجال اور مترجلات نسا پر وارد ہے مخنث وہ مرد ہے جسمیں تکسر وتثنی ہو یعنے لچک لوچ جسطرح کہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے اگرچہ فاحشہ کبری نکرے مترجل وہ عورت ہے جو مرد کی صورت بنائے اونکا سا کام کرے حاکم کا لفظ شرط مسلم پر یوں ہے لعنت کی حضرت نے مرد پر جو لباس عورت کا

پہنے عورت پر جو لباس مرد کا پہنے اسکو ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے احمد کا لفظ
بسند حسن یہ ہے لعنت کی ہے حضرت نے مخنثین پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور مترجلات پر
جو مشابہ مردون کے بنتی ہین یعنی مرد زنانہ اور زن مردانہ پر ابو داؤد کا لفظ یہ ہے حضرت کے پاس
ایک مخنث کو لائے اوسنے ہاتھہ پاؤن مین مہندی لگائی تھی فرمایا اسکا کیا حال ہے کہا یہ عورتون مین ملتا ہے
حکم دیا کہ اوسکو نکال دو چنانچہ طرف نقیع کے نکال دیا گیا یہ ایک جگہہ مدینہ سے دور تھی منذری نے
کہا ہے اسکی سند مین نکارت ہے حدیث مین آیا ہے دیوث جنت مین نہ جائیگا دیوث وہ ہے
جو پروا نہین کرتا کہ اوسکی بی بی پر کون داخل ہوا **ف** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے
واضح ہے وعید شدید اوسپر دال ہے ائمہ شافعیہ کے اس باب مین دو قول ہین ایک یہ کہ حرام ہے
نووی نے اسی کو صواب کہا ہے دوسرا یہ کہ مکروہ ہے رافعی نے اسیکی تصحیح کی ہے لکن صحیح بلکہ
صواب وہی قول نووی ہے بلکہ کبیرہ ہے اسی لئے بعض اہل علم نے اسکو کبیرہ گنا ہے یہی ظاہر ہے یہہ
بھی معلوم ہوا کہ مرد کو ہاتھہ پاؤن مین مہندی لگانا حرام بلکہ کبیرہ ہے **ف** یہ مسئلہ قریب مین واقع
ہوا تھا علما نے اختلاف کیا حل و حرمت مین رسائل لکھے پہر ۱۲۹۵ھ مین وہ دونون رسالے
حلت کے اور ایک رسالہ حرمت کا مکہ مکرمہ مین بہیجا صاحب زواجر سے تحقیق چاہی اونہون نے
ایک کتاب حافل لکھی شن الغارۃ علی من اظہر معرۃ تقوّلہ فی الحناو عوارہ نام یہ نام
اسلئے رکہا کہ اسم مطابق مسمی کے ہو کیونکہ بعض قائلین حل نے اپنے طور سے تجاوز کرکے دعوے
اجتہاد کا کیا تھا اور یہ خیال کیا تھا کہ قائلین حرمت غالط ہین اسطرح کی اوسنے بہت کچہہ خرافات
و مجازفات کئے تہے لہذا رسالہ جوابیہ مطوّل ہو گیا **ف** خاوند کو چاہئے کہ اپنی بی بی کو تشبہ
رجال سے چال ڈہال لباس و فعال مین بخوف لعنت روکے اگر نہ روکے گا تو دونون گناہ مین
برابر اور لعنت مین یکسان ٹہیرینگے **لقولہ تعالے قوا انفسکم واھلیکم نارًا**
مراد وقایہ سے ساتھہ تعلیم تادیب کے اور امر کرنا ساتھہ طاعت رب کے اور منہی کرنا معصیت سے
ولقولہ صلعم الرجل فی اھلہ راعٍ وھو مسئول عنھم یوم القیامۃ حدیث مین آیا ہے

بلاک مردون کا یہ ہے کہ ملامت کرین اپنی عورتون کی باہر نکلنے پر اسی لیے لکھا ہے واللہ ما اصبح الیوم رجل یطیع امرأتہ فیما تہوی الا کبہ اللہ فی النار یعنی ہر کوئی مرد آج کے دن مطیع عورت کا اوسکی خواہش مین ہوگا اللہ اوسکو اوندھے منھ آگ مین ڈالیگا ✦

فصل

عورت کا باریک کپڑا پہننا جس سے اوسکا بدن نظر آئے اور میل والا پایا جانے گناہ کبیرہ ہے صحیح مسلم مین مرفوعًا آیا ہے دو گروہ ہین دوزخیون کے جنکو مینے نہین دیکھا ہے ایک وہ قوم ہے جنکے پاس کوڑے ہین جیسے دُم ہین گائون کی اونسے لوگون کو مارتے ہین دوسری عورتین کپڑے پہنے ننگی جھکتی جھکاتی سر اونکے جیسے کوہان شتر کے یہ عورتین بہشت مین نہ جائینگی اور نہ بہشت کی ہوا پائینگی اگرچہ اوسکی ہوا بہت دور سے پائی جاتی ہے مطلب یہ ہوا کہ ظاہر مین تو جامہ پوش ہین لیکن درحقیقت برہنہ ہین ایسے باریک کپڑے پہنے ہوئے ہین کہ اونسے بدن کی رنگت ظاہر ہوتی ہے خود طرف مردون کے جھکتی ہین اونکو طرف اپنے مائل کرتی ہین اونکے سر ایسے ہین جیسے کوہان شتر کے لپیٹے بڑے بڑے سوہان سر مین باندھتی ہین یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا پہلی قوم سے مراد چوبدار ہین دربار امرا اور روسا کے جو لوگو دور باش کیا کرتے ہین دوسری جنس سے مراد زنان باریک لباس بدکار ہین یہ بلا زنان امرا مین ہر جگہ موجود ہوتی ہے انا مقید ابن حبان وحاکم کا لفظ شرط مسلم پر یہ ہے آخر امت مین ایسے لوگ ہونگے جو زین پر سوار ہونگے مساجد کے دروازون پر آکر اترینگے اونکی عورتین کاسیات عاریات ہونگی اونکے سرون پر جیسے کوہان شتر لاغر کی تم لعنت کرو ان عورتون پر وہ ملعونات ہین الحدیث ابو داؤد کا لفظ عائشہ سے مرسلًا یون ہے کہ اونکی بہن اسماء حضرت کے پاس آئین باریک کپڑے پہنے ہوئے تہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منھ پھیر کر فرمایا اے اسماء عورت جب بالغ ہوکر حیض کو پہنچی تو ٹھیک نہین ہے کہ کوئی شئے اوسکی دیکھی جائے

مگر منھہ اور دونون ہاتھہ ف اسکو کبیرہ گنا ظاہر ہے بسبب اس وعید شدید کے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسی نے اسکی تصریح کی ہو ذہبی نے کہا ہے اون افعال مین سے جنپر عورت ملعونہ ہوتی ہے ایک اظہار زینت کا ہے جیسے پہنا سونے موتی کا نیچے نقاب کے اور ملنا خوشبو وعطر کا جیسے مشک وغیرہ وقت باہر نکلنے کے اور پہنا باریک جامہ کا یا لباس آرایش کا جیسے براق رنگ یا پاجامہ ریشم کا اور دراز کرنا آستین کا کہ یہ سب تبرج ہے جسپر اللہ کو دنیا و آخرت مین غصہ آتا ہے اور اوسکے فاعل کو ممقوت مبغوض رکہتا ہے انہین قبائح کی وجہ سے حضرت نے فرمایا ہے مینے آگ مین ہیانکا دیکہا اکثر اہل نار یہی عورتین ہین انتہے حضرت کے وقت مین غالبًا ویسا باریک کپڑا نہو گا جیسا کہ اس زمانہ مین ہوتا ہے سو اسماء رضی اللہ عنہا پر اوسکا انکار فرمایا تو اس بنیاد پر ہر وہ کپڑا پہنا عورت کو جو بالکل ساتر نہین ہے جیسے جالی لاہی بہت باریک ململ تن زیب شربتی تہان جنمین سارا بدن نظر آتا ہو کسیطرح جائز نہین ہوسکتا ہے عورت حرہ سے پاؤن تک ستر ہوتی ہے سوا منہہ اور ہر دو کف دست کے سارا بدن پوشیدہ رکہنا چاہیئے قدم تک لکن اسوقت مین یہ شریعت گویا بالکل منسوخ سمجہ لیگئی ہے جو عورتین تنگ پاجامہ پہنتی ہین اونکے دونون قدم کہلے رہتے ہین گردن تک سارا سر بکشوف ہوتا ہے ہار زیور گلے سینے بازون کا نظر آتا ہے جو کلی دار پاجامہ پہنتی ہین اونکے قدم اگرچہ پوشیدہ رہتے ہین لکن پاجامہ مین اسراف ہوتا ہے کرتی چھوٹی ہوتی ہے پیٹ ناف سب کچہ نظر آتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ❖

فصل

پہنا لمبی ازار یا جامہ یا آستین یا شملہ دستار کا اترانے کو گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے جو ازار ٹخنے سے نیچے لٹکے وہ دوزخ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے ازار مومن کی عضلہ ساق تک ہے پہر نصف ساق پہر کعبین تک اور جو ازار نیچے کعبین کے ہے وہ آگ مین ہے شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ نہین دیکہتا طرف اوسکے جو کہینچتا ہے اپنے کپڑے کو اترا کر لفظ حدیث کا خیلا ہے دوسری روایت مین

تکبر آیا ہے خیلاء کے معنی ہیں اترانا تکبر و عجب کرنا بطر کے معنی ہیں لوگونکو غرور سے حقیر دیکھنا اسی کو تکبر
کہتے ہیں جو حکم حضرت نے ازار میں فرمایا ہے وہی حکم قمیص میں بھی ہے رواہ ابو داؤد اسبال الازار
میں بہت حدیثیں آئی ہیں زواجر کا لفظ یہ ہے کہ اسبال ازار و قمیص و عمامہ میں ہوتا ہے جو کوئی
شخص تکبر کیوجہ سے ازار کو کہینچتا ہوا چلتا ہے اللہ اوسکی طرف دن قیامت کو نظر نکریگا ایک حدیث میں آیا ہے
انما الکبریاء للہ رب العالمین بریدہ نے کہا ہے ایک مرد قریش حلہ پہنے سامنے حضرت کے
آیا ناز سے چلتا تہا جب وہ اوٹھ گیا حضرت نے کہا ای بریدہ اللہ دن قیامت کو اسکے لیے وزن
قائم نکریگا رواہ البزار **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث ہے بسبب شدت وعید کے
صاحب حدہ کا یہ کہنا کہ تبختر حال میں صغیرہ ہے محمول ہے حالت عدم کبر پر ورنہ کبیرہ ہے کیونکہ
تکبر منجملہ کبائر کے ہے قال تعالے ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض
ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئہ عند ربک مکروھا مرح کہتے ہیں تبختر کو
قالہ الواحدی یعنی ناز نخرے غرور سے چلنا اپنے آپکو کہینچکر اترانا صحیحین میں آیا ہے ایک آدمی
حلہ پہنے ہوا جاتا تہا اپنے جی میں خوش تہا اترانا سر میں کنگہی کئے ہوئے ناز سے چلتا تہا اللہ نے
اوسکو خسف کر دیا وہ زمین میں دہستا گہستا چلا جاتا ہے قیامت تک اللھم احفظنا انتہی
ملا علی قاری نے بڑے بڑے عمامے اور آستین اہل مکہ کی دیکھکر اپنے رسالہ میں لکھا ہے عمائمھم
کالابراج وکمائمھم کالاخراج جو بار تکلف و تزین کا آج کل رؤسا کے استعمال میں آتا ہے
وہ سراپا بطر و خیلاء و مرح ہے

فصل

داڑہی کو سیاہ خضاب کرنا بغیر کسی غرض کے جیسے جہاد ہے کبیرہ گناہ ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے
ہیں ایک قوم ہوگی آخر زمان میں جو سیاہ خضاب کریگی جیسے پوٹے کبوتر کے وہ جنت کی بو نہ
پائیگی رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے اور زعم

اوسکے ضعف کا بیجا ہے ف اسکا کبیرہ گنا بسبب اس وعید شدید کے مطابق ظاہر حدیث صحیح کے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے اوسکو کبیرہ گنا ہو انتہی یہ حدیث بہی معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلیئے کہ اس زمان آخر مین رواج خضاب سیاہ کا عموما ہو گیا ہے اس سیلہ کو حسنہ کی طرح بلا کسی ضرورت شرعی وعرفی کے محض واسطے اخفاء پیری واظہار جوانی اور نمایش حسن وجمال کے بجالاتے ہین سو یہ محض فریب دہی اور تغیر خلق اللہ ہے ہان خضاب حنا کا کرنا جائز ہے

باب استسقا یعنی پانی مانگنے کا

یہ کہنا انسان کا بعد پانی برسنے کے کہ ہمکو فلان نچھتر سے پانی ملا باعتقاد تاثیر اوس ستارہ کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین زید بن خالد جہنی سے مرفوعًا آیا ہے جسنے کہا ہمکو پانی ملا فلان فلان نچھتر سے وہ میرا کافر اور کواکب کا مومن ہے الحدیث ف اسکو بہت اہل علم نے کبیرہ گنا ہے لکن یہ کچھ صحیح نہین اسلیئے کہ قائل اس قول کا براہ اعتقاد کافر حقیقی ہوتا ہے اور کلام ہمارا اون کبائر مین ہے جس سے اسلام زائل نہین ہوتا ہے شافعی نے کہا ہے جسنے کہا ہم پانی دئیے گئے ہین فلان نچھتر یعنے تارے سے اور مراد اوسکی یہ ہے کہ اوس تارے نے پانی برسایا ہے تو وہ کافر حلال الدم ہے اگر توبہ نکرے روضہ کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء ممطر حقیقة کفر وصار مرتدا ابن عبد البر کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء سبب ینزل اللہ بہ الماء علی ما قدرہ وسبق فی علمہ فھو وان کان مباحا فقد کفر بنعمة اللہ وجھل بلطیف حکمتہ انتھی اس مسئلہ کا بیان رسالہ دعایة الایمان الی توحید الرحمن مین مفصل کیا گیا ہے وللہ الحمد

باب جنازون کا

نوچنا یا طمانچہ مارنا رخسارون پر یا پھاڑنا گریبان کا یا نوحہ کرنا یا نوحہ کا سننا یا سنڈانا یا اوکھیڑنا بالون یا ہائے واے کرنا وقت مصیبت کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے وہ شخص ہم مین سے نہین ہے

جو گالون کو مارتا ہے گریبان کو پھاڑتا ہے جاہلیت کی طرح چلاتا ہے دوسرا لفظ ابو موسی اشعری کا
یہ ہے کہ مین بری ہون اوس سے جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری ہین حضرت بری ہین
صالقہ حالقہ شاقہ سے صالقہ وہ ہے جو چلا کر روئے حالقہ وہ ہے جو وقت مصیبت کے سر منڈائے
شاقہ وہ ہے جو کپڑے پھاڑے نسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من حلق ولا خرق ولا صلق
یہ لفظ کہ وہ ہم مین سے نہین ہے نفی کرتا ہے اسلام کی عیاذاً باللہ مسلم کا لفظ یہ ہے دو عادتین
ہین لوگون مین وہ دونون کفر ہین ایک طعن کرنا نسب مین دوسرے نوحہ کرنا مردہ پر ابن حبان
وحاکم کا لفظ یہ ہے تین چیزین کفر ہین ساتھ خدا کے پھاڑنا جیب یعنی قمیص کا نیاحت کرنا یعنی
مردہ پر طعن کرنا نسب مین حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے ثلث هی الکفر
دوسرا لفظ یہ ہے ثلاث من عمل الجاهلية سو جاہلیت نام ہے زمانہ کفر کا مسلم کا لفظ یہ ہے چار
چیزین ہین میری امت مین خصال جاہلیت سے وہ اونکو نہین چھوڑتے فخر کرنا احساب مین طعن کرنا
انساب مین استسقا کرنا نجوم سے نیاحت کرنا یہ بھی فرمایا ہے نائحہ اگر مرنے سے پہلے توبہ نکریگی تو
دن قیامت کے اوسکو ایک پیراہن قطران کا پہنایا جائیگا قطران کہتے ہین پگھلے ہوئے تانبے کو
یا روغن خارش شتر کو دوسرے لفظ مین درع من جرب اور تیسرے لفظ مین درع من
لهب النار آیا ہے رواہ ابن ماجة طبرانی کا لفظ اوسط مین یون ہے یہ نوحہ کرنیوالیان
دن قیامت کے دو صفین جہنم مین کیجا دینگی ایک جانب راست دوسری جانب چپ وہ نوحہ
کرینگی اہل نار پر جسطرح کہ کتے بھونکتے ہین اسکو ابو داود نے بھی روایت کیا ہے منذری نے کہا
اسکی اسناد مین کوئی متروک نہین ہے ابو سعید کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت
کی ہے نائحہ و مستمعہ پر حدیث شیخین مین بذکر قتل زید بن حارثہ و جعفر بن ابیطالب و عبد اللہ بن
رواحہ کے حق مین نائحات کے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا احث فی افواههن التراب جھونک
دے اونکے مونہون مین خاک کو فـــــ ان حدیثون سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہے کیونکہ انپر
لعن و کفر کا اطلاق آیا ہے بہت سے اہل علم نے ان افعال کو کبائر گنا ہے صاحب حقدہ کا یہ کہنا

کہ نیاحت وصیاح وشق جیب صغائر مین مردود ہے اذرعی نے کہا مینے نہین دیکہا کہ کسی اور نے سوا انکے یہ بات کہی ہو کیونکہ احادیث صحیحہ مقتضی اسکی ہین کہ یہ افعال کبائر ذنوب ہین حضرت نے اونکے فاعل سے اپنی بیزاری ظاہر کی ہے او کلیس منا فرمایا ہے نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ حدیث دلیل ہے تغلیظ تحریم طعن فی النسب و نیاحت پر اصح اقوال یہ ہے کہ یہ اعمال کفار کے اور یہ اخلاق جاہلیت کے ہین دوسرا قول یہ ہے کہ مؤدی ہین طرف کفر کے تیسرا قول یہ ہے کہ مراد کفر نعمت واحسان ہے چوتہا قول یہ ہے کہ حق مین مستحل کے ہے انتہی اذرعی نے کہا ہی نیاحت اگر براہ ناراضی قضا ہے تو کبیرہ ہے اور اگر فرط جزع وضعف حمل مصیبت سے ہے تو محتمل ہے یہی یہ بات کہ جاہل معذور ہوسکتا ہے یا نہین اسمین نظر ہے انتہی ہان زار رونا قبل و بعد موت کے جائز ہے لکن اولی یہ ہے کہ بعد موت کے نہ روئے اگر ممکن ہو ایک جماعت نے کہا ہے رونا بعد موت کے مکروہ ہے لقولہ صلعم فی الحدیث الصحیح فاذا وجبت فلا تبکین باکیۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صاحبزادے اور نواسے پر قبل موت کے روئے تھے غرضکہ انکا اسلام ان کبائر سے بلا کراہت جائز ہے جس شخص کو منظور ہو کہ وہ اس ورطہ سے نکلے اوسکو چاہئے کہ جب بیمار ہو تو گہر والون کو بدع جنائز وغیرہ محرمات شنیعہ وقبائح فظیعہ سے منع کر جائے شافعیہ نے کہا ہے جو شخص مبتلا ہو کسی مصیبت مین جیسے میت یا نفس یا اہل یا مال اگرچہ وہ مصیبت خفیف ہو اوسکو چاہئے کہ بار بار انا للہ الخ کہا کرے اور یہ دعا پڑہے اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا کیونکہ حدیث مسلم مین آیا ہے کہ جو کوئی یہ دعا کرتا ہے اللہ اوسکو اجر دیتا ہے اور بہتر خلف بخشتا ہے خود اللہ پاک نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ الآیۃ ابن جبیر نے کہا اس امت کو وقت مصیبت کے جو دیا ہے وہ اور کو نہین دیا انا للہ الخ اگر اور کو یہ چیز دیجاتی تو یعقوب علیہ السلام یا اسفی علی یوسف نہ کہتے **حکایت** بعض حکما نے کہا ہے عاقل کو چاہئے کہ اول ایام مصیبت مین وہ کام کرے جو احمق بعد پانچ دن کے کریگا حدیث مین آیا ہے اللہ جب کسی قوم کو چاہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے اگر صبر کیا تو صبر کا اجر ہے اور اگر جزع کیا

توبہی جنبع سب ۹

افسوس کہ کرداری وبسیار مزید است		فہرست علاج دل بیمار تو دانست

فصل مردے کی ہڈی توڑنا اور اسکی قبر پر بیٹھنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابوداود وابن ماجہ وابن حبان مین مرفوعًا آیا ہے کسر عظم المیت ککسرہ حیا یعنی توڑنا
استخوان مردہ کا ویسا ہے جیسا استخوان زندہ کا توڑنا یعنے گناہ و ایذا مین مسند وغیرہ کا
لفظ یہ ہے تم مین اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے وہ کپڑے جلاکر کھال تک پہنچے تو یہ بہتر ہے
اوسکے لئے قبر پر بیٹھنے سے عمارہ بن حزم کہتے ہین حضرت نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا
فرمایا اے قبر والے اوتر قبر سے ایذا نہ دے مقبور کو اور نہ وہ تجھکو ایذا دے رواہ الطبرانی
ف — مینے نہین دیکھا کہ کسینے ان دونون امر کو کبیرہ گنا ہو لکن یہ حدیثین سمجھاتی ہین
کہ وعید سخت ہے کیونکہ کسر عظم میت کو برابر کسر عظم حی کے ٹہیرایا ہے رہا جلوس سو ایک جماعت
شافعیہ نے حرام کہا ہے تو وہی کہی اسیکے تابع ہین تہنے حرمت سے کبیرہ ہونا لیا ہے اسلئے
کہ اس جلوس پر وعید شدید آئی ہے یہ علامت کبیرہ کی ہے +

فصل

بنانا مسجد کا قبر پر یا چراغ جلانا قبر پر یا زیارت کرنا عورتون کا قبور کو اور ساتھ جانا اونکا ہمراہ جنازہ
کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس نے مرفوعًا کہا ہے لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد
والسرج رواہ ابو داود والترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان لکن فی سندہ
مختلف فیہ دوسرا لفظ لعن زوارات القبور ہے اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ورواہ
ابن ماجہ وابن حبان بسند مختلف فی اتصالہ فاطمہ علیہا السلام کو ایک جنازے سے پہرتے
دیکھکر پوچھا تو کدہر گئی تہی کہا ان گھر والون کے پاس فرمایا اگر تو اونکے ساتھ کدی تک جاتی جنت

کونہ دیکھتی الخ رواہ ابوداؤد بطولہ اسی طرح ایک جگہ عورتون کو بیٹھے ہوئے دیکھا پوچھا
کیون بیٹھی ہو کہا ہم انتظار جنازہ کا کرتے ہین فرمایا پھر جاؤ گناہ لیکر بے اجر ہوکر رواہ ابن
ماجۃ والو یعلی بطولہ **ف** ان تینون امر کا کبیرہ ہونا ظاہر احادیث ہے دو امر پر
لعنت آئی ہے تیسرے امر پر جنت کو حرام فرمایا ہے ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے انکو کبائر کہا ہو کلام شافعیہ
مین تصریح حرمت کی بھی نہین کی ہر بلکہ مکروہ بتایا ہے اسلئے کبیرہ ہونا انکا محمول ہے عظم مفاسد
پر جسطرح کہ اکثر عورتین مقابر پر یا پیچھے جنازے کے جاتی ہین بری شکل سے نوحہ کرتی ہوئی یا
زینت سے وقت زیارت کے جس سے خوف فتنہ کا قوی ہوتا ہے یا کوئی مسجد ملحق مقبرہ
مسبلہ بنائی گئی ہے یا چراغ قبر پر جلایا گیا ہے یا مال محرمات مین خرچ ہوا ہے کہ یہ سب کبائر
ہین چراغ جلانا قبور پر تشبہ ہے ساتھ مجوس کے اگرچہ شافعیہ نے اسکو حرام کہا ہے مگر کبیرہ
ہونا اسکا کچھہ دور نہین ہے **ف** زواجر مین ذکر سفر زیارت قبور کا نہین کیا ہے حالانکہ
اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ سے ہے کا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سلف مین
کسی صحابی تابعی ومن بعدہم سے ثبوت اس سفر کا نہین ہوتا ہے یہ تکبیر جب ہے کہ مجرد زیارت
مسنونہ کے لئے جاوے اور اگر یہ سفر اسلئے ہے کہ وہان جاکر کوئی فعل شرک یا بدعت بجالاوے
یا روح میت سے استفادہ واستفاضہ کرے تو پھر شرک جلی یا بدعت ضلالت ہے تفہیمات مین
سفر اجمیر وغیرہ سے منع کیا ہے اور اوسکو شرک ٹھیرایا ہے یہ حکم عام ہے خواہ واسطے قبور اولیاء
کے سفر کرے یا واسطے قبور انبیاء کے ہان سفر مدینہ منورہ کا بقصد مسجد نبوی جو مشتمل ہے زیارت
مصطفوی پر کرنا اور وہان جاکر زیارت مسنونہ بجالانا اس حکم عام سے علیحدہ امر ہے باہی ہو دائم مسلم

فصل رقیہ کرنا تعویذ باندھنا گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے من علق تمیمۃ فلا اتم اللہ لہ جسنے کوئی گنڈا لٹکایا ہے اللہ اوسکو
پورا نکرے ومن علق ودعۃ فلا ودع اللہ لہ جسنے لٹکایا کوئی ودعہ ودع نکرے اللہ اوسکو

رواہ احمد وابو یعلی بسند جید والحاکم وصححہ عن عقبۃ بن عامر ایک آدمی حضرت سے بیعت کرنے کو آیا تھا اوسکی بیعت نہ لی پوچھا کیون کہا اوسکے بازو پر تعویذ ہے اوسنے توڑ ڈالا تب بیعت لی اور فرمایا من علّق تمیمۃ فقد اشرک رواہ احمد بسند رواتہ ثقات والحاکم واللفظ لہ عنہ ایضاً یعنی جسنے کوئی تعویذ اپنے بدن پر لٹکائی اوسنے شرک کیا اسی طرح ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ پیتل کا دیکھا فرمایا یہ کیا ہے کہا واہنہ کے لیے پہنا ہے فرمایا یہ زیادہ نکریگا تجکو مگر دکھ پھینکدے اسکو اگر تو مرگیا اور یہ تجپر ہوا تو کبھی فلاح نپاویگا ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے رقی تمائم تولہ شرک ہین پوچھا تولہ کیا ہے کہا ایک تعویذ ہے جو بی بیان خاوندون کے دوست بنانے کو کیا کرتی ہین سعید سے یہی روایت ہے کہ تمیمہ وہ ہے جو قبل بلا کے باندھا جاتا ہے نہ بعد بلا کے **ف** ان دونون کا کبیرہ ہونا مقتضا ہی احادیث مذکورہ ہے خصوصًا اس جہت سے کہ اونکا نام شرک رکھا ہے لیکن معلوم نہین کہ کسینے بالخصوص ساتھہ اسکے تصریح کی ہو لیکن اسمین شک نہین ہے کہ یہ اعتقاد جہل وضلال بلکہ اکبر کبائر ہے پہر گو شرک نہو لیکن موذی طرف شرک کے ہے اسلیئے کہ سوا اللہ پاک کے کوئی نافع وضار نہین ہوتا ہے رقی سے وہ رقی مراد ہین جو زبان عربی مین نہ ہوون اور اونکے معنی معلوم نہون ایسی رقی حرام ہوتی ہین خطابی وبیہقی نے ساتھہ اسکے تصریح کی ہے ابن عبد السلام نے حدیث اعرضوا علی رقاکم سے اسپر استدلال کیا ہے کیونکہ مجہول اللفظ کے معنے احتمال ہے کہ کفر یا سحر ہو پہر خطابی نے کہا ہے کہ جو مفہوم المعنی ہین اور ان مین ذکر اللہ کا ہو وہ مستحب متبرک ہے انتہی جو لفظ زواجر کا کہ گو شرک نہو ٹہیک نہین ہے اسلیئے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا نام شرک رکھدیا ہے تو اب اوسکے شرک ہونے مین کیا شبہ باقی رہ سکتا ہے اور کون شک کرسکتا ہے

فصل ناخوشی لقاء خدا سے گناہ کبیرہ ہے

حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جو دوست رکہتا ہے اللہ سے ملنے کو اللہ اوسکا ملنا دوست

رکہتا ہے اور جو کوئی مکروہ رکہتا ہے ملنا اللہ سے اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکہتا ہے الحدیث رواہ الشیخان پہلا حال مومن کا ہے دوسرا حال کافر و فاجر کا ہے اس باب مین کئی حدیثین مختصر و مطول آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث ہے اگرچہ مینے نہین دیکہا کہ کسی نے اسکا ذکر کیا ہو ہان سوء ظن باللہ کو بہت لوگون نے کبیرہ کہا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی ان ظن بی خیراً فلہ وان ظن شراً فلہ رواہ احمد وابن حبان والبیہقی عن واثلۃ مرفوعاً *

کتاب زکوٰۃ کی

ندینا زکوٰۃ کا یا دیر لگانا بعد وجوب کے بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالے** وویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ زکوٰۃ نہ دینے والون کا نام مشرک رکہا ہے اور فرمایا ہے بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ **وقال تعالی** یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بہا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین ہے کوئی سونے چاندی والا جو اونکا حق ادا نہین کرتا ہے لیکن جب قیامت ہوگی تو آگ کے تختے بناکر جہنم مین اوس سے اوسکے پہلو ماتہے پیٹھ کو داغ دینگے رواہ الشیخان یہی حکم حق مین صاحب شتر و گاؤ و گوسفند کے فرمایا ہے کہ وہ قیامت مین اوسکو روندینگے وہ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا پہر جنت مین جائے یا آگ مین پڑے زواجر مین اس مقام پر بہت سی حدیثین وعید ترک زکوٰۃ و ذم بخل کی لکہی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے قلیل و کثیر زکوٰۃ مین کچہ فرق نہین ہے اور نہ درمیان زر و سیم و حیوانات کے جس چیز پر احادیث مین زکوٰۃ فرض ہے اوسکا یہی حکم ہے ابن مسعود کہتے ہین لاوے صدقہ یعنی سُود خور زکوٰۃ منجملہ ملعونین کے ہے بزبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی لئے تاخیر اداء زکوٰۃ کو بعض ائمہ نے کبیرہ گنا ہے انتہی پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ ترک

نماز اور ترک زکوٰۃ کا ایک حکم ہے بلکہ صوم و حج کا بھی یہی حال ہے کہ تارک ان سب کا با عذر با وجود امکان و قدرت کے کافر ہو جاتا ہے حدیث بنی الاسلام علی خمس مین ان سب کا سوق ایک مساق پر آیا ہے پھر حق مین ہر واحد کے حکم کفر کا احادیث متعددہ مین علحدہ علحدہ وارد ہو جانا مجموع فرمایا

فصل

بخل کرنا قرضخواہ کا قرضدار پر جسکی عسرت کو وہ جانتا ہے ساتھ ملازمت یا حبس کے کبیرہ ہے +
حدیث مین آیا ہے جسنے مہلت دی تنگدست کو یا کچھ چھوڑ دیا اوسکو قرض مین سے یا بالکل
تو بچا دیگا اوسکو اللہ بھاپ جہنم کی رواہ احمد باسناد جید عن ابن عباس مرفوعاً
دوسری حدیث حسن مین آیا ہے جسنے دور کیا اپنے قرضدار سے یا مٹایا اوسکو وہ سایۂ عرش
مین ہوگا دن قیامت کو اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین بعض مین انظار پر معسر کے
اور تجاوز پر معسر سے وعدہ دخول جنت کا فرمایا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ
کسیکی تصریح اس باب مین نہین دیکھی ہے اسلئے کہ مہلت نہ دینا مفلس کو داخل ایذاء مسلمین ہے
جو شخص مہلت نہ دیگا وہ جہنم کی بھاپ سے بھی نہ بچیگا یہ سخت وعید ہے اس سے کبیرہ ہونیکی تاکید نکلتی ہے

فصل خیانت کرنا صدقہ مین گناہ کبیرہ ہے

مسلم مین مرفوعاً آیا ہے جسکو عامل کیا ہے کسی کام پر پھر چھپایا اوسنے ہم سے ایک تاگا یا زیادہ
تو یہ غلول ہے یعنی خیانت وہ اوسکو دن قیامت کے لائیگا بقیع مین حضرت کا گذر ایک قبر پر ہوا
اف اف کرکے ہٹ گئے پوچھا تو فرمایا مینے اسکو بنی فلان پر ساعی مقرر کرکے بھیجا تھا اسنے
ایک کملی خیانت کر لیا اب مثل اوسکے ایک پیراہن آگ کا پہنایا گیا ہے رواہ ابو داؤد وابن
خزیمۃ **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی ہان بمطلق خیانت کو
کبیرہ گنا ہے وہ اسکو بھی شامل ہے +

فصل

جبایت مکوس کی اور داخل ہونا اوسکے توابع مین جیسے کتابت کرنا گناہ کبیرہ ہے - مراد جبایت سے
اگاہنا مکس کا ہے یہ فعل داخل ہے اس آیت مین انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و
یبغون فی الارض بغیر الحق اولئك لهم عذاب الیم سارے سکاس یعنے مکس لینے والے
خواہ جابی ہون یا کاتب شاہد وازن کائل وغیرہم سب اکبر اعوان ظلمہ سے ہین بلکہ خود ہی ظلمہ ہین اسلئے کہ جس چیز
کے مستحق نہین ہین وہ لیتے ہین اور جو شخص مستحق منہین ہے اوسکو دیتے ہین اسی لئے حدیث مین آیا ہے
کہ صاحب مکس جنت مین نہ جائیگا کیونکہ اونکا گوشت حرام سے اوگا ہے اور متقلد مظالم عباد ہوا ہے
قیامت مین پاس سکاس کے کیا ہوگا جو وہ لوگون کو دیگا ہان وہ اوسکے حسنات لے لینگے اگر ہونگے
ورنہ اونکے گناہ اوسپر لادے جاوینگے بغوی نے کہا ہے مراد صاحب مکس سے وہ شخص ہے جو محصول
سائر کا تجار سے بنام سہاد عشر یعنے زکوٰۃ لیتا ہے منذری نے کہا اب تو ایک مکس اور ہے اوسکا کچہ نام
منہین ہے اوسکا لینا بالکل حرام وسحت ہے اور اوسکا کہانا پیٹ مین آگ کا بہرنا ہے اللہ کے سامنے
اوسکی حجت بالکل کمزور ہوگی اللہ کا اوسپر غضب ہوگا عذاب شدید مین گرفتار ہونگے انتہی اس زمانہ آخر
مین بے گنتی انواع مکس کے نکلے ہین ہر چیز پر مکس لگتی ہے کیا گہر کیا جانور کیا پرندہ کیا سواری
کیا لکڑی گہاس یا کپڑا کیا ہر چیز بلقینی نے کہا ہے سکاس کہتے ہین محدث مکس کو جو احداث مکس کا
کیا کرتا ہے یعنی موجد محاصل ومکس اشیا ہے اور اوسکو بہی کہتے ہین جو طریقہ ردیہ پر چلتا ہے اور
بضائع پر ضریبت معلوم لیتا ہے حدیث ان سب معانی کو متضمن ہے سکاس کو عشار بہی کہتے ہین اسلئے
کہ مال کا عشر وصول کرتا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ عشار کی دعا قبول نہین کرتا ابن حبان کا لفظ
یہ ہے آوینگے تمپر امرا جو قریب کرینگے بد لوگون کو اور دیر کرینگے نماز مین وقت سے سو جو کوئی پاوے
تم مین سے اونکو تو نہ بنے عریف اور شرطی اور جابی اور خازن اونکا یعنے چودہری اور چپراسی اور
سائر دار اور خزانچی یعنے یہ خدمت اونکی طرف سے قبول نکرے واحدی نے تفسیر اس آیت مین

لایستوی الخبیث والطیب جابر سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا صلی
علیہ وآلہ وسلم میری تجارت شراب فروشی تھی بیچنے شراب بیچکر بہت مال جمع کیا ہے سو اگر میں اسکو
اللہ کی طاعت میں صرف کروں تو کچھ نافع ہوگا فرمایا اگر تو اسکو حج یا جہاد یا صدقہ میں صرف کریگا تو
برابر ایک پر پشہ کے بھی اجر نہو گا اللہ قبول نہیں کرتا ہے مگر پاک اوسپر یہ آیت اوتری حسن بصری نے
کہا ہے مراد طیب و خبیث سے مال حلال و حرام ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ہونا ظاہر ہے ایک
جماعت نے اسکی تصریح کی ہے بے گنتی وعیدات اس باب میں آئی ہیں جو حکم مکاس کا ہے وہی
حکم اوسکا ہے جو جمیع خرچ فی محاصل اسیائرات کو لکھتا پڑھتا ہے ابن عبدالسلام اسی طرف گئے ہیں یہ
خیال بعض تجار کا کہ جو کچھ اونھون نے بابت مکس کے دیا ہے وہ زکوٰۃ میں محسوب ہوجاتا ہے بالکل
غلط ہے اسلئے کہ حاکم نے مکاسین کو کچھ زکوٰۃ لینے پر مقرر نہیں کیا ہے بلکہ اسباب پر مقرر کیا ہے
کہ کوئی سامان تجارت کا کیون نہو تھوڑا یا بہت اوسپر عشر لے لیں خواہ اوسمین زکوٰۃ واجب ہوئی ہو یا نہو
علما نے مکاسین کو منجملہ دزدان و راہزنان شمار کیا ہے بلکہ اون لوگوں سے بھی اقبح و اشر بتایا ہے

فصل

بھیک مانگنا آسودہ حال سے مال کا یا صدقہ کا بطور طمع و تکثر کے گناہ کبیرہ ہے حدیث طبرانی
وغیرہ میں بسند صحیح آیا ہے جسنے سوال کیا بغیر فقر کے گویا وہ انگار کھاتا ہے فرمایا حلال نہیں
ہے سوال کسی غنی اور قوی کو مگر صاحب فقر مدقع یا صاحب غرم مفظع کو اور جو کوئی مانگے
لوگون سے ثروت کے لئے وہ خموش ہو جائیگا اوسکے منہ میں دن قیامت کو اور رضف کھائیگا
گرم پتھر جسکو جہنم میں سے وہ کھائیگا اب چاہے کم کرے یا زیادہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب
ہے مدقع وہ ہے جو مٹی میں ملا رہتا ہے مفظع وہ ہے جو قرض یا تاوان سے بالکل تباہ ہو گیا
خموش کے معنی ہیں بے گوشت دوسری حدیث میں ہے وہ غنا ہے کہ جو ہو تو سوال کرنا نہ چاہیے بقدر
طعام صبح و شام کے ہے دوسرے لفظ میں پچاس درہم یا بقدر اوسکی قیمت کے سونا ذکر کیا ہے

ابوداؤد وحاکم کالفظ یہ ہے کون کفیل ہوتا ہے مجھسے سوال نکرنے کا لوگون سے کسی شے کا مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا بزار کالفظ یہ ہے سائل ہونا غنی کا آگ ہے اگر تھوڑا ملا تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دیا گیا تو زیادہ آگ ہے **ف** سوال کا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے ظاہر ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی مگر وعید بہت سخت آئی ہے ؂

فصل

الحاح کرنا سوال مین جس سے مسئول کو ایذا ای شدید ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملحف کو روایہ ابن ماجۃ وابونعیم مراد ملحف سے ملح ہے یعنی پیچھے پڑکر مانگنے والا بزار کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملح کو ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے آدمی میرے پاس آکر مانگتا ہے مین اوسکو کچھہ دیتا ہون وہ اپنی گود مین نہین اوٹھاتا مگر آگ کو دوسری حدیث مین آیا ہے تم الحاح نکرو سوال مین جو کوئی اسطرح لیتا ہے کچھہ تو اوسمین برکت نہین ہوتی ہے **ف** تنگ کر کے لینا کبیرہ ہے مطابق ظاہر ان احادیث وغیرہ کے اگرچہ اسکی تصریح نہین کی کیونکہ بعض روایات مین اسپر لعنت بھی آئی ہے یہ نشان ہے تکبیر کا نا ٹھیرانا اس بال کا وعید شدید ہے ہان اگر سائل مضطر ہے اور مسئول نا لگا مانع ہے تو الحاح اوسدم حرام نہوگا الحاح کا کبیرہ ہونا کچھہ مقید ساتھہ تکرار سوال کی نہین ہے کہ دو بار تین بار مانگے بلکہ مقید با یذا وہے کہ عرفًا تنگ ہوا اور مسئول غصہ مین آکر حیز اعتدال سے نکل کر گالی گلوج کرنے لگے لام کاف پر آجاوے کہ یہ ایذا شدید وخلق قبیح اور مناہی متعددہ ہین جو بسبب الحاح کے وقوع مین آئے اور باعث اوسکا وہ ملح ہوا اسلئے الحاح کبیرہ ٹھیرا ؂

فصل

منع کرنا انسان کا اپنے قریب یا مولی کو اوسکے سوال سے باوجود اپنی قدرت اور اوسکے اضطرار کے

فصل

زیادہ پانی کا روکنا کسیکو نہ دینا باوجود احتیاج و اضطرار کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً
آیا ہے تین شخص ہین کہ بات نکریگا اونسے اللہ دن قیامت کو اور نہ دیکھے گا طرف اونکے اور نہ
پاک کریگا اونکو اور اونکے لئے عذاب الیم ہے ایک وہ آدمی ہے جو زیادہ پانی پر ہے جنگل مین منع
کرتا ہے اوس سے مسافر کو رواہ الشیخان دوسری روایت مین ہے اللہ اوس سے کہیگا آج
منع کرونگا مین تجکو اپنے فضل سے جسطرح منع کیا تھا تونے فضل اوس چیز کا جو تیرے ہاتہون
نے نہین بنائی تھی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے لوگ شریک ہین تین چیز مین پانی گہاس آگ مین ابن ماجہ
نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ قیمت اوسکی حرام ہے یعنے پانی کی ـــــــ یہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث
اول بوجہ وعید شدید بلقینی وغیرہ نے بہی اسکی تصریح کی ہے لکن بقید شرط معتبر جس کا ذکر تنبیہ
مین کیا گیا ✳

فصل

کفران نعمت خلق کا جو مستلزم ہے کفران نعمت حق کو گناہ کبیرہ ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو کوئی
احسان کرے تمسے تم بدلا دو اوسکا اگر نہ پاؤ تو دعا کرو اوسکے لئے یہانتک کہ جان لو کہ تمنے اوسکا عوض
کردیا رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والحاکم وصححہ دوسری روایت مین یون ہے اگر عاجز
ہو تم اوسکی جزا سے تو دعا کرو یہانتک کہ جان لو کہ تمنے شکر ادا کیا اللہ شاکر ہے شاکرون کو دوست رکھتا
ترمذی کا لفظ یہ ہے جسنے ثنا کی اوسنے شکر کیا جسنے چہپایا اوسنے کفر کیا ابن حبان کا لفظ یہ ہے ومن
کتمہ فقد کفرہ ابو داؤد کا لفظ یہ ہے فذکرہ فقد شکرہ وان کتمہ فقد کفرہ احمد کا لفظ
بسند ثقات یون ہے بڑا شکر گزار لوگونمین اللہ کا وہ ہے جو بڑا شکر گزار ہے لوگون کا دوسری روایت
یہ ہے شکر نہین کرتا اللہ کا جو شخص کہ شکر نہین کرتا ہے لوگون کا اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے

صحابہ میں احمد کا لفظ ہے کہ تحقیق بہت نحوست ہے اور ترک تجارت کی بہت ف اسکا
کبیرہ گناہ ہونا جو بتایا ہے لیکن معلوم نہیں کہ کیسے ایکے ساتھ قرض کی ہو

فصل

سوال کرنا اللہ کے نام سے کسی شے کا سوای جنت کے اور نہ دینا مسئول کو باوجود سوال بوجہ
اللہ کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو موسی اشعری میں مرفوعاً آیا ہے ملعون ہے جسنے سوال کیا
بوجہ اللہ ملعون ہے وہ جس سے سوال کیا گیا بوجہ اللہ اور نہ دیا اوسنے سائل کو جب تک کہ سوال
نہیں کیا ہے اوسنے بیچ یعنی امر قبیح کا یا سوال قبیح بکلام قبیح نہیں کیا ہے رواہ الطبرانی
بسند صحیح دوسرا لفظ یہ ہے کیا خبر دون مین تمکو بدترین خلق سے کہا ہان فرمایا وہ شخص ہے
جو مانگتا ہے اللہ کے نام سے اور دیا نہیں جاتا رواہ النسائی وابن حبان ترمذی نے اسکو
حسن غریب کہا ہے ف ان دونون امر کا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح سے ہے کیونکہ
سائل ومسئول دونون پر لعنت آئی ہے لیکن علمانے مکروہ کہا ہے حرام بھی نہیں بتایا جو جا
اسکی کہ کبیرہ گناہ ہو بان کلام حلیمی سے تکبیر اسکی مستفاد ہوتی ہے

کتاب الصوم

ترک کرنا ایک روزہ کا ایام رمضان سے اور توڑ دینا اوسکا جماع وغیرہ سے بغیر عذر مرض یا سفر
کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے رستیان اسلام کی قاعدے دین کے تین ہیں
جنپر بنیاد اسلام کی ہے جس کسی نے ترک کیا ایک کو اونمین سے وہ کافر حلال الدم ہے شہادت
لا الہ الا اللہ نماز فرض روزہ رمضان کا رواہ ابو یعلی بسند حسن دوسری اسناد مین یون ہے
جسنے چھوڑا ایک کو اون مین سے وہ کافر باللہ ہے نہ اوسکا فرض قبول اور نہ نفل اور حلال ہے
مال وخون اوسکا تیسری روایت مین آیا ہے جسنے افطار کیا ایک دن رمضان سے بغیر رخصت

اور مرض کے قضا نہین کرتا اوسکو روزہ رکھنا سارے زمانہ کا اگرچہ صائم الدہر رہے رواہ الترمذی
وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة والبیہقی وذکرہ البخاری تعلیقا غیر
مجزوم بہ اسی حدیث کے موافق علی وابن مسعود بہی ہین احمد کا لفظ مرسلا یہ ہے چار چیزین ہین
جنکو اللہ نے اسلام مین فرض کیا ہے جسنے تین چیزین کین تو وہ کسی شئے سے مغنی نہین ہین یہانتک
کہ سب بجالائے نماز زکوۃ صوم حج بیت **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے حدیث مذکور دلیل ہے

فصل تاخیر کرنا قضاء رمضان کا بہت کبیرہ ہے

مینے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ وہ تعدی افطار سے فاسق ہوگیا تو فوراً اوسپر توبہ
کرنا واسطے خروج کے فسق سے واجب ہے اور یہ توبہ صحیح نہین ہوتی ہے مگر قضا سے سو جب
قضا مین بغیر عذر تاخیر کی تو متمادی فی الفسق رہا یہ تمادی خود ایک دوسرا فسق ہے اس سے
واضح ہوا کہ تاخیر کرنا قضاء صوم مین فسق ہے یہ حکم ہر واجب مین جسکو براہ تعدی ترک کیا ہے
اور اوسکی قضا مین دیر لگائی ہے جاری ہوسکتا ہے جیسے نماز فرض اور حج فاسد یا تاخیر رمضان
تا رمضان دیگر اگرچہ وہ افطار کسی عذر ہی سے کیون نہ کیا ہو اسلئے کہ قرب رمضان دیگر سے تضییق ہوگئی
ہروی نے کتاب دب القضا مین کہا ہے ترک کرنا فرائض مامور بہا کا جو کہ واجب علی الفور ہین کبیرہ ہے

فصل

روزہ غیر واجب رکہنا عورت کا فوراً یا وجود حضور شوہر اور اوسکی عدم رضامندی کے گناہ کبیرہ ہے
صحیحین مین آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو یہ کہ روزہ رکھے اور شوہر اوسکا حاضر ہو مگر اوسکے
اذن سے احمد نے بسند حسن اتنا اور زیادہ کیا ہے مگر رمضان کا دوسری روایت صحیح یون ہے
روزہ نرکہے عورت اور زوج اوسکا حاضر ہو ایکدن بہی سوا ماہ رمضان کے مگر اوسکے اذن سے
طبرانی کا لفظ یہ ہے شوہر کا حق ہے زوجہ پر کہ نرکہے روزہ نفل کا مگر اوسکی اجازت سے

اگر کسیکو بہوک پیاس بہی قتل ہوگا **ف** اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ کہا ہو
لیکن حدیث صحیح سے اسکی تکفیر ہے

فصل روزہ رکہنا عیدین اور ایام تشریق مین کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے دن فطر کا اور دن نحر کا اور ایام تشریق عید ہے ہم مسلمانونکے یہ دن کہانے
پینے کے ہین رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی والحاکم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے روزہ
رکہا نوح علیہ السلام نے دہر کا مگر دن فطر اور دن اضحی کے مسلم کا لفظ یہ ہے لائق نہین ہے روزہ
رکہنا دو دن مین دن اضحی اور دن فطر کے رمضان سے احمد ونسائی کا لفظ یہ ہے مت روزہ رکہو
ان ایام تشریق مین کہ یہ ایام اکل وشرب کے ہین **ف** احادیث نہی مین ان صیام
سے بہت آئی ہین اسلئے ان اسکا کبیرہ محتمل ہے کیونکہ اسمین اعراض ہے اللہ کی ضیافت سے اور نہی
مین کہتا ہون اصل نہی مین تحریم ہے جب تک کہ کوئی صارف نہو اور وعید مقتضی ہوتی ہے
تکبیر کو واسطے ان ایام کا صیام کبیرہ ہوسکتا ہے صاحب زواجر نے اسجگہ احادیث متعلقہ صوم
کو اپنی کتاب اتحاف اہل الاسلام بخصوصیات الصیام سے نقل کیا ہے وہ احادیث ہماری
اصل غرض سے علیحدہ تہیں اسلئے ذکر اونکا بطور خلاصہ نہیں کیا گیا

کتاب الاعتکاف

ترک کرنا اعتکاف منذور معین کا اور باطل کرنا اسکا جماع سے اور جماع کرنا مسجد مین گو جبکہ
معتکف ہو گناہ کبیرہ ہے ان تینوں امر کا کبائر گننا کچہ دور نہیں ہے واسطے امر اول کا یہ قیاس
رمضان سے باعث وجوب و تعیین اور امر سوم کا بوجہ قبح شدید جو مشعر قلت اکتراث و تہاون ہے
ساتہ دین اور رقت دیانت کے کیونکہ مساجد اللہ کی موضع ہین اور تلطیخ مساجد کے
ساتہ قاذورات کے کفر ہے تو جماع کرنا وہان بالاولی کبیرہ ہوگا اسلئے کہ اوسمین ہتک حرمت

کا ہے اور قریب ہے تلطیخ بالقذر سے واللہ اعلم ٭

کتاب الحج

ترک کرنا حج کا باوجود قدرت کے مرنے تک گناہ کبیرہ ہے علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی مالک ہوا زاد وراحلہ کا جو پہنچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور اوسنے حج نکیا تو نہین ہے اوسپر یہ کہ مرے یہودی یا نصرانی یہ اسلئے کہ اللہ فرماتا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی والبیہقی من روایۃ الحرث عن علی حرث مین لوگون نے کلام کیا ہے شعبی وابن المدینی اوسکی تکذیب کرتے ہین ایوب نے کہا ابن سیرین کا یہ اعتقاد تھا کہ تمام روایت اوسکی علی سے باطل ہے ابن معین ونسائی وابن حبان حرث کو کبھی ضعیف کبھی ثقہ بتاتے ہین نسائی کا میل طرف توثیق کے ہے اوس سے احتجاج کرتے ہین اوسکے امر کو قوی بتاتے ہین ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اوسکو نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے انتہی حاصل یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے جسطرح کہ نووی نے شرح مہذب مین کہا ہے ہان یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے صحت کو پہنچی ہے اسلئے اونہون نے کہا تھا مینے ارادہ کیا ہے کہ مین کچھ لوگ طرف ان شہرون کے بھیجون وہ جاکر دیکھین کہ کون لوگ مالدار ہین جنہون نے حج نہین کیا ہے اونپر جزیہ مقرر کرین وہ مسلمان نہین ہے سو ایسی بات کوئی اپنی راے سے نہین کہہ سکتا ہے اسلئے یہ حدیث حکم مرفوع مین ہے ابن حجر مکی کہتے ہین اسیلئے مینے فتوی دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسکو بیہقی نے عبد الرحمن بن سابط سے اوسنے ابوامامہ سے اوسنے حضرت سے روایت کیا ہے جسکو نرو کا کسی حاجت ظاہرہ یا مرض حابس یا سلطان جائر نے اور حج نکیا اوسنے تو چاہے یہودی مرے یا نصرانی انتہی مین کہتا ہون یہ حدیثین اگرچہ ضعیف بہی ٹہیرین تو بہی معنی اسکے صحیح ہین اسلئے کہ پانچون بنیاد اسلام کا دربارۂ ترک کے ایک ہی حکم کفر کا ہے جبکہ باوجود قدرت وعدم عذر کے اونکا تارک ہوا انتہی قولی بزار کا لفظ یہ ہے اسلام کے آٹھہ سہم ہین اول کلمۂ اسلام دوم نماز سوم زکوۃ چہارم روزہ پنجم حج بیت ششم امر معروف ہفتم نہی عن المنکر ہشتم جہاد فی سبیل اللہ بیشک وہ خائب ہوا جسکے لئے کوئی سہم

وہیں سبب سعید بن جبیر نے کہا میرا ایک ہمسایہ سو سر گیا اوسنے حج نکیا تہا مینے اوسپر نماز جنازہ کی نہ پڑہی **ف** یہ وعیدات شدیدات صریح مین ساتہ تکبیر اس گناہ کے اہل علم نے بہی اسکی تصریح کی ہے اسجگہ اطلاق کبیرہ کا کفر پر آیا ہے ❊

فصل

جماع کرنا یسی ایلاج حشفہ کا یا مقدار حشفہ کا ذکر جدا کا نہ سے فرج مین گو بہیمہ سے ہو عامد عالم مختار ہو کر حج مین قبل تحلل اول کے یا عمرہ مین پہلے تحلل سے گناہ کبیرہ ہے اسمین اگرچہ کوئی وعید نظر سے نہین گذری اور نہ کسیکو دیکہا کہ اوسنے اس کام کو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ اونہون نے جماع وغیرہ کو مفسد صوم شمیر اگر کبیرہ گنا ہے تو اوسپر قیاس کر کے امر مفسد نسک کو بجماع کبیرہ کہہ سکتے ہین بلکہ بالا ولی اسلیے کہ صائم مفسد بغیر جماع پر سوا اثم و قضا کے اور کچہ لازم نہین ہے اور یہان علاوہ اثم و قضا کے کفارہ بہی آتا ہے کہ ایک شتر پنجسالہ ذبح کرے اور بصورت عجز گاو دوسالہ یہ بہی نہو تو گوسپند یکسالہ یا دوسالہ یا قیمت بدنہ طعام سے صدقہ دے ورنہ عوض ہر مد کے ایکدن روزہ رکہے اور منکسر کو پورا کرے اور یہ روزہ رکہنا حرام مین اولی ہے انتہی یہ فتوی موافق مذہب شافعیہ کے ہے

فصل

قتل کرنا محرم حج یا عمرہ کا کسی صید ماکول وحشی کو عامد عالم مختار ہو کر گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا لاتقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتله منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم به ذوا عدل منکم هدیا بالغ الکعبة اوکفارة طعام مساکین اوعدل ذلک صیاما لیذوق وبال امره الآیة اسکا کبیرہ گنا موجب صراحت آیہ کریمہ کے ہے اسکی تصریح ایک جماعت نے بہی کی ہے قاتل صید کو فاسق کہا ہے اسلیے کہ اوسنے ایک حیوان محترم کو بلا کسی ضرورت کے جان سے مارا حاشیہ الیضاح مین اسجگہ پر کلام مبسوط کیا گیا ہے ظاہر یہ ہے کہ بقیہ محرمات احرام کبائر نہین ہین ❊

فصل

احرام باندہنا حلیلہ کا حج نفل یا عمرہ کے لئے بغیر اذن حلیل کے اگرچہ گہر سے باہر نہ نکلی ہو گناہ کبیرہ ہے
اسکا کبیرہ ہونا قیاس کیا گیا ہے عورت کے روزہ رکہنے پر بغیر اذن شوہر شاہد کے بلکہ یہ اوس سے
اولی تر ہے بسبب طول زمن اور احتیاج خروج الی السفر کے اور اسمین ایک طرحکا تہتک ہے +

فصل استحلال بیت الحرام کا کبیرہ ہے

ایک آدمی نے کہا ای رسول اللہ کبائر کیا ہین فرمایا نو ہین اونمین سے ایک استحلال بیت الحرام کو
بہی ذکر کیا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ بیہقی کا لفظ یہ ہے کبائر نو ہین
سب مین بڑا کبیرہ شرک ہے پہر حلال کرنا خانہ خدا کا **ف** مراد استحلال سے یہ ہے کہ جو
بات وہان کرنا درست نہین ہے وہ کرے جیسے چڑہائی کرنا اہل مکہ پر اور قتال کرنا اوس جگہہ +

فصل الحاد کرنا حرم مکہ معظمہ مین گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ابن عباس نے کہا
یہ آیت حق مین عبداللہ بن انیس کے اوتری ہے حضرت نے اوسکے ہمراہ ایک مہاجر یا انصاری
کو بہیجا تہا باہم اونکے النساب مین افتخار ہوا ابن انیس نے غضب مین آکر اوس انصاری کو قتل
کیا پہر مرتد ہو کر طرف مکہ کے بہاگ گیا رواہ ابن ابی حاتم بسند فیہ ابن لہیعۃ الحاد سے
مراد اس جگہ نزدیک مفسرین کے شرک ہے یہی قول ہے ابن عباس ومجاہد وقتادہ وغیر واحد کا
یا قتل کرنا اور ظلم کرنا اوسکا جو تجکو قتل نکرے اور ظلم نکرے یہ دوسرا قول ہے ابن عباس کا تیسرا
قول انکا یہ ہے کہ حلال کرے تو وہان اوس چیز کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے زبان یا قتل سے مجاہد
نے کہا مراد ظلم سے عمل سیئہ ہے پہر کہا یہ ح. لا واللہ بلی واللہ کہنا ہے سعید بن جبیر وجندب بن ثابت

نے کہا ہے مراد احتکار ہے طعام کا مکہ معظمہ مین ابن عمر کہتے ہین بیع طعام بعد احتکار کے مکہ معظمہ مین الحاد ہے ابن عباس نے کہا گالی دینا خادم کو ظلم ہے ابن جبیر نے کہا ظلم تجارت کرنا امیر کا ہے کہ معظمہ مین ابن عمر دو خیمے رکہتے تھے ایک حل مین دوسرا حرم مین جب کسی گہر والے پر خفا ہونا چاہتے حل مین جا کر خفا ہوتے کسی نے پوچھا یہ کیون کرتے ہو کہا ہمنے سنا ہے کہ گہر والون سے کلا واللہ وبلی واللہ کہنا منجملہ الحاد کے ہے **ف** — تیدظلم سے معلوم ہوا کہ اصل معنی الحاد کے اسجگہ مراد نہین ہین بلکہ مراد وہ عدول عن القصد ہے جو متلبس بظلم ہو اور ظلم شامل ہے سائر معاصی کبائر و صغائر کو اسلئے کہ ہر معصیت گو صغیر ہو ظلم ہوتی ہے یہ وعید کہ ہم اوسکو مزا عذاب الیم کا چکہاینگے الحاد پر مترتب ہے اسی جگہہ سے ابن عباس نے کہا ہے کہ سیئات مکہ معظمہ مضاعف ہوتے ہین جسطرح کہ حسنات مضاعف ہوا کرتے ہین مجاہد نے کہا ہے مراد مضاعفت سے زیادت قبح و عذاب ہے نہ وہ مضاعفت جو حسنات مین زیادہ کیجاتی ہے اسلئے کہ نصوص کا مصرح ہونا ساتھ اس امر کے کہ سیئہ کی جزا مثل سیئہ کے ہوتی ہے متعین ہے لکن ظاہر قول مجاہد وغیرہ کا یہ ہے کہ مراد حقیقت مضاعفت ہے اور اسکو اون نصوص سے ساتھ کسی دلیل کے جو نزدیک اونکے قائم ہے مستثنے بناتے ہین کیونکہ اگر وہ قائل حقیقت مضاعفت کے نہوتے تو خلاف جمہور کا اس بارہ مین نکرتے کیونکہ معصیت کرنا مکہ معظمہ مین بلا خلاف بنسبت اور جگہہ کے اقبح ہے اور دلیل اسپر کہ یہان فقط ارادہ کافی ہوتا ہے نظر بخصوصیت حرم یہ حدیث ابن مسعود ہے مرفوعًا و موقوفًا لکن وقف اشبہ ہے اگر کوئی آدمی مکہ معظمہ مین ارادہ الحاد بالظلم کا کرے اور وہ عدن ابین مین ہو تو بہی اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا چکہائیگا دوسر لفظ بروایت ثوری یون ہے نہین ہے کوئی آدمی کہ ارادہ سیئہ کا کرے اور وہ اوسپر لکہہ لیجاوے مگر وہ آدمی جو عدن آبین مین یہ ارادہ کرے کہ وہ کسی شخص کو مکہ معظمہ مین قتل کریگا تو ضرور اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا چکہائیگا یہی قول ضحاک بن مزاحم کا بہی ہے +

ف — ہے ذکر ان دونون کبیرہ کا یعنے استحلال و الحاد کا جدا جدا بطور تغایر اس جگہہ اسلئے کیا ہے کہ حدیث مین ذکر استحلال کا ہمراہ دیگر کبائر کے گناہی لفظ سے آیا ہے اور اسجگہہ

ذکر الحاد کا فرمایا ہے محتمل ہے کہ مراد دونون سے ایک ہی شئے ہو جو آیت مین ہے یا مراد اول سے
استحلال حرمت مکہ معظمہ کا ہو گو اندر حرم کے نہو اور مراد ثانی سے وقوع معصیت کا ہو اور یہ دونو
امر کبیرہ ہین جسطرح کہ جلال بلقینی نے اسطرف اشارہ کیا ہے کہ پہلے تو استحلال بیت الحرام کا
نام لیا ہے پھر بعد چند سطر کے ذکر الحاد فی الحرم کا کیا ہے اور آیت شریفہ سے مستدل ہو کر کہا ہے
کہ رابع عشر الحاد فی الحرم ہے اگرچہ ارادہ سے ہو انتہی اطلاق آیت سے یہ بات نکلتی ہے
کہ حرم مکہ مین ہر معصیت کبیرہ ہوتی ہے ابن عباس نے کہا ہے ظلم شامل ہے ہر معصیت کو
اور پہلے ذکر دشنام خادم اور لفظ لا واللہ یعنی حلف کاذب وغیرہ کا ہو چکا ہے کہ یہ الحاد ہے
اور عطا نے کہا ہے کہ داخل ہونا حرم مین بغیر احرام کے یا ارتکاب کرنا کسی شئے کا محظورات احرام
مین سے جیسے قتل صید یا قطع شجر ہے داخل الحاد ہے حدیث یعلی بن امیہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ
احتکار طعام کا حرم مین الحاد ہے رواہ ابو داؤد وابن ابی حاتم طبرانی کا لفظ ابن عمر سے
مرفوعًا یون ہے احتکار الطعام بمکۃ الحاد ظاہر یہ ہے کہ یہ امور جزئیات الحاد سے ہین
کچہ الحاد مختص باحتکار طعام نہین ہے بلکہ شامل ہے ہر معصیت کو گو ارادہ ہی سے کیون نہو
بعض مفسرین محدثین نے بعد ذکر آثار مذکورہ کے یون کہا ہے کہ یہ آثار اگرچہ دلیل ہین ان اشیاء
کے الحاد ہونے پر لکن عام تر ہین اسسے یہ تو فقط تنبیہ ہے اغلظ تر پر اسنے اسی لئے جبکہ
اصحاب فیل نے ارادہ تخریب بیت کا کیا تہا تو اللہ نے طیر ابابیل کو بہیجکر حجارۂ سجیل سے انکو
مار کر عصف ماکول کر دیا اور یہ واقعہ ایک عبرت و نکال ہوا واسطے ہر مرید سوء کے ساتہ مکہ کے
اسیطرح وہ جیش جو زمانہ مہدی علیہ السلام مین مکہ معظمہ پر چڑہائی کر کے آویگا سالم اندر زمین
کے دہس جاویگا احمد کا لفظ یہ ہے کہ ابن عمر نے ابن زبیر سے کہا کہ ای ابن زبیر تو الحاد کرنے سے
حرم خدا مین دور رہ مین نے حضرت کو سنا ہے فرماتے تہے سیلحد فیہ رجل من قریش
لو توزن ذنوبہ بذنوب الثقلین لرجحت سو تو نظر کر پوشیدہ نرکہہ اسکو ابن عمرو نے بہی
اسیکے لگ بہگ روایت کیا ہے اس بنا پر جو گناہ اور جگہہ صغائر ہین وہ مکہ معظمہ مین کبائر ہین

یعنی اونپر عقاب شدید من حیث المحل نہ من حیث الذات مرتب ہے لیکن اسیدم وہ ایسے کبائر نہ شمیر ینگے جوکہ موجب فسق وقدح عدالت ہون اسلئے کہ اس قول کا عموم ممکن نہیں ہے ورنہ اہل حرم عادل نہونگے کیونکہ صون محقرات ذنوب وصغائر معاصی سے متعذر ہے اور قدیما وحدیثا اسپر اجماع ہے کہ وہ لوگ صاحب عدالت ہین باوجودیکہ یہ بات معلوم ہے کہ وہ ارتکاب صغائر کا کیا کرتے ہین عصمت وحفظ بالکلیہ کہان ہے اس صورت مین تاویل کبیرہ ہونیکی متعین ہوگی اسلئے کہ جسنے اوسکو کبیرہ گنا ہے ممکن نہین ہے کہ مراد اوسکی مثل کبیرہ حرم مین ہو کیونکہ یہ فسق وکبیرہ غیر حرم مین بھی ہوتا ہے پھر حرم کی کیا مزیت اسیدم شمیری بلکہ مراد یہی ہے کہ اور جگہہ کے صغائر مکہ مین کبائر ہوجاتے ہین سو یہ مراد ظاہر مین مستحیل ہے اسلئے تاویل کرنا متعین ہوا

حکایت ایک ذکر شدت قبح معصیت وتعجیل عقاب کا گو صغیرہ ہو مکہ معظمہ مین یہ ہے کہ بعض طواف کرنے والون نے طرف ایک امرد یا ایک عورت کے دیکھا تھا آنکھہ بہہ کر گال پر آگئی بعض نے اپنا ہاتھہ ایک عورت کے ہاتھہ پر رکھدیا تھا دونون ہاتھہ چپک گئے لوگ اونکے چھڑانیسے عاجز آگئے بعض علماء نے کہا وہ توبہ صادقہ کرین کہ پھر ایسا گناہ نکرینگے اور اللہ کی طرف ابتہال بجالاوین چنانچہ جب ایسا کیا تو ہاتھہ علیحدہ ہوگئے اساف ونائلہ کا قصہ خود مشہور ہے کہ اون دونون نے اندر کعبہ کے زنا کیا تھا مسخ ہوکر پتھر ہوگئے رہی یہ بات کہ ہم بعض کو دیکھتے ہین کہ وہ اوسجگہہ عصیان کرتا ہے اور اوسکے عقاب مین تعجیل نہین ہوتی سو عاقل آدمی ایسی بات پر دہوکا نہین کہاتا ہے اللہ کو کون شخص اسباب سے مانع ہے کہ وہ عقوبت ظاہری سے اشنع واقبح عقاب مین تعجیل نہ فرماوے اوسکو مسخ کردے حضرت حق سے دور ڈالدے ہدایت کے بعد غوایت اقبال کے بعد اعراض نصیب کرے عیاذا باللہ

حکایت بعض اشخاص جسکو ہم پہچانتے تھے اور وہ ہیئت جمیلہ وفضل تام وتقوی بالغ رکھتا تھا اوسنے لغزش کہا کر ایک عورت کا بوسہ نزدیک حجر کے لے لیا وہ بالکل مسخ ہوکر بدصورت قبیح منظر بری حالت پر رہگیا بدن ودین وعقل وکلام مین فنعوذ باللہ من الزلات ونسأله ان یعصمنا من الفتن الی الممات

حکایت اسی طرح بعض اہل معرفت سے

سنا ہے کہ ایک شخص نے مسجد حرام مین کوئی کام بیحیائی کا کیا تہا عجالۃً عقاب شدید مین بدنًا ودینًا گرفتار ہو گیا اسیطرح ایک جماعت کا حال ہمنے اپنے اس زمانہ مین سنا ہے اگر تنگی مقام کی اور خوف رسوائی کا اور طلب ستر نہوتا تو ہم اونکا حال بسبط سے لکہتے لکن اشارہ مغنی ہے عبارہ سے ہمارا مقصود اسجگہہ یہ ہے کہ کبہی انسان کو یہ گہمنڈ و دہوکا ہوتا ہے کہ وہ عقوبت ظاہرہ کو نہ دیکہکر خیال کرتا ہے کہ یہان گناہ پر عجلت نہین ہوتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ جو کوئی متمادی ہوتا ہے اور امن مین ہو کر اقدام معصیت پر کرتا ہے اوسکے لئے التعجیل عقوبت کی ضرور ہوتی ہے خواہ عقوبت ظاہرہ ہو یا باطنہ یہ عقوبت قبل اوس عذاب آخرت کے ہوتی ہے جسکے عظمت کی طرف اللہ نے اشارہ فرمایا ہے بلکہ طرف عظمت عذاب دنیا کے **بقولہ** نذقہ من عذاب الیم انتہی کلام الزواجر **ف** زواجر مین الحاد فی الحرم کو کبیرہ گنا ہے مگر الحاد فی اسماء اللہ تعالی کا ذکر نہین کیا حالانکہ وہ اکبر کبائر ہے قران پاک مین اوسکا ذکر آیا ہے اللہ کے نام سے اشتقاق اسماء کرنا یا اپنی طرف سے اوسکا کوئی نام رکہنا اگرچہ مدح ہو ممنوع ہے اسلئے کہ اللہ پاک کے سارے نام توقیفی ہین بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام بہی اللہ کو اون نہین نامون سے پکارے جو اسماء حسنی ہین نہ اون نامون سے جنکا حکم نہین دیا ہے گو وہ قران مین آ گئے ہون جیسے زارع منشی ماہد وغیرہ ❁

فصل

ڈرانا اہل مدینہ کو اور برا ارادہ کرنا ساتہہ اونکے اور نکالنا کسی حدث یعنی بدعت کا وہان اور جگہہ دینا کسی محدث یعنی بدعتی کو اوسجگہہ اور کاٹنا وہان کے درخت اور گہاس کا یہ سب امور کبائر ہین حدیث سعد مین مرفوعًا آیا ہے کہ نہین کرتا اہل مدینہ سے کوئی لکن پگل جاتا ہے جیسے نمک پانی مین گہل جاتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہ ہے ارادہ نہین کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کا ساتہہ برائی کے مگر گلا ڈالیگا اللہ اوسکو آگ مین جسطرح کہ رانگا پگل جاتا ہے یا نمک پانی مین

منذری نے کہا ہے کہ یہ حدیث ایک جماعت صحابہ سے صحاح وغیرہا میں مروی ہے احمد کا لفظ بسند
صحیح یہ ہے جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو اوسنے ڈرایا اوسکو جو درمیان دونون پہلو میرے کے ہے جابر
راوی حدیث نے اسکی تفسیر یون کی ہے کہ جسنے مدینہ والون کو ڈرایا اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ڈرایا طبرانی کا لفظ باسناد جید یون ہے اے اللہ جو کوئی ظلم کرے اہل مدینہ پر یا ڈرا دے اونکو تو
ڈرا تو اوسکو اور اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیونکی قبول نہین ہے اوس سے صرف اور نہ عدل مراد صرف سے
فرض یا تطوع یا توبہ یا اکتساب یا وزن یا قول ہے اور مراد عدل سے فرض یا تطوع یا فدیہ یا سارے
اقوال ہین شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے احداث کیا اوسمین کوئی حدث یا جگہ دی محدث کو تو اوسپر
لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے لوگونکی قبول نکریگا اللہ اوس سے دن قیامت کو کوئی صرف اور
نہ عدل حافظ ابن القیم نے تصریح کی ہے ساتھ اسکے کہ استحلال حرم مدینہ کا کبیرہ ہے قال ابن القیم
کہا ہے یعنے نزدیک ائمہ ثلثہ کے برخلاف ابی حنیفہ رحمہ دلیل حدیث مسلم کہ کسی نے انس سے کہا تہا کہ
کیا رسول خدا صلعم نے مدینہ منورہ کو حرام کیا ہے کہا ہان حرام ہے کاٹی نہ جاوے گہاس تازہ اوسکی جو
کوئی یہ کام کرے اوسپر لعنت ہو اللہ و ملائکہ و سارے آدمیونکی **ف** اسکا کبیرہ گننا صریح مفاد
ہی انہار صحیحہ کا ہے ہمنے نہین دیکہا کہ کسینے معا اراول کو انمین سے باوجود ظہور کے کبائر مین
شمار کیا ہو ہان بعض متاخرین نے یون کہا ہے کہ استحلال حرم مدینہ کا احداث کرنا اوسمین
کبیرہ ہے زواجر مین اس جگہہ بعض احادیث فضل مدینہ منورہ کے لکھے ہین حاجت ذکر کی
اس جگہہ نہین ہے کہ اونکا محل دوسرا ہے +

کتاب الاضحیہ یعنے قربانی عید الاضحی کی کرنا

ترک کرنا قربانی کا باوجود قدرت کے نزدیک قائل وجوب کے گناہ کبیرہ ہے ابوہریرہ مرفوعاً
کہتے ہین جو کوئی گنجایش پاوے قربانی کرنے کی پہر نکرے تو وہ ہماری عیدگاہ مین نہ آوے۔
ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث مذکور سے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکہا کہ کسی نے

اوسکی تصریح کی ہو کیونکہ منع مین حضور صلی سے وعید شدید آئی ہے شافعی وغیرہ جو قائل ندب اضحیہ
ہین اونکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ حاکم نے اس حدیث کو مرفوعًا روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے لیکن موقوفًا
بہی روایت کیا ہے اور اورون نے کہا کہ شاید اشبہ یہی موقوف ہے تو اس صورت مین حجت تمام نہوگی
حالانکہ منع کرنا حضور سے ویسا ہے جیسا کہ پیاز لہسن گندنا کہانے والے کو مسجد مین آنیسے منع
فرمایا ہے اس منع مین بہی تغلیظ ترک پر ہے نہ کوئی وعید فضائل اضاحی کے مقتضی ہین مزید
اعتنا شارع کو سات اضحیہ کے بس بس ✣

فصل بیچنا کہال قربانی کی کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے جسنے بیچی کہال اضحیہ کی اوسکی قربانی نہوئی **ف** ہمنے نہین دیکہا
کہ کسی نے اوسکو کبیرہ گناہ ہو لکن ظاہر حدیث کا مقتضا یہی ہے کیونکہ انتفاء اضحیہ کا بسبب ذلیل
ہے وعید شدید ابطال ثواب پر اس عبادت عظیمہ کے اصل سے کیونکہ ظاہر نفی موضوع سے
واسطے اصالت انتفاء ذات کی اصل سے اور یہ اوسکا مقتضا ہے گویا اضحیہ اوسکی ملک سے
نکل کر ملک فقراء مین ہوجاتی ہے اب جو یہ اوسپر مستولی ہو بیع ہوا تو گویا مثل غاصب کے ٹہیرا
اور غصب کبیرہ ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک اسکا کبیرہ گنا واضح ہے اسی بیع کے ساتہہ
دینا کہال کا جزار کو اجرت مین ملحق ہے کیونکہ اسکو حرام کہا ہے اور جسطرح کہ بیع مین غصب
ہے اسیطرح اسمین بہی ہے تو کیا دور ہے کہ یہ بہی مثل اعطاء اجرت جزار کے کبیرہ ہو انتہی۔
ف زواجر مین اس حدیث کے راوی و مخرج کا نام نہین لیا ہے اسیطرح اکثر ابواب
مین عادت صاحب زواجر کی یہ ہے کہ کہین نام راوی کا اور کہین نام مخرج کا اور کہین نام
دونون کا نہین لیتے ہین اور کسی جگہہ فقط نام راوی کا ذکر کرتے ہین اور کسی جگہہ نام فقط
مخرج کا اگر سب جگہہ التزام رہتا کہ نام راوی حدیث اور مخرج کا لیتے تو بہت اچہی بات ہوتی
کیونکہ یہ کتاب اپنے باب مین بے مثل و بے مثال ہے ایک فقط یہی نقصان اوسمین اکثر جگہہ باقی رہگیا ہے۔

کتاب شکار اور ذبیحہ کی

مثلہ کرنا جانور کا جیسے ناک کان کا کاٹنا یا منھ پر داغ دینا یا اوسکا نشانہ بنانا یا قتل کرنا مگر نہ کھانے
کہا نیکے یا اچھی طرح ذبح نکرنا کند چھری سے حلال کرنا گناہ کبیرہ ہے احمد کا لفظ بسند ثقات
مرفوعاً یہ ہے جسنے مثلہ کیا کسی جاندار کو پھر توبہ نکی مثلہ کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے
حدیث مالک بن نضلہ مین کان کاٹنے اور کہال پہاڑنے پر انکار فرمایا ہے روایت ابن حبان
مسلم مین آیا ہے ایک گدہے کے منھ پر داغ دیکھکر فرمایا لعن اللہ الذی وسمہ صحیحین
مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے کہ لعنت کی ہے حضرت نے اوسپر جسنے کسی جاندار کو نشانہ بنایا
نسائی وابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی چڑیا کو عبث وہ فریاد کریگی اللہ سے دن قیامت
کو کہیگی اے رب فلان نے مجکو عبث یعنی ناحق مار ڈالا اور کسی منفعت کے لئے قتل نہین کیا
دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے پوچھا اوسکا حق کیا ہے فرمایا ذبح کرکے کہا لے
سر کاٹکر نہ پہینکدے رواہ النسائی والحاکم وصححہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے احسان ہر چیز
پر لکہا ہے یعنی فرض کیا ہے سو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اپنی
چھری کو تیز کرو ذبیحہ کو آرام دو **ف** ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے ان پانچون باتو
کو کبیرہ گنا ہو لیکن مسلم اول مین صریح وعید شدید آئی ہے اور دوم مین بقیہ احادیث سے
استفادہ تکبیر کا ہوتا ہے پھر ہمنے دیکہا کہ ایک جماعت نے مطلق تعذیب حیوان کو کبیرہ کہا ہے
اور بعض نے حبس حیوان کو یہانتک کہ بھوک پیاس سے مرجائے کبیرہ گنا ہے اسیطرح منھ پر
داغ دینے کو اور منھ پر مارنے کو بدلیل حدیث صحیح گر بہ کے کہ ایک عورت بسبب اوسکے جہنم
مین گئی شرح مسلم مین کہا ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی اور یہ معصیت کبیرہ ہے انتہی*

فصل

ذبح کرنا نام پر غیر اللہ کے اس طرح پر کہ کافر نہو یعنے مقصود اوس سے تعظیم مذبوح لہ نہو مثل تعظیم عبادت یا سجود کے گناہ کبیرہ ہے بلقینی وغیرہ نے اسی طرح اسکو شمار کیا ہے بدلیل قولہ تعالی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق یعنی مال یہ ہے کہ اوسکو واسطے غیر اللہ کے ذبح کیا ہے اور یہ فسق ہے او فسقا اھل لغیر اللہ بہ اس سے معلوم ہوا کہ متروک التسمیہ حلال ہے اسیلئے ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد اسجگہ مردار اور گلا گھونٹا ہوا ہے کلبی نے کہا یعنی جو ذبح کیا گیا ہے واسطے غیر اللہ کے عطا نے کہا حضرت نے نہی فرمائی ہے اون ذبائح سے جو قریش اور عرب اوثان کے لیئے کرتے تھے مراد اوثان سے ہر شجر مدر قبر وغیرہا ہے جسکو پوجین صنم بت کو کہتے ہین اور وثن ہر معبود باطل کو کسی کا تھان ہو یا مکان یا گور یا نشان شافعیہ نے کہا ہے اگر باسم اللہ واسم محمد کہا ہے یا کسی کتابی نے واسطے گرجا گھر یا صلیب یا موسی عیسی یا کعبہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے یا واسطے تقرب سلطان یا غیر سلطان یا جن کے ذبح کیا تو یہ سب ذبائح حرام ہین اور یہ کام کبیرہ ہے ❋

فصل سانڈ چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام اور حضرت نے کہا ہے لیس منا من سیب السوائب ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ ہمنے ذکر اوسکا سنین دیکھا کیونکہ اسمین تشبہ ہے ساتھ جاہلیت کے جو مقتضی ہے وعید شدید کو بلفظ لیس منا ❋

فصل

کتاب عقیقہ کی

کسی کا ملک الاملاک نام رکھنا کبیرہ وہ حرام ہے حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعًا آیا ہے اغیظ آدمی باللہ پر دن قیامت کو اور اخبث آدمی وہ ہے جسکا نام ملک الاملاک رکھا جاوے نہیں مالک مگر اللہ سفیان کا لفظ اخنع ہے سفیان نے کہا جیسے شاہنشاہ ابو عمرو نے کہا اخنع بمعنی اوضع ہے یعنی کمینہ تر ابن حجر نے کہا بمعنی ابشع یعنے تلخ تر یا اقبح یا اکرہ ہے اغیظ وہ ہے جسپر بہت غیظ آوے یعنی غصہ و غضب ہندی میں مہاراج بمعنی ملک الاملاک ہے **ف** اسکا کبیرہ کہنا صریح حدیث مذکور سے اگرچہ ہمنے نہیں دیکھا کہ کسی نے تصریح کی ہو مگر دیکھا کہ بعض نے تصریح کی ہے ائمہ شافعیہ کہتے ہیں کہ ملک الاملاک یا شاہنشاہ نام رکھنا حرام ہے یہ وصف سوا اللہ کے غیر کا نہیں ہو سکتا ہے حاکم الحکام و قاضی القضاۃ بھی اسیکے ملحق ہے لیکن اسمین کلام ہے جو ہمنے حاشیہ مناسک نووی میں بحث طواف وسعی میں کیا ہے انتہی میں کہتا ہوں ایسا نام رکھنا نزدیک محققین کے شرک فی التسمیہ ہے جسطرح کہ رسالہ دعایۃ الایمان میں بسط کیا گیا

کتاب الاطعمہ

کھانا مسکر طاہر کا جیسے حشیشہ افیون شکیران یعنے بھنگ اور جیسے عنبر و زعفران و جوزہ الطیب ہے کبیرہ ہے یہ سب اشیاء مسکر ہیں جسطرح کہ نووی وغیرہ نے تصریح کی ہے مراد انکی اسکار سے چھپا دینا عقل کا ہے مگر نہ ہمراہ شدت مطربہ کے کیونکہ یہ خصوصیات مسکر مائع کے ہیں اسکی بحث باب الاشربہ میں آویگی **ص**

زبنگ ہیچ گر نیست این نہ بس کہ ترا		دست زور سوئے عقل بے خبر دارد

اس بنیاد پر ان اشیاء کو مخدر کہنا کچہ منافی مسکر کے نہیں ہے سو جب یہ چیزیں مسکر و مخدر ٹھیریں تو استعمال انکا کبیرہ و فسق ہوگا مثل شراب کے اور جو وعیدات حق میں شارب

کے آئی ہین وہ سب حق مین مستعملین ان اشیار کے جاری ہونگی بسبب اشتراک ہر دو کے ازالۂ عقل
مین کیونکہ مقصود شارع کا ابقار عقل ہے اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے فہم کا اور اسی عقل سے انسان دیگر
حیوانات سے متمیز ٹہیرا ہے یہ عقل وسیلہ ہوتی ہے اشیار کمالات کو نقائص پر وہی وعید خمر جو مزیل
عقل ہے اسکی تعاطی و استعمال مین بہی وارد ہوگی ف ـــــــ زواجر مین کہا ہے ہمنے ایک
کتاب لکہی ہے جسکا نام تحذیر الثقات عن استعمال الکفتة والقات ہے اہل یمن نے
تین مصنفات دو تحریم مین اور ایک تحلیل مین لکہکر ہمارے پاس بہیجے تہے اور ہمسے بیان حق کا اس
بارہ مین چاہا تہا او سپر ہمنے وہ کتاب تالیف کی اگرچہ ہمنے اوسمین جزم بحرمت کفتہ وقات نہین
کیا ہے بلکہ استطرادطرف ذکر بقیۂ مسکرات و مخدرات جامدہ کے کیا ہے مگر بعض بسط کیا گیا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اصل تحریم مین ان سب کی حدیث احمد و ابو داود ہے نہی
رسول اللہ صلعم عن کل مسکر و مفتر علما نے کہا ہے مفتر ہر وہ چیز ہے جو فتور
لاوے یعنی سست کردے اور اطراف مین مورث خدر ہو یعنی اعضا او سے سن ہوجاہین
سو یہ سب مذکورات مسکر و مخدر و مفتر ہین قرافی و ابن تیمیہ نے تحریم حشیشہ پر اجماع نقل کیا ہے
مستحل کو کافر بتایا ہے اور یہ کہا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسمین کلام نہین کیا ہے اسلئے کہ یہ
حشیشہ اونکے زمانہ مین نہ تہا اسکا ظہور آخر صد ششم و اول صد ہفتم مین وقت ظہور دولت
تتار کے ہوا ہے ماوردی نے ایک یہ قول ذکر کیا ہے کہ وہ نبات جسمین شدت مطربہ ہے
اوسمین حد واجب ہوتی ہے انتہی تحریم جوزة الطیب یعنے جائفل کا فتوی تو ہمنے پہلے ہی
دیا تہا جبکہ درمیان اہل حرمین و مصر کے نزاع ہوا تہا لوگون نے تو اپنی راے ظاہر کی تہی مگر
ہمکو ایک نقل بہی ہاتہ آگئی تہی کہ ابن دقیق العید نے جوز کو مسکر کہا ہے اور شافعیہ و مالکیہ متاخرین نے
اونکی نقل پر اعتماد کیا ہے بلکہ ابن العماد نے قیاس حشیشہ کا جوز پر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ خشک و تر
حشیشہ مین کچہہ فرق نہین ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ وہ ملحق ہے ساتہہ جوزة الطیب و زعفران و عنبر
و افیون و بنج کے اور یہ سب مسکرات مخدرات ہین غرضکہ تحریم جوز مین حنابلہ بہی ساتہہ مالکیہ و شافعیہ کے شریک ہین

اور باد سکار بتاتے ہین ہے حنفیہ سو فتادی مرغینانی مین کہا ہے کہ بنج ورشیر اسپ مادہ حرام
ہے مگر شارب پر حد نہین ہے انتہی سو جوز مثل بنج کے ہے اس بنیاد پر قائل ہونا حنفیہ کا ساتھ
اسکی رجوز کے لازم آتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جوز نزدیک ائمہ اربعہ کے بالنص اور نزدیک
حنفیہ کے بالاقتضاء حرام ہے خواہ بوجہ اسکار خواہ بوجہ تخدیر اور اصل اسکی حشیشہ ہے جسکا
قیاس جوز پر کیا گیا ہے مراد سکر حشیشہ و جوز سے اس جگہ خدر ہے کیونکہ شان سکر خمر کی یہ ہے
کہ اوس سے نشاط و نشاط و طرب وغیرہ و حمیت پیدا ہوتا ہے اور شان سکر حشیشہ کی یہ ہے
کہ اوس سے اضداد ان احوال کے پیدا ہوتے ہین جیسے تخدیر بدن فتور رتن طول سکوت
و خواب و عدم حمیت اس سے معلوم ہوا کہ جسنے حشیشہ کو مسکر کہا ہے اور جسنے تعبیر بخدر و افساد
کیا ہے دونون قول مین کچھ خلاف نہین ہے اب اگر کوئی بعد اس بیان کے زعم اوسکی حلت کا
کریگا یا قائل عدم تخدیر و اسکار کا ہوگا تو لایق تعزیر بلیغ ٹھیریگا بلکہ ابن تیمیہ اور حنابلہ نے
یہ کہا ہے من زعم حل الحشیشۃ کفر اس لیے انسان کو چاہیے کہ وقوع سے اس ورطہ مین
حذر کرے انتہی حوالی ان شرح حاوی صغیر مین حشیشہ کو مخبر کہا ہے بنیاد سکر پر سو یہ غلط
ہے ابن تیمیہ نے کتاب السیاسۃ مین یہ لکھا ہے ان الحد واجب فی الحشیشۃ کا لخمر پہر
اوسکی نجاست مین تین قول ذکر کیے ہین پہر کہا ہے فقیل نجسۃ وھو الصحیح انتہی بعض علما
نے کہا ہے کہ ایک تیسری قسم قنب ہندی کی وہ ہے جسکا نام حشیشہ ہے وہ بہی سخت مسکر
ہوتی ہے اگر انسان ایک دو درہم اوسمین سے کہائے اور زیادہ کہالے تو حد رعونت کو پہنچے
اور اسکے استعمال سے عقل مختل ہو جاتی ہے نوبت جنون کی آتی ہے کبہی قاتل بہی ہوتا ہے بعض
اہل علم نے کہا ہے حشیشہ مین ایک سو بیس مضرتین ہین دواجر مین اولکو گن کر بتایا ہے پہر کہا ہے
کہ ان سب کا کبائر گنا ظاہر ہے ابو زرعہ نے تصریح کی ہے کہ وہ مثل خمر کے ہین بلکہ ذہبی نے
کہا ہے کہ نجاست و حد مین مثل شراب کے ہین بلکہ بہا تک کہا ہے کہ خمر سے بہی اخبث
تر ہین اسلیے کہ عقل و مزاج کو فاسد کر دیتے ہین مستعملین مین تخنث لیئے ابنہ و دیاثت

و تواد ت آجاتی ہے اور یہ سب روکنے والی ہین اللہ کے ذکر و نماز سے مگر بعض متاخرین نے
مدتین توقف کیا ہے تعذیر روا رکہی ہے بہر حال یہ سب داخل ہین محرمات خدا و رسول مین
اور لفظاً و معنیً حکم مین خمر کے ہین حضرت نے فرمایا ہے کل مسکر حرام اور دوسر الفظ یہ ہے
ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام اور کسی نوع مین فرق نہین کیا ہے ماکول ہو یا مشروب حالانکہ
کبہی خمر کو روٹی سے کہاتے ہین اور کبہی حشیشہ کو پتلا کر کے پیتے ہین سلف نے ذکر اوسکا
اسلیے نہین کیا ہے کہ اونکے زمانے مین حشیشہ نہ تہا انتہی کلام الذہبی ملخصاً زواجر مین
کہا ہے کہ نجاست و حد کا جو ذکر کیا ہے یہ ضعیف ہے انتہی ف ــــــ یہ سب
ترجمہ تہا کلام زواجر کا بطور تلخیص لکن اسمین بہت کچہ بحث باقی ہے خصوصاً بابت نجاست و حد
کے اسلیے کہ شراب بنص قطعی حرام ہے گو ایک ہی قطرہ کیون نہو لکن حرمت و نجاست مین کوئی
ملازمت نہین ہے رہی تماکو جسکو عرف مین تتن و تنباک وغیرہا کہتے ہین اوسکے مسکر ہونے مین
کلام ہے جب تک کہ اسکار اوسکا یقیناً ثابت نہو تب تک اباحت و برائت اصلیہ پر باقی
ہے تمام بحث مسکرات کی ہمنے کتاب دلیل الطالب مین لکہی ہے اور دلائل صحیحہ سے اوسکو
مضبوط کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے حق واضح ہو جائیگا ❊

فصل

کہانا خون روان یا گوشت خوک یا مردار کا یا جو چیز کہ اوس سے ملحق ہے بغیر حالت مخمصہ مین
گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر
وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل
السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق
دوسری آیت مین ارشاد کیا ہے الا ان یکون میتة او دما مسفوحا او لحم خنزیر
فانہ رجس پہلی آیت مین اللہ پاک نے گیارہ چیزین ذکر فرمائین ایک مردار سوا اوسکے مچہلی

مستثنٰے

اور ٹڈی اور جنین مستثنیٰ ہیں بدلیل حدیث صحیحین وغیرہ دوسری چیز خون ہے اوس سے وہ خون
ہے جو رگوں اور گوشت میں لپٹا ہو قید روان سے کبد و طحال مستثنٰے ہے بدلیل حدیث صحیح تیسری
خنزیر قرطبی نے کہا ہے سارا خنزیر حرام ہے مگر بال کہ اوس سے گانٹھنا جائز ہے انتہی نووی نے
مین کہا ہے کہ ہمارے مذہب مین بھی خنزیر بحری خوک جائز ہے بلکہ خوک آبی ماکول ہے چوتھی اہل
لغیر اللہ ہے یعنی وہ جانور جو نام پر کسی بت کے ذبح کیا گیا ہو اہلال کہتے ہین رفع صوت کو ایک
جماعت نے کہا ہے کہ جو واسطے طواغیت و اصنام کے ذبح کیا جاتا ہے وہ ما اہل لغیر اللہ ہے
انتہی لفظ طاغوت مین ہر معبود باطل داخل ہے انسان ہو یا شجر مثل قبر وغیرہ جب اوسکو واسطے
غیر اللہ کے ٹھیرایا اور اوس غیر کے نام سے پکارا کہ یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہے اور یہ بکری شیخ سدو
کی اور یہ مرغا زین خان کا تو وہ ذبیحہ حرام ہوگیا اور فاعل مرتد ہوا اگر وقت ذبح کے اوس
غیر کا نام نہین لیا ہے حرام جیسے ترک تسمیہ سے وقت ذبح کے حلال نہین ہو سکتی ہے نہ حلال جانور
ترک تسمیہ سے سہواً حرام ہو جاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ جس پر غیر اللہ کا نام لیا ہے وہ ما اہل
لغیر اللہ ہے فخر رازی نے کہا یہ قول اولیٰ ہے اسلئے کہ لفظ آیت سے بہت مطابق ہے علما نے
کہا ہے اگر ذبح کیا مسلمان نے کوئی ذبیحہ اور قصد اوس سے تقرب الی غیر اللہ ہے تو وہ مسلمان
مرتد ہوگیا اور اوسکا ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہے ہان ذبائح اہل کتاب حلال ہین **لقولہ تعالیٰ**
وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ہان اگر نام مسیح پر ذبح کیا ہے تو نزدیک ائمہ اربعہ
وغیرہم کے حلال نہین ہے **حکایت** ایک عورت آسودہ حال نے ایک اونٹ اپنے
کھیل تماشے کے لئے ذبح کیا تھا ابن عطیہ سے پوچھا کہا اوسکا کھانا حلال نہین ہے اسلئے کہ
وہ صنم کے لئے ذبح کیا گیا ہے پانچوین گلا گھونٹا ہوا اہل جاہلیت حیوان کا گلا گھونٹتے جب مرجاتا
اوسکو کھاتے چھٹے ٹھیلا جو چوٹ لگ کر مر گیا ہے غلیلہ کا مارا ہوا بھی اسی حکم مین ہے کیونکہ
وہ چوٹ سے مرا ہے خون نہین بہا ساتوین گرا ہوا پہاڑ یا درخت سے یا کنوئین مین آٹھوین
سینگ کا مارا ہوا جسکو دوسرے جانور نے اپنی سینگ سے ہلاک کیا ہے دسوین جسکو کسی جانور

درندہ نے توڑا اور کہایا ہے لکن اگر حیات باقی ہے اور اوسکو ذبح کرلیا ہے تو پھر کہانا اوسکا حلال ہے یہی حکم منخنقہ اور مابعد کا ہے گیارہوین وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہے مراد نصب سے وہ پتھر ہین جنپر جانور کا گلا کاٹتے تھے یا بت ہین مجاہد و قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے گرد کعبہ کے تین سو ساٹھہ پتھر تھے منصوب اہل جاہلیت اونکو پوجتے اونکی تعظیم کرنے اونکے لئے جانور ذبح کرتے وہ کچھہ مورتین اور اصنام نہ تھے اصنام وہ ہوتے ہین جو مصور و منقوش ہون یہ خون اون پتھرون کو لگاتے اور گوشت اونپر رکھتے بارہوین پانسی ڈالنے سے منع فرمایا وہ سات پانسی تھی اونسے اپنی حاجات مین احکام لیتے اللہ پاک نے ان سب سے نہی فرمائی اور سب کو حرام کیا اور فرمایا کہ یہ سب فسق ہے ایک جماعت نے کہا ہے کہ مراد اس آیت سے قمار ہے یہ ازلام کعاب فارس و روم تھے شعبی نے کہا ازلام عرب مین ہوتی ہین اور کعاب عجم مین **ف** ان تینون کا کبیرہ ہونا ظاہر ہر دو آیات کریمہ سے ہے ؛

فصل جلانا جاندار کا آگ مین کبیرہ ہے

حدیث صحیح مین آیا ہے مین تمکو حکم دیتا تھا کہ تم جلادو فلان اور فلان کو آگ مین سو آگ سے عذاب کرنا اللہ کا کام ہے اگر تم اونکو پاؤ تو قتل کرو ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک قریۂ نمل کو جلا ہوا دیکھکر پوچھا اسکو کسنے جلایا ہے ہمنے کہا کہ ہمنے فرمایا آگ سے عذاب کرنا لائق نہین ہے مگر رب النار کو **ف** یہ گناہ علی الاطلاق کبیرہ گنا گیا ہے خواہ ماکول ہو یا غیر ماکول اور صغیر ہو یا کبیر مگر رافعی و اذرعی نے اطلاق مین توقف کیا ہے سو جبکہ دہوپ مین عذاب کرنا ممنوع ہو تو احراق بالنار بالاولی کبیرہ ہوگا ؛

فصل کھانا کسی شئی نجس اور مستقذر و مضر کا گناہ کبیرہ ہے

بعض متاخرین نے تصریح کی ہے ساتھہ اسکی پہلی بات کی دلیل قیاس ہے مردار پر کہ اوسکا

کہانا اسی لئے حرام ہے کہ وہ نجس ہے اور اللہ نے اوسکو فسق فرمایا ہے سو ہر نجاست غیر معفو ملحق ہوگی
ساتھ اوسکے اسیطرح ہر مستقذر یعنے وہ چیز جس سے گہن آتی ہے جیسے آب بینی اور منی ملحق
بہ نجاست ہے مگر اسلئے کبیرہ ہے کہ مفسد عقل و بدن ہوتا ہے سو جسطرح اضرار غیر کا حرام ہے
اسی طرح اضرار اپنے نفس کا کبیرہ ہے بلکہ حفظ نفس حفظ غیر سے اہم ہے **ف** شافعیہ
نے کہا ہے کہانا ہر طاہر مضر بدن کا جیسے مٹی اور زہر و افیون حرام ہے مگر قلیل بضرورت حاجت
تداوی کے ہمراہ غلبۂ سلامت کے اسیطرح مضر عقل کا جیسے نبات مسکر غیر مطرب بقول دو
طبیب عدل کے اور جس تریاق مین گوشت سانپ کا ملا ہے اوسکا کہانا بہی حرام ہے مگر
ویسی ہی ضرورت مین جسمین اکل مردار جائز ہوتا ہے **ف** اگر ساری زمین میں حرام
عام ہوجاوے اور حلال باقی نرہے اور توقع شناخت اسباب کی بہی جاتی رہی تو تناول کرنا
بقدر حاجت کے اوس سے جائز ہے تنعم نکرے یہ کچہ ضرورت پر موقوف نہین ہے انتہی

کتاب البیع

بیچنا آزاد کا کبیرہ گناہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ فرماتا ہے تین شخص ہین کہ مین
اونکا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جسکا مین خصم ہوا وہ ہارگیا ایک وہ شخص جو کہ میرے سبب سے
کچہہ دیا گیا ہے پہر اوسنے غدر کیا دوسرا وہ آدمی جسنے کسی آزاد کو فروخت کرکے اوسکی
قیمت کہائی ہے تیسرا وہ شخص جسنے مزدور سے پورا کام لیا ہے اور اوسکی پوری مزدوری
ندی رواہ البخاری وابن ماجة وغیرهما **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد
وعید شدید حدیث مذکور ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح بہی کی علماء نے کہا ہے اول
اسلام مین قرضدار کو عوض قرض کے بیچ ڈالتے تھے وہ حکم منسوخ ہوگیا +

وفصل

کہانا اور کہلانا سود کا اور کتابت اور گواہی اور سعی اور اعانت کرنا اوسمین گنا و کبیرہ ہے اللہ تعالی
نے فرمایا ہے الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان
من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربا واحل اللہ البیع وحرم الربا فمن
جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک
اصحاب النار ہم فیہا خالدون یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات واللہ لا یحب
کل کفار اثیم **وقال تعالی** یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی
من الربا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان
تبتم فلکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ
الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون واتقوا یوما ترجعون فیہ
الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وہم لا یظلمون **وقال تعالی**
یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا الربا اضعافا مضاعفۃ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون
واتقوا النار التی اعدت للکافرین ان آیتون مین تامل کرنیسے حال عقوبت اکل ربا کا
منکشف ہوتا ہے ربا تین قسم ہے ایک ربا فضل جیسے ایک سیر گیہون کو کم یا زیادہ سیر بھر گیہون سے
بیچنا یا ایک درہم چاندی کو ایک درہم چاندی سے کم یا زیادہ پر فروخت کرنا دوسرے ربا الید
جیسے ایک سیر گندم کو سیر بھر گندم سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم سونے سے یا ایک صاع
گندم کو ایک صاع جو یا زیادہ سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم چاندی یا زیادہ سے دست
بدست بیچنا تیسرے ربا النسار جیسے فروخت کرنا ایک صاع گیہون کا ایک صاع گیہون سے
یا ایک درہم چاندی کا ایک درہم چاندی سے لکن ہمراہ تاجیل احد ہما کے متولی نے ایک قسم
چہارم اور بتائی ہے جسکو ربا قرض کہتے ہین لکن مرجع اوسکا وہی ربا فضل ہے زکواجرین اسجگہ

میان موسا اور بیان معنی آیات مین بسبب بلکہ کے کہا ہے کہ عقوبت و معصیت ربا کی حدیث مین بھی آئی
ہے اکل ربا کو منجملہ سبع موبقات کے حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک شیخین و ابو داؤد و نسائی کی شمار
کیا ہے مسلم و نسائی مین آکل و موکل ربا پر لعنت کی ہے دوسرے لفظ مین کاتب و شاہدین کو
بھی ملعون فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ہم سوا ہیں یعنی وہ سب معصیت مین یکسان ہین بزار کا لفظ حدیث ربا
صحیح یون ہے کہ ربا کچھ اوپر ستر باب ہے اور شرک بھی مثل اوسکے ہے یعنی ستر باب کسی حدیث
مین ربا کو بیس زنا سے سخت تر بتایا ہے زواجر مین بہت سی احادیث وعیدات شدیدات ربا کی جمع کر
دی ہین **ف** ربا کے کبیرہ ہونے پر سب کا اطباق ہے خود حدیث مین اوسکو کبیرہ کہا ہے بلکہ اوسکا نام
اکبر الکبائر کہا ہے احادیث سے مستفاد ہوا کہ آکل ربا و موکل و کاتب و شاہد و ساعی و معین یہ سب
سب فاسق ہیں اور جس کسی شے کا ربا مین دخل ہے وہ کبیرہ ہے +

فصل

ربا وغیرہ مین حیلہ کا لکالنا نزدیک قائل تحریم ربا کے گناہ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے کہا ہے
کہ یون وارد ہوا ہے کہ سود خوار شکل مین سگ و خوک کے محشور ہونگے اسلئے کہ وہ واسطے
رباخواری کے حیلہ لکالتے تھے جسطرح کہ اصحاب سبت نے واسطے شکار ماہی کے حیلہ
لکالا تھا آخر اللہ نے اونکو مسخ کر دیا بندر و سور بنا دیا اسی طرح اون لوگون کا حال ہوگا جو
انواع حیل واسطے اکل ربا کے لکالتے ہین کیونکہ اللہ پر حیل محتالین کے مخفی نہین رہ سکتے
ابو ایوب سختیانی نے کہا ہے فریب دیتے ہین اللہ کو جیسے فریب دیتے ہین آدمی کو اگر کام
عیاناً کرتے تو اونپر آسان ہوتا **ف** حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا نزدیک امام مالک و امام
احمد کے حرام ہے مذہب شافعی و ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا جائز ہے انکی دلیل
حدیث تمر خیبر ہے کہ اوسمین تمر ردی کا درہم سے بیچکر تمر جید کا خرید کرنا تعلیم فرمایا ہے انتہی
لکن ذیل استدلال کا اس مسئلہ مین طویل ہے ہمنے اس مسئلہ کو کتاب دلیل الطالب مین بسط

سے لکہا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنا چاہئے ✤

کتاب المناہی من البیوع

منع کرنا نرکا گناہ کبیرہ ہے حدیث بریدہ مین منجملہ اکبر کبائر کے منع نحل کو بہی ذکر کیا ہے رواہ البزار **ف** اسکا کبیرہ ہونا کلام جلال بلقینی مین آیا ہے لکن اونہون نے اسناد اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے اور کہا ہے کہ اسکا نرا دتنا نہین ہے جتنا کہ اور کبائر کا ہوتا ہے انتہی عاریت نہ دینا نرکا واسطے ضراب کے نہایت امر یہ ہے کہ مکروہ ہو اور برتقدیر صحت کے حمل اوسکا اضطرار اہل ناحیہ پر ممکن ہے جبکہ اوس ناحیہ مین سوا اوسکے اور کوئی نر موجود نہو اور سدم اگر وجوب تمکین فحل کی ضراب سے قائل ہون تو کچہہ دور نہین ہے اسلئے کہ ولادت اناث مین حیات ارواح وابدان ہے البان وغیرہ سے لکن مفت مین لینا نرکا لازم نہین آتا ہے بلکہ اجرت سے لیکر کام نکالے ✤

فصل

کہانا مال کا بیوعات فاسدہ وسائر وجوہ محرمہ اکتساب سے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے یاایہا الذین امنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل کسی نے کہا کہ مراد اس سے ربا وقمار وغصب وسرقہ وخیانت وشہادت زور واخذ مال بحلف دروغ ہے اور ابن عباس نے کہا ہے مراد لینا ہے انسان کا مال کو بغیر عوض بعض نے کہا ہے کہ مراد عقود فاسدہ ہین ٹہیک بات اسجگہ ابن مسعود کی بات ہے کہ یہ آیت محکمہ ہے نہ منسوخ اور نہ قیامت تک منسوخ ہوگی انتہی یہ اسلئے کہ اکل بالباطل شامل ہے ہر مال ماخوذ بغیر حق کو خواہ بطور ظلم ہو جیسے غصب خیانت سرقہ یا بطور استہزا ولعب جیسے مال ماخوذ بذریعہ قمار وملاہی یا بطور مکر وخدیعت جیسے مال ماخوذ بواسطہ عقد فاسد بعض علمانے کہا ہے یہ آیت شامل ہے اس بات کو بہی

کہ کوئی انسان خود اپنا مال باطل سے کہا وے اس طرح پر کہ اوس مال کو حرام مین اوٹھا وے یا
کھانا خیر یہ مال ہا سوا اوسکی وہی مثالین ہین جو گذر چکین حدیث شریف مین بھی بہت کچھ
تغلیظات بابت اس اکل مال بالباطل کے آئے ہین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ پاک
ہے قبول نہین کرتا مگر پاک کو اور اللہ نے مومنون کو وہی حکم دیا ہے جو رسولون کو دیا تہا فرمایا
ہے یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا وقال تعالی یا ایہا
الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم پہر ایک شخص کا ذکر کیا جو لنبا سفر کرتا ہے
گرد آلودہ پریشان حال ہے ہاتہہ طرف آسمان کے لنبے کرکے اے رب اے رب کہتا ہے
حالانکہ اوسکا کہانا حرام ہے پینا حرام ہے پہننا حرام ہے پالا گیا ہے بہلا اوسکی دعا
کسطرح قبول ہو روایہ مسلم وغیرہ طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کہ طلب کرنا حلال
کا واجب ہے ہر مسلمان پر طبرانی وبیہقی کا دوسرا لفظ یہ ہے کہ طلب کرنا حلال کا ایک فرض ہے
بعد فرائض کے ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یہ ہے جسنے کہایا پاک اور عمل کیا سنت مین
اور امن مین رہے لوگ اوسکی آفات سے وہ جنت مین جاویگا حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے
احمد کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے جسنے خرید کیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوسمین ایک درہم حرام ہے
تو قبول نکریگا اللہ عزوجل نماز اوسکی جب تک کہ وہ کپڑا اوسکے تن پر ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے
جسنے خرید کیا مال چوری کا اور وہ جانتا ہے کہ یہ سرقہ ہے وہ شریک ہوا اوسکے عار وگناہ
مین منذری نے کہا اسکی سند مین احتمال تحسین کا ہے اور اشبہ یہ ہے کہ موقوف ہو
حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے جمع کیا مال حرام پہر صدقہ دیا تو نہین ہے اوسکے لئے کچھ اجر اوسمین
بلکہ اوسکا وبال ہے اوپر طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے کمایا مال حرام پہر آزاد کیا یا صلہ رحم کیا تو
یہ بوجہہ ہے اوپر احمد کا لفظ بسند حسن یہ ہے نہین کماتا کوئی بندہ مال حرام پہر تصدق کرتا ہے
اوس سے کہ قبول کیا جاوے اوس سے اور نہین خرچ کرتا ہے اوس سے کہ برکت دیجاوے
اوسمین اور نہین چہوڑ جاتا ہے پیچہے اپنے مگر ہوتا ہے توشہ اوسکا طرف جہنم کے اللہ

کو بدی سے محو نہین کرتا ہے ولکن بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے خبیث کو خبیث محو نہین کرتا
ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یون ہے کہ حضرت سے پوچہا کون چیز لوگون کو آگ مین بہت
داخل کرتی ہے فرمایا منہ اور شرمگاہ یعنے مال حرام کہانا بدکاری کرنا بیہقی کا لفظ یہ ہے
دنیا سبز وشیرین ہے جسنے کمایا اوسمین مال غیر حلال پہر خرچ کیا اوسکو بیجا تو وارد کریگا اوسکو
اللہ گہر مین خواری کے بہت سے خوض کرنیوالے ہین مال مین اللہ ورسول کے اونکے لئے
آگ ہوگی دن قیامت کو اللہ تعالی فرماتا ہے کلما خبت زدناہم سعیرا ابن حبان کا
لفظ یہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ گوشت وخون جو اوگے ہین سحت یعنی مال حرام سے
آگ لایق تر ہے ساتہہ اونکے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ نہین بڑہتا کوئی گوشت سحت سے مگر
آگ اولی ہوتی ہے ساتہہ اوسکے سحت کہتے ہین حرام اور ناپاک کمائی کو دوسرا لفظ بسند
حسن یہ ہے لا یدخل الجنة جسد غذی بحرام **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد
احادیث مذکورہ ہے کیونکہ یہ ظاہر ظہور کہانا ہے مال لوگون کا ناحق ونا روا علما نے کہا ہے داخل
ہین اس باب مین مکاس وخائن وسارق ولبّاط وآکل ربا وموکل ربا وآکل مال یتیم وشاہد
زور اور جاحد عاریت اور رشوت خوار اور کم کرنیوالا پیمانہ ووزن کا اور فروخت کرنے والا شی
عیب دار کا عیب چہپا کر اور مقامر وساحر ومنجم ومصور وکاہن وزانیہ ونائحہ ودلال جبکہ
اپنی اجرت بغیر اذن بائع کے لیوے اور مشتری کو خبر زاید کی دیوے اور کہانیوالا قیمت آزاد
کی انتہی یہ قول مؤید ہے اسکو کہ لفظ باطل آیت شریف مین شامل ہے ان سب اشیا کو اور
جو کچہہ کہ اس معنی مین داخل ہے ہر شئے سے کہ بغیر وجہ شرعی کے لی گئی ہے حدیث مین آیا
ہے لائے جاوینگے دن قیامت کو کچہہ لوگ جنکے حسنات مثل پہاڑ تہامہ کے ہونگے یہانتک
کہ جب وہ آوینگے تو اللہ اون نیکیون کو ہبا منثور کر دیگا اور اونکو جہنم مین پہینک دیگا
کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیونکر ہوگا فرمایا وہ نماز پڑہتے تہے روزہ رکہتے
تہے زکوٰۃ دیتے تہے حج کرتے تہے اتنی بات تہی کہ جب کوئی شئے حرام اونکے سامنے آتی تو اوسکو

لے لیتے اسلئے اللہ نے اونکے اعمال حبط کر دیے **حکایت** ایک مرد صالح کو خواب
مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اوسنے پاک کیا لیکن مین جنت سے محبوس ہون
عوض ایک سوئی کے جو مینے عاریت لیکر واپس نہین کی تھی سفیان ثوری کہتے ہین صرف
کرنا حرام کا طاعت مین ایسا ہے جیسے کپڑے کو پیشاب سے دھو کر پاک کرنا عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا ہے ہم نو حصہ حلال کو چھوڑ دیتے تھے ڈر سے حرام مین پڑنے کے حدیث
مین آیا ہے جو کوئی حج کرتا ہے مال حرام سے اور لبیک کہتا ہے اللہ فرماتا ہے لا لبیک
ولا سعدیک وحجک مردود علیک دوسری حدیث مین ہے کہ حلال روشن ہے اور
حرام روشن ہے اور دونون کے بیچ مین شبہات ہین جسنے چھوڑا اوس چیز کو جو مشتبہ
ہوئی ہے اوسپر گناہ سے تو وہ چھوڑیگا اوسکو جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے پہلے سے اور جسنے
جرات کی وہ قریب ہے کہ گر پڑیگا اوسمین جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے معاصی اللہ کے حمی
ہین جو گرد حمی کے چریگا نزدیک ہے کہ اوسمین جا گریگا +

فصل احتکار گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا جسنے احتکار کیا طعام کا وہ خاطی ہے رواہ مسلم وابو داؤد وابن ماجہ
کا لفظ یہ ہے احتکار نہین کرتا مگر خاطی اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل لغت کہتے ہین
خاطی بہمزہ بمعنی عاصی ہے احمد وابو یعلی وبزار وحاکم کا لفظ یہ ہے جسنے احتکار کیا طعام کا
چالیس رات بری ہوا وہ اللہ سے اور بری ہوا اللہ اوس سے منذری نے کہا اسکے
متن مین غرابت ہے اور بعض اسانید اس حدیث کے جید ہین دوسری حدیث مین جالب
کو مرزوق اور محتکر کو ملعون فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسکی سند مین ضعف
شدید ہے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے جسنے احتکار کیا مسلمانون پر اونکے طعام کا اللہ
اوسکو جذامی ومفلس کردیگا حاکم کا لفظ یہ ہے جو شخص داخل ہو کسی شے مین نرخ سے

مسلمانون کے گران کیا ہے نرخ کو اوسپر تو حق ہے اللہ پر یہ کہ ڈالے اوسکو جہنم مین سر اوسکا نیچے ہوگا اور کہ معظمہ مین احتکار کرنا داخل الحاد ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ مطابق ظاہر احادیث مذکورہ کے ہے کیونکہ احتکار پر وعید لعنت و برات و جذام و افلاس و عصیان و خطا کی آئی ہے کبیرہ ہونیکے لئے بعض وعید انمین سے کافی ہے مراد احتکار سے روکنا غلہ کا ہے واسطے تنگی نرخ کے بعض سلف کہا خیر قرت مین احتکار نہین ہوتا ہے بعض نے کہا کپڑے مین بہی احتکار ہے حکمت تحریم احتکار مین دفع ضرر ہے عام لوگون سے اسی لئے علما نے اجماع کیا ہے اسپر کہ اگر ایک انسان کے پاس طعام ہو اور لوگ اوسکی طرف مضطر ہون تو اوسپر جبر کرکے فروخت کرائین تاکہ لوگون سے ضرر دور ہو ✤

فصل

جدائی کرانا درمیان والدہ اور ولد غیر ممیز کے ساتھ بیع وغیرہ کے نہ ساتھہ عتق و وقف کے گناہ کبیرہ ہے ابو ایوب مرفوعاً کہتے ہین جسنے جدائی کرائی درمیان والدہ و ولد کے جدائی کرائیگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن قیامت کو رواہ الترمذی وقال حسن غریب والدارقطنی والحاکم وصححہ ابن ماجہ و دارقطنی کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر جو جدائی ڈالے درمیان والدہ اور ولد اور درمیان دو بہائیون کے دارقطنی کا لفظ یہ ہے ملعون من فرق **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ وعید سخت آئی ہے یہ تفریق حرام ہے خواہ ساتھہ بیع کے ہو یا ساتھہ سفر کے ✤

فصل

فروخت کرنا انگور و منقی کا اوسکے ہاتھہ جو شراب بنائیگا یا ہاتھہ امرد کے جو فجور کریگا یا ہاتھہ کنیز کے جو مغنی ہو جائیگی یا بیع کرنا لکڑی کا ہاتھہ اوسکے جو آلہ لہو طیار کریگا یا ہتہیار واسطے اہل حرب کے

ناپینے اور بیچنا شراب کا اور سک بانسہ جوا وسکو بیچنے گا یہ سب کبائر مین اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی لیکن کبیرہ ہونا انکا بعید نہین ہے اسلئے کہ یہ ضرر بہت بڑا ہے اور یہ قاعدہ مقرر ہے کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے سو مایہ مقاصد ان اشیا کے کبائر ہین اور حدیث من سن سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من يعمل بها الى يوم القيامه اسی کی شاہد ہے اگچہ مثل لعب کے ہوتا ہے لیکن بہ نسبت تحریم کے رباکبیرہ ہونا سواوسمین نظر تردد کرتی ہے اور بعض بہ نسبت بعض دیگر کے اقرب بکبیرہ ہین +

فصل

نجش اور بیع حیر کی بیع پر اور شراء غیر کی شراء پر کرنا گناہ کبیرہ ہے نجش یہ ہے کہ قیمت کو بڑہا دے تاکہ غیر دہوکا کہا وے بیع پر بیع یہ ہے کہ مشتری سے زمانہ خیار مین یون کہے کہ اس چیز کو پہیر لے مین تجکو اس سے بہتر اسی قیمت پر یا اس سے کم پر لا دونگا شرا پر شرا یہ ہے کہ بائع سے زمن خیار مین کہے کہ تو فسخ بیع کر دے مین تجہے اس سے زیادہ دام پر مول لونگا

ف ان تینون کا کبیرہ ہونا محتمل ہے اسلئے کہ اسمین غیر کو ضرر عظیم ہے اور امر ارفیہ کا کبیرہ ہوتا ہے بلکہ ایک طرح کا مکر و خداع ہے لیکن نووی نے انکو صغائر کہا ہے اور مصحف و سر کتب شرعی کا بیع کرنا صغیرہ شمیرایا ہے انتہی لیکن اسمین نظر ہے مسطرح کہ اذرعی نے کہا ہے بان سوم کو سوم پر متنافیہ حرام کہتے ہین بغیر اذن کے +

فصل

دہوکا کرنا بیع مین جیسے تصریہ گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے من غشنا فلیس منا رواہ مسلم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلہ کی ڈہیر مین ہاتھ ڈالا انگلیون کو گیلا پایا فرمایا اسکو اوپر کیون نہ کیا جو کوئی دہوکا دے وہ ہم مین سے نہین ہے یہ حدیث بہت طرق والفاظ سے آئی ہے

من غش المسلمین فلیس منهم بہی آیا ہے اسی طرح پانی کا دودہ مین ملانا ہے اور جانور کا دودہ
نہ دوہنا تاکہ زیادہ شیردار معلوم ہو یا مبیع کا عیب مخفی رکہنا کوئی شئے ہو حیوان یا جماد **ف**
نفی اسلام دلیل ہے اسکے کبیرہ ہونے پر زواجر مین اسجگہ بہت بسط کیا ہے بیان مین انواع
غش کے جو کہ سوداگر لوگ کیا کرتے ہین اور سب صور کو کبائر ٹہیرایا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس
لین دین مین فریب دہی و مکر و غرر و غش و غل ہے وہ کبیرہ ہے اور وہ مال مکتسب بحیلہ مذکور
حرام ہے مکار خداع اپنے مکر و چالاکی کو خوب جانتے پہچانتے ہین گو احتراز نکرین اور لالچ
سے مال کے اس بلا مین مبتلا ہون ❊

فصل نکاسی کرنا مال کی جہوٹی قسم کہا کر گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین وعدہ عذاب الیم اور عدم تزکیہ عدم نظر خدا کا حق مین منفق سلعہ کے بحلف کاذب آیا ہے
رواہ الخمسۃ نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکہتا ہے بائع حلاف کو ابو سعید کہتے ہین
ایک اعرابی بکری لئے جاتا تہا مین نے کہا تو اسکو تین درہم پر بیچتا ہے کہا لا واللہ پہر اوسکو بیچ دیا
مین نے حضرت سے ذکر کیا فرمایا باع آخرتہ بدنیاہ رواہ ابن حبان شیخین کا لفظ یہ ہے حلف مال
کی نکاسی کرتا ہے کمائی کی برکت لیجاتا ہے احمد کا لفظ بسند جید یہ ہے تجار فجار ہین کہا اے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا اللہ نے بیع کو حلال نہین کیا ہے فرمایا ہان کیا ہے لیکن
وہ قسم کہاتے ہین گناہگار ہوتے ہین بات کرتے ہین جہوٹ بولتے ہین رواہ الحاکم ایضا
ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے کیونکہ حدیثون مین اسپر
وعید شدید آئی ہے پہر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا ذکر کیا ہے ❊

فصل مکر و حد لیپیٹ کرنا کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ ذکر مکر کا نیچے کتاب الطہارۃ کے گذر چکا ہے

بہت سے مین مکر ذلت حدیث ابن مسعود مرفوعًا اسپر دلالت ہے من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار رواہ الطبرانی باسناد جید وابن حبان ابو داؤد کہ لفظ عین سے مرسلا یرن ہے مکر وخدیعت وخیانت نار مین ہے دوسری حدیث مین آیا ہے لا یدخل الجنۃ خب یعنی مکار اور نہ بخیل اور نہ منان تیسری کا لفظ یہ ہے مومن فریب کہانے والا اور کریم ہوتا ہے اور منافق فریب دینے والا اور لئیم ہے اسیکی لئے منافقین سے مخادع کو منسوب کیا ہے یخادعون اللہ وھو خادعھم چوتھی حدیث مین آیا ہے اہل نار پانچ شخص ہین انمین ایک وہ شخص ہے جو صبح شام تجسے تیرے اہل ومال مین خدیعت کرتا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ہونا ہے احادیث صحیحہ سے بعض نے اسکی تصریح کی ہے جب مکر وفریب ناحق مین ہوا اور مکار فریبی بالاولی ناری ٹھیرا یہ وعید شدید ہے ؁

فصل کمی کرنا ناپ تول مین کبیرہ ہے

قال تعالی ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون سدی نے کہا ہے مدینہ مین ایک وزن کش تہا ابوجہینہ نام وہ دو طرح کے پیمانے رکہتا تہا ایک بیانہ سے لیتا دوسرے سے دیتا اوسپر یہ آیت اوتری ترمذی مین مرفوعًا آیا ہے حضرت نے اصحاب کیل ووزن سے فرمایا تم ایسے کام پر ہو جسمین تمسے پہلی امتین ہلاک ہوگئین **ف** اسکا کبیرہ ہونا آیت وحدیث دونون سے ظاہر ہے اسلئے کہ یہ اکل مال بالباطل ہے اسیلئے اوسپر وعید سخت آئی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے ایک دانہ کا غصب کرنا یا چرانا بالاجماع کبیرہ ہے **حکایت** مالک بن دینار کہتے ہین میری کنیز مرتی تہی مین اوسکے پاس گیا وہ کہہ رہی تہی جبلان من نار جبلین من نار یعنی دو پہاڑ ہین آگ کے مین نے پوچہا تو کیا کہتی ہے کہا اے ابا یحیی میرے پاس دو پیمانے تہے ایک سے لیتی تہی دوسرے سے دیتی تہی مالک کہتے ہین مینے اوٹہاکر ایک کیل کو دوسری کیل سے مارا تاکہ ٹوٹ جاوین اوسنے کہا جب تم ایک کو دوسرے پر مارتے ہو تو اور زیادہ سختی

ہوتی ہے آخر وہ اوسی مرض مین مر گئی بعض سلف نے کہا ہے مین گواہی دیتا ہون ہر کیال وزّان پر آگ کی اسلئے کہ اوس سے کوئی سالم نہین رہتا مگر جسکو اللہ بچائے **حکایت** بعض اہل علم نے کہا ہے مین پاس ایک بیمار کے گیا وہ مرتا تھا مین اوسکو تلقین شہادت کی کرنے لگا اسکی زبان گویا نہوتی تھی جب اوسکو ذرا سا افاقہ ہوا مینے کہا اے بھائی کیا بات ہے مین تجکو تلقین شہادت کی کرتا ہون تو بولتا نہین ہے کہا ترازو کی زبان میری زبان پر ہے وہ مجھے بولنے نہین دیتی مینے کہا تجھے قسم ہے اللہ کی کیا تو وزن مین کمی کرتا تھا کہا واللہ نہین لکن مدت تک بانٹ کی خبر نہ لیتا کہ پورا ہے یا کم سو جبکہ یہ حال عدم تعہد سنجات پر ہے تو کم تولنے والے کا کیا حال ہوگا کسیکے کیا خوب بات کہی ہے کہ ویل ہے ویل ہے اوسکو جو ایک دانہ پر جسکو کم کیا ہے ایسے جنت فروخت کرتا ہے جسکا عرض سموات وارض ہے اور ایک دانہ پر جو زیادہ لیا ہے ایک وادی کو جہنم مین خرید کرتا ہے جسمین بڑے بڑے پہاڑ گل جاوینگے ؏

پدرم جنت بدو گندم بفروخت		ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فصل

وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو نفع ہو کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا کھلی بات ہے اسلئے کہ یہ حقیقت مین ربا ہے سو ہر وعید جو حق مین ربا کے آئی ہے وہ شامل ہے اسکے فاعل کو ؛

فصل

قرض لینا نہ دینے کی نیت سے یا باوجود عدم رجاء وفا کے اسطرح کہ مضطر نہو اور نہ ظاہر مین کوئی صورت وفا کی ہو اور قرضخواہ اوسکے حال سے ناآگاہ ہو کبیرہ ہے بخاری مین مرفوعًا آیا ہے جسنے لیا مال لوگون کا بارادہ تلف کرنے کے تو تلف کر دیگا اللہ اوسکو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ اوسکے حسنات لیکر قرضخواہ کو دیگا اگر حسنات نہونگے تو قرضخواہ کی سیئات لیکر اوسپر ڈالے گا ابن ماجہ

بیہقی کا لفظ یہ ہے جو شخص قرض لیتا ہے اور خاطر جمع ہے کہ ادا کریگا وہ اللہ سے چھوٹ کر یگا ابو سعید
خدری کہتے ہیں حضرت فرماتے تھے اعوذ باللہ من الکفر والدین ایک آدمی نے کہا کیا قرض
برابر کفر کے ہے فرمایا ہاں رواہ النسائی والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے صاحب قرض
مقید ہے اپنے قرض میں یوم الدین شکوہ تنہائی کا کرتا ہے ابو داؤد و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ
اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے بعد کبائر کے جسے اللہ نے منع کیا ہے یہ ہے کہ مرے آدمی
اور اوسپر قرض ہو چھوڑ جائے اوسکے لئے قضا بعض احادیث میں آیا ہے کہ حضرت قرضدار کے
جنازہ پر نماز نہ پڑھتے تھے مگر یہ کہ اوسکا قرض ادا کر دیا جاتا **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث
ہے دوسری صورت کی طرف حدیث میں یوں اشارہ فرمایا ہے حتی اخذ مالہ
ہماری تالیفات جو در بارہ قرض آئی ہیں یہ دونوں صورتیں اونکی مصداق ہیں اسی طرح
وہ قرض جو واسطے صرف کے کسی معصیت میں لیا ہے ۔

فصل

دیر لگانا تونگر کا ادائی قرض میں بعد مطالبہ کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے صحاح ستہ میں ابو ہریرہؓ
سے مرفوعاً آیا ہے کہ مطل الغنی ظلم ابن حبان و حاکم کا لفظ صحیح یوں ہے لی الواجد یحل
عرضه وعقوبته بزار و طبرانی کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے غنی ظلوم کو اس باب میں
اور بہت حدیثیں آئی ہیں **ف** اسکا کبیرہ گنا اگرچہ نظر نہیں آیا لیکن صریح حدیث سے ہے
کیونکہ ظلم و حلت آبرو و سزا یہی وعید ہے ایک جماعت ائمہ شافعیہ نے کہا ہے کہ جو شخص
باوجود قدرت کے قرض ادا نہ کرے اوسپر عقوبت شدید کرنا چاہئے کہ وہ ہے سزا اوسکو کوئی تنگ
کر ادا کرے یا مرجائے ۔

فصل

کہانا مال یتیم کا کبیرہ ہے قال تعالیٰ ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا قتادہ نے کہا غطفان مین ایک آدمی تہا وہ اپنے بہتیجے کا والی ہوا وہ صغیر یتیم تہا اسنے اوسکا مال کہالیا اوسپر یہ آیت اوتری مراد اکل سے سائر انواع اتلاف مین اسلیے کہ یتیم کو ہر صورت تلف مین ضرر پہونچتا ہے اسیلئے اس کبیرہ پر دخول نار کا وعدہ ہے ابن دقیق العید نے کہا ہے اکل مال یتیم واسطے سوء خاتمہ کے مجرب ہے والعیاذ باللہ صحیحین مین منجملہ سبع موبقات کے اکل مال یتیم کو بہی شمار کیا ہے حاکم کی حدیث مین آیا ہے کہ کہانیوالا مال یتیم کا بہشت مین نہ جائیگا ابن حبان کی حدیث مین اس اکل کو اکبر کبائر فرمایا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا کتاب وسنت دونون سے ثابت وظاہر ہے میان کچہ فرق اکل قلیل وکثیر مین نہین ہے جیسے ایک دانہ ویسے ایک من جسطرح کہ کیل ووزن مین بہی ایک دانہ اور زیادہ کا کچہ تفاوت نہ تہا ؎

فصل

خرچ کرنا مال کا گو ایک ہی پیسہ کیون نہو حرام مین اگرچہ وہ کار حرام صغیرہ ہی ہو گناہ کبیرہ ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکہی لکن کلام اہل علم اسپر دلیل ہے اسلئے کہ اونہون نے اسکو سفہ وتبذیر موجب حجر ٹہیرایا ہے اور اس بات کی تصریح کی ہے کہ سفیہ محجور علیہ کی شہادت صحیح نہین ہے اور نہ وہ والی نکاح دختر خود ہوسکتا ہے اور یہ منع شہادت وغیرہ سبب فسق ہے اور فسق ہونا دلیل ہے تکبیر کی موجب اوسنے مال کو معصیت مین صرف کیا تو یہ دلیل ہے انہماک تام پر محبت معاصی مین اور شک نہین ہے کہ اس انہماک سے مفاسد عظیمہ پیدا ہوتے ہین اسلئے ظاہرا ومعنی دونون طرح پر اسکا کبیرہ ہونا صحیح ہے ؎

باب صلح کا

ایذا دینا ہمسایہ کو اگرچہ ذمی ہو جیسے جہانکنا اوسکے گہر مین یا بنانا ایسی چیز کہ جس سے اوسکو ایذا
پہونچے اور شہر کا ساتہ ہوگا کبیرہ ہے صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعا آیا ہے جو کوئی ایمان
رکہتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ ایذا نہ دے اپنے ہمسایہ کو مسلم کا لفظ یہ ہے کہ وہ احسان
کرے اپنے ہمسایہ سے احمد کا لفظ بسند ثقات اور طبرانی کا لفظ مرفوعا یون ہے اگر زنا کرے کوئی
مرد دس عورتون سے یہ سہل ہے اوس سے کہ زنا کرے زن ہمسایہ سے اسی طرح چوری
کرنا دس گہر کی سہل تر ہے چوری کرنی خانہ ہمسایہ سے احمد و شیخین کا لفظ یہ ہے واللہ مومن
نہین ہے جسکا ہمسایہ اوسکے بوائق یعنی آفات و شر سے امن مین نہین ہے تین بار نفی ایمان
کی فرمائی اصبہانی کا لفظ یہ ہے آدمی مومن نہین ہوتا جب تک کہ امن مین نہون پڑوسی اوسکے
شر سے مسلم کا لفظ یہ ہے قسم ہے اللہ کی بندہ مومن نہین ہوتا جبتک کہ دوست نرکہے واسطے اپنے ہمسایہ کے جو دوست رکہتا ہے اپنے
لئے حدیث طبرانی مین آیا ہے چالیس گہر تک ہمسایگی ہے اور نہ جاویگا جنت مین وہ شخص جسکا ہمسایہ اوسکا شر سے ڈرتا ہو حاکم و نسائی و
وابن حبان کا لفظ یہ ہے حضرت دعا کرتے تہے اللہم انی اعوذ بک من جار السوء فی دار المقامۃ
فان جار البادیۃ یتحول طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے اول دو خصم دن قیامت کو دو ہمسایہ
ہین اس باب مین بے گنتی حدیثین آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے
بخوبی ظاہر ہے اور بعض نے ساتہ اوسکے تصریح کی ہے سو جس صورت مین کہ ایذا مسلمان کی
کبیرہ ہے مطلقا تو ایذا ہمسایہ کی بالاولی کبیرہ بلکہ اکبر کبیرہ ہوگی ہمسائے تین طرح کے ہوتے ہین ایک
مسلم قریب اوسکے تین حق ہین حق جوار حق اسلام حق قرابت دوسرا مسلمان اوسکے دو حق ہوتے
ہین تیسرا آدمی اوسکا ایک ہی حق ہے اوسکو بہی ایذا نہ دے بلکہ اوسکے ساتہ احسان کرے کہ
بہت کچہ خیر و برکت ہاتہ آتی ہے **حکایت** ایک مجوسی ہمسایہ تہا سہل تستری کا اوسنے
اپنے پاخانہ مین سے ایک روزن طرف گہر سہل کے نکالکر قذر ڈالنا شروع کیا سہل ایک مدت دراز

تمام دن مہر کا کوڑا رات کو جمع کر کے گہر سے باہر پہینکتے رہتے جب بیمار ہوئی مجوسی کو بلا کر کہا کہ ابتک تو یہ ہوا لکن مجھے ڈر ہے کہ بعد میرے وارث اس گہر کے متحمل اس امر کے نہون اور تم سے جہگڑا کرین اوسکو اونکے صبر پر نہایت درجہ کا تعجب آیا کہ انہون نے اسقدر ایذا ہی عظیم اوٹہائی اوسنے کہا تم ایک زمان طویل وعمر دراز سے یہ برتاؤ مجہسے کرتے ہو اور مین بدستور کفر پر قیم ہون لاؤ ہاتہ بڑہاؤ مین مسلمان ہوتا ہون وہ اسلام لے آیا اور سہل رح نے انتقال فرمایا یہ تامل کی جگہ ہے کہ نتیجہ وانجام صبر کا کیا عمدہ ہوا*

فصل

حاجت سے زیادہ گہر بنانا اترانے کو گناہ کبیرہ ہے عمار بن یاسر کہتے ہین آدمی جب دیوار گہر کی سات گز سے زیادہ اونچی کرتا ہے تو اوسکو یون پکارا جاتا ہے کہ اے افسق الفاسقین کہان تک رواہ ابن ابی الدنیا لکن رفع اسکا ثابت نہین ہے اس بارہ مین قصہ ایک انصاری کا کتب حدیث مین بروایت انس مشہور ہے کہ اوسنے ایک قبہ بنایا تہا حضرت نے اوس سے سلام ترک کر دیا جب اوسنے توڑ کر برابر زمین کے کر دیا تب اوسکا سلام لیا اور فرمایا کہ ہر بنیاد وبال ہے اپنے صاحب پر مگر وہ جس بغیر چارہ نہین ہے رواہ ابوداؤد ابن ماجہ مین یون ہے کہ جب اوسنے اوس قبہ کو توڑ ڈالا تو حضرت نے فرمایا یرحمہ اللہ طبرانی کا لفظ بسند جید یون ہے کہ حضرت کا گزر ایک قبہ مرد انصاری پر ہوا پوچہا یہ کیا ہے کہا قبہ ہے فرمایا جو بنیاد اس سے زیادہ ہے اور ہاتہ سے طرف سر کے اشارہ کیا وہ قیامت کو اپنے صاحب پر وبال ہے دوسرا لفظ طبرانی کا باسناد جید یہ ہے کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتہ ارادہ شر کا کرتا ہے تو اوسکے لئے اینٹ ہی حاضر کر دیتا ہے وہ عمارت بناتا جاتا ہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ جب کسی بندہ کا خوار کرنا چاہتا ہے تو اوسکا مال بنیاد مین خرچ کراتا ہے چوتہا لفظ یہ ہے کہ عباس نے ایک قبہ بنایا تہا حضرت نے فرمایا اسکو ڈہا دو یا اوسکی قیمت صدقہ کر کہا مین ڈہا دونگا ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ آدمی کو ہر نفقہ مین اجر

ملتا ہے مگر سنی میں یا بنیاد میں ترمذی کا لفظ یہ ہے النفقة کلها فی سبیل الله الا البناء فلا خیر فیه ابو داود کا لفظ مرسلاً یہ ہے ان شر ما ذهب فیه مال المرء المسلم البنیان **ف** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثوں سے بخوبی ثابت ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہیں دیکھی حضرت کا غصہ کرنا اور سلام کا جواب نہ دینا اور راضی نہونا مگر ہدم پر دلیل صریح ہے تکبیر پر اس معصیت کی اگرچہ زواجر میں اسکو محمول کیا ہے قصد خیلا پر لیکن تصریح ساتھ وبال وہوان وشر وغیرہ کے صریح یا مشل صریح کے ہے دلالت میں وعید شدید پر **ف** وہاں تو قبہ مرد زندہ بیہ دہوم دہوم خفگی کی ہو گئی اور ڈہا دیا گیا یہاں یہ حال ہے کہ مردون پر بڑی بڑی قبہ بنائی گئی ہین خصوصاً قبور اولیاء و علماء و ملوک و روساء پر معلوم نہین ہے کہ انکے ڈہا دینے سے کون مانع ہے حالانکہ بالخصوص بناء قبور سے علیحدہ بھی وعید شدید آئی ہے اسکا وبال اہل بناء پر یقینی ہے اللهم غفرا

فصل بگاڑنا منارۂ زمین کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث علیؓ مین مرفوعاً آیا ہے لعن الله من غیر منار الارض الخ رواه احمد ومسلم والنسائی مراد منارہ سے علامات حدود ارض ہین چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے ملعون من غیر حدود الارض منارہ کبھی حدود مزارع پر ہوتے ہین اور کبھی حدود سرحدات پر اور کبھی طرق مسالک پر حدیث سب انواع علامات تحدید قطعات ارض کو شامل ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث سے ہے اور ایک جماعت اہل علم نے بھی اوسکی تصریح کی ہے کیونکہ اس تغییر مین ایک تو اکل مال مردم بباطل ہے دوسرے ایذاء مسلمین تیسرے تسبب طرف احد الامرین کی اور وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ۞

فصل اندہے کو راہ سے گمراہ کر دینا گناہ کبیرہ ہے

سنن مین مرفوعاً مروی ہے لعن من اضل اعمی عن الطریق یعنے ملعون ہے وہ شخص جسنے

اندہے کو راہ سے بھٹکا دیا ہے **ف** اسکو بعض نے کبیرہ کہا ہے گویا اسی حدیث سے لیا ہے کیونکہ لعن علامات کبیرہ سے ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ یہ فعل داخل ایذا و تبلیغ مردم ہے اسلیے کہ وہ راہ بھول کر سخت مضرت و خوف مین پڑ جائیگا یہ شخص باعث اوس ضرر و خوف کا ہوا ہے تو یہ کبیرہ ٹھیرا*

فصل

تصرف کرنا راہ غیر جاری مین بغیر اذن مالک کے اور تصرف کرنا اوس راہ مین جس سے راہ چلنے والون کو ضرر بلیغ ناجائز پہونچے اور تصرف کرنا دیوار مشترک مین بغیر اذن شریک کے نزدیک قائل حرمت کے گناہ کبیرہ ہے **ف** ان تینون کا کبیرہ ہونا کلام علماء سے معلوم ہے اگرچہ تصریح اونکی نہین کی ہے اسلیے کہ مرجع ان سب کا اذیت مردم اور استیلاء علی الحقوق ہے براہ تعدی و ظلم اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ دونون امر شامل ہین ان تینون امر کو اور جو دلیلین غصب و ظلم مین آئی ہین وہ انکو بہی شامل ہین اونکو اسجگہ مستحضر رکہنا چاہیے باب غصب مین یہ حدیث آئیگی من اخذ من طریق الناس شبرا جاء بہ یوم القیامۃ یحملہ من سبع ارضین*

باب ضمان کا

باز رہنا ضامن کا جسنے اپنے اعتقاد مین ضمانت صحیح دی ہے ادا ضمانت سے طرف مضمون لہ کے باوجود قدرت کے خواہ اذن سے ضامن ہوا ہے یا نہین گناہ کبیرہ ہے **ف** انکو یہنے اسلیے کبیرہ گنا ہے کہ قرض ذمہ ضامن پر بہی ثابت ہو جاتا ہے حقیقۃ گویا وہ قرضدار ہے سو جو وعید حق مین مطل غنی کے آئی ہے وہ سب اسکے حق مین وارد ہوتی ہے لکن وجہ تخصیص ذکر کی اسجگہ یہ ہوئی کہ اکثر لوگون پہ یہ بات مخفی ہے وہ یہ گمان کرتے ہین کہ تبرع کرنا

ضامن کا ساتھ ضمانت کے کہہ دیکو اس ورطۂ خطیہ مین منین ڈالتا ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے
بلکہ گواوسنے ضمانت دیکر تبرع کیا ہے لکن وہ درحقیقت مدیون ہے یہانتک کہ آخرت مین
بھی اوس سے اس قرض کا مطالبہ ہوگا جسطرح کہ اطلاق ائمہ اسیکا مقتضی ہے +

باب شرکت ووکالت کا

خیانت کرنا شریک کا یا وکیل کا دوسرے شریک یا موکل سے گناہ کبیرہ ہے لقمان بن بشیر
مرفوعًا کہتے ہین جسنے خیانت کی شریک کی اوسکی امانت وعاریت مین تو مین اوس سے بری ہون
رواہ ابو یعلی والبیہقی دوسرا لفظ یہ ہے جسنے خیانت کی امانت مین مَین اوسکا خصم ہون حدیث
متفق علیہ مین آیا ہے کہ چار خصلتین ہین جس کسی شخص مین ہونگے وہ منافق خالص ہے از انجملہ
ایک خیانت ہے امانت مین ابوداؤد وحاکم کا لفظ بسند صحیح یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین تیسرا ہون
دو شریکون مین جب تک کہ ایک اونمین کا دوسری کی خیانت نکرے جب خیانت کرتا ہے تو مین
اونکے بیچ مین سے نکل جاتا ہون رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ شیطان آجاتا ہے **ف**
ان دونون کا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث ہے اگرچہ ذکر اونکا بالخصوص منین کیا ہے لکن کلام اونکا کبائر
مین انکو بھی شامل ہے یہ ذکر ودلیعت مین بھی آویگا +

باب اقرار کا

اقرار کرنا واسطے کسی ایک وارث کے جھوٹ موٹ یا واسطے کسی اجنبی کے دین یا عین کا گناہ کبیرہ
ہے ابن عباس کہتے ہین اضرار وصیت مین کبائر سے ہے رواہ الدار قطنی ابن ابی حاتم نے
کہا ہے صحیح وقف ہے اسکا حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے آدمی خیر کا کام کرتا ہے
ستر برس پھر جب وصیت کرتا ہے تو جور کرجاتا ہے اوسکا خاتمہ بری عمل پر ہوتا ہے وہ
آگ مین جاتا ہے الحدیث رواہ احمد وابن ماجہ ابوداؤد وترمذی کا لفظ مرفوع ابوہریرہ

یہ ہے کہ مرد عمل کرتا ہے اور عورت اللہ کی طاعت پر بہرآتی ہے اون دونون کو موت وہ ضرر پہنچاتے ہین وصیت مین پس واجب ہوجاتی ہے اونکے لئے آگ الحدیث ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے
ف اضرار فی الوصیۃ کو بہت سے اہل علم نے کبیرہ گناہ ہے اور یہ تکبیر صریح ان حدیثون سے مستفاد ہے ✣

فصل

اقرار کرنا مریض کا بابت اون دیون یا اعیان کے جنکو سوای ورثہ کے اور کوئی نہین جانتا ہو کبیرہ ہے
ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین کیا ہے اسلئے کہ یہ ترک اقرار اس حالت مین تسبب ظاہر واسطے ضیاع حق غیر کے اور غیر کا حق ضائع کرنا کبیرہ ہے اسیطرح تسبب اوسکا کیونکہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ✣

فصل

اقرار کرنا نسب کا جھوٹ بولکر یا انکار کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعًا آیا ہے کافر ہوا وہ شخص جو بری ہوا نسب سے اگرچہ باریک ہو یا مدعی ہوا اوس نسب کا جو معروف نہین ہے رواہ احمد والطبرانی عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص مین کلام طویل ہے جمہور توثیق کرتے ہین اور اونکی روایت عن ابیہ عن جدہ کو حجت لاتے ہین ابوبکر صدیق کا لفظ مرفوعًا یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور جسنے نفی کی نسب کی اگرچہ دقیق ہو اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے رواہ الطبرانی اسکی سند مین حجاج بن ارطاۃ ہے بہت سے ائمہ نے اوسکی توثیق کی ہے اور بہت کچھ مبالغہ ثنا مین اوسپر کیا ہے احمد کا لفظ یہ ہے اللہ کے کچھ بندے ہین جنسے اللہ دن قیامت کو نہ بات کریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف دیکھیگا اور اونکے لئے عذاب الیم ہے پوچھا وہ کون

ہین فرمایا بیزار ہونے والا اپنے ماں باپ سے رغبت کرنے والا اونسے اور بیزار ہونے والا اپنے ولد سے الحدیث ستلعنے انکار کرنے والا اپنے نسب سے اور سنکر اپنی اولاد کا **ف** ان حدیثون اور ان وعیدون سے کبیرہ ہونا اسکا ثابت ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی اسکے کبیرہ ہونے مین کچھ شک نہین ہے کیونکہ ان دونون امر کے انکار مین ضرر عظیم ہے اور قبایح ومفاسد مترتب ہوتے ہین اور اللہ کی تشریع کا متغیر کرنا ہے اسلئے کہ بیٹے نے جب انکار کیا باپ کا جھوٹ بولکر تو وہ حکم اجنبی مین ہوگیا بہ نسبت احکام ظاہرہ کے اور جب اجنبی ولد ٹھیرا تو اوسکے لئے احکام ولد کے ظاہر مین ثابت ہونگے اسکے مفاسد ومفاسد مخفی نہین ہین پہر معلوم ہوا کہ جلال بلقینی نے بہی انکو کبائر مین گنا ہے اور اس حدیث صحیحین سے استدلال کیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام +

باب عاریت کا

استعمال کرنا عاریت کا غیر منفعت مین جسکے لئے عاریت لی ہے یا عاریت لینا بغیر اذن مالک کے یا استعمال کرنا اوسکا بعد مدت موقت کے گناہ کبیرہ ہے ان تینون کا کبیرہ ہونا کلام علماء سے ظاہر ہے اس لئے کہ مرجع اسکا طرف غصب وظلم کے ہے اور غصب وظلم دونون کبیرہ ہین اجماعاً اس لئے کہ اسمین ظلم ہے مالک پر اور استیلا ہے اوسکے حق ومال پر ناحق سو ہر وعید جو حق مین غصب وظلم کے آئی ہے وہ حق مین اس عاریت کے وارد ہے ٭

باب غصب کا

غصب کہتے ہین استیلا کو مال غیر پر ظلماً یہ کبیرہ ہے حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے ظلم سے لیا ایک بالشت زمین کو اوسکو سات زمین تک کا طوق ہوگا روا ہ الشیخان مراد طوق تکلیف ہے

نہ طوق تقلید یعنے سات زمین کا طوق دن قیامت کے اوسکے گلے مین ڈالکر تکلیف اوٹھانیکی
دینگے بغوی نے کہا سات زمین تک اوسکو خسف کرینگے ہر قطعہ زمین اوسکی گلے کا ہار ہوگا بخاری
وغیرہ مین آیا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ناحق وہ خسف کیا جائیگا دن قیامت کو سات زمین تک
مسلم کا لفظ یہ ہے نہین لیتا ہے کوئی ایک بالشت زمین ناحق مگر طوق ڈالیگا اللہ اوسکو سات
زمین تک دن قیامت کے اسکو احمد نے بہی بسند صحیح روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہی جسنے
لی راہ سے مسلمانونکی ایک بالشت زمین وہ آئیگا دن قیامت کو لادے ہوئے سات زمین ابن
حبان کا لفظ ابو حمید ساعدی سے مرفوعا یون ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو یہ کہ لے ایک
عصا اپنے بہائی کا بغیر اوسکی خوشی خاطر کے یہ اسلیے کہ اللہ نے مال مسلمان کا مسلمان پر سخت
حرام کیا ہے **ف** بغوی وغیرہ نے غصب کے کبیرہ ہونے مین یہ اعتبار کیا ہے کہ مال
مغصوب ربع دینار ہو اور اہل بصرہ ایک درہم کہتے ہین مگر ابن عبد السلام نے کہا ہے کہ علماء کا
اجماع ہے اسپر کہ ایک دانہ کا غصب یا چوری کرنا کبیرہ ہے انتہی یعنے کچہ فرق قلیل وکثیر
کا نہین ہے قرطبی نے کہا ہے اہل سنت مجمع ہین اسپر کہ جسنے مال حرام کہایا اگرچہ اتنا ہی ہو کہ
اوسپر اکل صادق آتا ہے تو وہ فاسق ہوگیا اس سے معلوم ہوا کہ قول بتحدید بے مستند ہے
یان نتیجہ فائدہ جسکی نسبت عادت مسامحت کی جاری ہے جیسے ایک دانہ منقی یا انگور کا اوسکو
صغیرہ کہہ سکتے ہین غصب مین زمین کا غصب کرنا اور دیگر اموال کا غصب کرنا برابر ہے بدلیل حدیث عصا

باب اجارہ کا

دیر لگانا اجرت اجیر مین یا نہ دینا اجرت کا بعد فراغ عمل کے گناہ کبیرہ ہے بخاری مین ابو ہریرہ
سے مرفوعًا آیا ہے کہ اللہ فرماتا ہے مین تین آدمیون کا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جس سے
مینے خصومت کی وہ ہار جائیگا او نہین ایک وہ شخص ہے جسنے کوئی مزدور مقرر کیا اور اوسکی مزدوری
نہ دی دوسری حدیث مین آیا ہے تم دو مزدوری مزدور کو پہلے اس سے کہ اوسکا پسینا خشک ہو

رواہ ابن ماجہ بسند حسن والطبرانی وابی یعلی **ف** اسکا کبیرہ ہونا احادیث غصب و مثل غنی سے معلوم ہے اور خصوصا اس وعید شدید سے جو اسجگہ مذکور ہے بعض ائمہ نے اسکو کبیرہ گنا ہے اور وعید انکا نہ ذکر کیا ہے +

باب احیاء موات کا

یہ بات گزر چکی ہے کہ منع فضل آب سمجملہ کبائر کے ہے جسطرح کہ تصریح اوسکی حدیث صحیح مین آئی ہے +

فصل

بنانا مکان کا عرفہ یا مزدلفہ یا منی مین نزدیک اونکے جو اسکی تحریم کا قائل ہے گناہ کبیرہ ہے **ف** بنیاد تحریم پر اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسلیے کہ یہ از باب غصب زمین کے ہے اور غصب کرنا زمین کا کبیرہ ہے یہ وعید شدید اونکے حق مین ہے جو اس کام کو معتقد تحریم ہو کر کرتا ہے

فصل

منع کرنا اشیاء مباحہ کا جو لوگون کو عموما یا خصوصا مباح ہے جیسے زمین مردہ کا اوسکا زندہ کرنا ہر کسیکو درست ہے اور جیسے شوارع و مساجد و طرق و ربط اور معادن باطنہ یا ظاہرہ گناہ کبیرہ ہے **ف** کسی ایک کا بھی انمین سے منع کرنا جبکہ بوجہ جائز کوئی اوس سے منتفع ہونا چاہے لائق تکبیر کے ہے اسلیے کہ مشابہ غصب ہے یہ گویا ویسی بات ہے کہ کسی انسان کو اوسکے ملک سے جسکے انتفاع کا وہ استحقاق رکھتا ہے منع کیا جاوے سو جسطرح اوس ملک سے روکنا کبیرہ ہے اوسی طرح اس سے روکنا کبیرہ ہے +

فصل

کرایہ دینا کسی شئے کا راہ سے اور لینا اجرت کا اگرچہ حریم ٹاپ یا دکان ہو گناہ کبیرہ ہے ف اسکا کبیرہ ہونا کلام بعض ائمہ مین آیا ہے کیونکہ یہ فسق وضلال ہے اسی لئے اذرعی نے کہا ہے کہ وکلار بیت المال جو شوارع بیت المال پر بیٹھنے والون سے اجرت لیتے ہین ہم نہین جانتے کہ اللہ پاک سے وہ کس منھ سے ملینگے *

فصل

استیلا کرنا آب مباح پر اور منع کرنا مسافر کا اوس سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے تین آدمیون سے اللہ بات نکریگا اور نہ اونکو پاک کریگا اور اونکے لئے عذاب الیم ہوگا اونمین ایک وہ شخص ہے جو جنگل مین کسی آب زائد پر ہے اور اوس سے مسافر کو روکتا ہے ف اسکا کبیرہ گننا صریح حدیث ہے اسی لئے بہت سے اہل علم نے جزم کیا ہے ساتھ تکبیر کے لکن اسکو مقید کرنا بتضرر شدید مناسب ہے اسلئے کہ مجرد منع وتضرر ضعیف مقتضی تکبیر نہین ہے *

باب وقف کا

مخالفت شرط واقف کے کبیرہ گناہ ہی ہمنے اسکو کبیرہ گنا ہے اگرچہ کسی نے تصریح اسکی نہین کی ہے اسلئے کہ مخالفت شرط واقف پر اکل مال بباطل مرتب ہوتا ہے اور وہ کبیرہ ہے *

باب لقطہ کا

تصرف کرنا لقطہ مین قبل پورا کرنے شرائط التعریف وتملیک لقطہ کے اور چھپانا اوسکا مالک لقطہ سے باوجود معلوم ہونے مالک کے گناہ کبیرہ ہے یہ دونون امر اسلئے کبیرہ ہین کہ انمین اکل مال بباطل ہے *

باب لقیط کا

ترک کرنا اشہاد کا وقت اخذ لقیط کے کبیرہ ہے زرکشی نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ یہ مؤدی ہے طرف ادعا رقیت کے اور یہ ادعا کبیرہ ہے اسلئے کہ مؤدی ہے طرف مملوک بنانے آزاد کے و مسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے +

باب وصیت کا

اضرار وصیت مین کبیرہ ہے قال تعالی من بعد وصیة یوصی بہا او دین غیر مضار وصیة من اللہ ابن عباس نے اس آیت سے اضرار وصیت کو کبیرہ سمجھا ہے نسائی کا لفظ مرفوع ہے کہ اضرار وصیت مین کبائر سے ہے پھر یہ آیت پڑھی تلک حدود اللہ الخ گویا خود حضرت نے اسکو کبیرہ فرمایا ہے اور آیت کو شاہد ٹھیرایا ہے اسلئے ائمہ نے تصریح کی ہے ساتھ کبیرہ کے ابن عادل نے اپنی تفسیر مین وجوہ اضرار کے ذکر کئے ہین مثلاً ثلث سے زیادہ کی وصیت کرے یا سب یا بعض مال کا اقرار واسطے اجنبی کے کرے یا اپنے قرضدار ٹھیرا لے اور قرضدار ہونے کو میراث ورثہ کو دے لے یا کہے کہ میرا قرض فلان پر تھا وہ مین نے پورا لے لیا ہے یا کسی سے کوئی سا بیچ کرے یا کسی شئے کو مہنگا خرید کرے یا وصیت ثلث کی کرے مگر نہ اللہ کے لئے بلکہ بغرض تنقیص ورثہ کے سو یہ سب اضرار فی الوصیة ہے تاکہ مال ورثہ کو نہ پہنچے حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی آدمی عمل اہل جنت کا کرے ستر برس اور وصیت مین جفا کرے تو اسکا خاتمہ شر عمل پر ہوگا وہ آگ مین جائیگا دوسرا لفظ یہ ہے جسنے قطع کیا میراث وارث کی جو اللہ نے فرض کیا تھا قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے +

باب خیانت کا

خیانت کرنا امانات مین جیسے ودیعت وعین مرہونہ یا مستاجرہ وغیر ذلک مین گناہ کبیرہ ہے قال تعالی ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا یہ آیت حق مین عثمان بن طلحہ کلید بردار کعبہ کے اوتری ہے اونسے کنجی کعبہ کی زبردستی سے لی تہی پہر اونکو حضرت نے واپس کرکے فرمایا خذوہا خالدۃ تالدۃ لا ینزعہا منکم الا ظالم لیکن مراد آیت مین ساری امانات ہین ابو نعیم نے حلیہ مین کہا ہے کہ یہ آیت عام ہے سب امور مین براء بن عازب و ابن مسعود و ابی بن کعب کہتے ہین امانت ہر شئے مین ہے وضو جنابت نماز زکوۃ روزہ کیل وزن و ودائع ابن عباس نے کہا ہے رخصت نہین دی اللہ نے کسی معسر و موسر کو امساک امانت کی ابن عمر نے کہا ہے اللہ نے فرج انسان کو پیدا کرکے کہا یہ امانت ہے اسکو مین تیرے پاس چہپا کر رکہتا ہون تو اسکی حفاظت کر مگر حق سے انس نے کہا ہے حضرت نے خطبہ مین فرمایا لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ رواہ احمد والبزار والطبرانی دوسری حدیث مین ہے کہ مطبوع ہوتا ہے مومن ہر خلق پر مگر خیانت وکذب پر صحیحین مین منجملہ علامات نفاق کے ایک خیانت کو امانت مین بہی ذکر کیا ہے دعای نبوی مین آیا ہے اعوذ بک من الخیانۃ فانہا بئست البطانۃ **ف** اسکا کبیرہ گناہ مطابق ظاہر آیت واحادیث کے ہے بہت جمہور وغیرہ نے ساتہہ اسکے تصریح کی ہے اس باب پر جزو اول زواجر کا تمام ہوا ہے شروع جزو دوم کا کتاب النکاح سے ہے بعض ابواب مین کثرت سے احادیث کو لکہا ہے ہمنے اونمین سے بطور نمونہ کے بعض بعض حدیثون کو جو الصق بمقام تہین منتخب کرکے ذکر کیا ہے اور فروع فقہیہ سے فقط اقوال قویہ کو لے لیا ہے باقی کو اصل کتاب پر حوالہ کیا گیا ہے شروع جزو اول کا کبائر باطنہ سے تہا جسکو جداگانہ رسالہ مین تحریر کیا گیا ہے اونکی تعداد ۶۶ کبیرہ تہی اس مختصر مین کبائر ظاہرہ سے شروع کیا ہے اونکی تعداد چار سو ایک کبیرہ ہے ؀

کتاب النکاح

ترک کرنا نکاح کا کبیرہ ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ امارات کبیرہ سے ایک
لعن ہے سو حضرت نے فرمایا لعن اللہ المتبتلین من الرجال الذین یقولون لا نتزوج
والمتبتلات اللاتی یقلن ذلک یعنی لعنت کرے اللہ اون مردوں پر جو لوگ بیاہ نہیں کرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ ہم تو بیاہ نہیں کرینگے اور اون عورتوں پر جو یہ بات کہتے ہیں لیکن یہ بات قواعد شافعیہ
پر ٹھیک نہیں بیٹھتی اسلئے کہ اونکے نزدیک وجوب نکاح کا مثل الا صحیح نہیں ہے مگر ساتھ نذر
کے اور جو شخص کہ قائل اوسکے وجوب کا ہے بعض حالات میں جیسے خوف وقوع زنا اوسکے
نزدیک ٹھیک بیٹھے ترک تزوج البتہ کبیرہ ہوسکتا ہے بشرطیکہ مقدور مہر و مئونت کا رکھتا ہو اور
اپنی جان پر زنا سے ڈرتا ہو کہ اس وقت مفاسد ترک تزوج کے سبب تکبیر کے ہوسکتے ہیں ۰

فصل

دیکھنا طرف زن اجنبیہ کے ساتھ شہوت و خوف فتنہ کے یا چھونا اوسکا ایسی حالت میں یا
خلوت کرنا ساتھ اوسکے بدون محرم محتشم کے گو کوئی عورت ہی کیوں نہو اور وہ اجنبیہ
بے شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ لکھا گیا ہے ابن آدم پر حصہ
اوسکا زنا سے وہ اوسکو ضرور پالیگا آنکھوں کا زنا نظر ہے کانوں کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات
کرنا ہے ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پاؤں کا زنا چلنا ہے دل ہمکتا ہے چاہتا ہے شرمگاہ سچا کرے
یا جھوٹا رواہ الشیخان وغیرہما مسلم کا لفظ یہ ہے کہ ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے طبرانی کا لفظ
بسند صحیح یہ ہے کہ اگر کسی کے سر میں تم میں سے سوئی یا کیل ٹھوکی جائے تو یہ بہتر ہے اوسکے
لئے اوس سے کہ کسی عورت کا مساس کرے جو اوسکو حلال نہیں ہے طبرانی کا لفظ ثانی یہ ہے
کہ اگر کسی آدمی کو ایک خوک بھرا ہوا کالی مٹی بدبودار کا لگ جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ اوسکے

کن یہا عورت کے کہ سبب سے جو اوسکو ملال نہین سبب چہو جائے تیسیر الفاظ یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے
نظر ایک تیر ہے زہر بہرا ہوا ابلیس کے تیرون مین سے رواہ الحاکم وصححہ ف انکا کبیرہ ہونا
بموجب قول غیر واحد کے ہے گویا اونہون نے انہین حدیثون سے اخذ کیا ہے ؛

فصل

جس طرح یہ تینون کام کرنا ساتھ عورت کے کبیرہ ہین اسیطرح ساتھ امرد جمیل کے بہی کبیرہ ہین بلکہ
فتنۂ امرد اقرب و اقبح ہے سو جسطرح زنا و لواطہ دو کبیرہ مختلفہ ہین اسی طرح ان دونون کے مقدمات
بہی کبائر ہین فقہاء نے اسجگہ بال کی کہال نکالی ہے کسی بات کو صغیرہ اور کسیکو کبیرہ اور کسیکو
مکروہ اور کسیکو حرام بتایا ہے شیخ فانی و عنین و مریض و خصی و مجبوب کا تفاوت بیان کیا ہے
زواجر کی طرف مراجعت کرنیسے ظاہر ہوتا ہے سلف نے امارد سے بہت کچہ تحذیر کی ہے
انکے فتنہ کو فتنۂ زن سے زیادہ بتایا ہے **حکایت** سفیان ثوری حمام مین گئے وہان
ایک خوبصورت لڑکا بہی آیا کہا اسکو یہان سے نکالدو مین دیکہتا ہون کہ ہر عورت کے ساتھ
ایک شیطان ہوتا ہے اور ہر امرد کے ساتھ سترہ شیطان ہوتے ہین **حکایت** امام احمد
کے پاس ایک شخص آیا اوسکے ہمراہ ایک طفل خوش شکل تہا پوچہا یہ کون ہے کہا میرا بہانجا ہے
کہا اسکو پہر تو اپنے ہمراہ میرے پاس نہ لانا بلکہ اپنے ساتھ راہ مین بہی نرکہنا شاید جو شخص
کہ تجہے نہ جانتا ہو وہ تیرے ساتھ بدگمانی کرے شیخ الاسلام عسقلانی نے کہا ہے جب ایلچی
عبد القیس کے پاس حضرت کے آئے اونمین ایک امرد حسین تہا حضرت نے اوسکو اپنے
پس پشت بٹھایا اور فرمایا کہ فتنۂ داؤد اسی نظر سے تہا انتہی نظر کو قاصد زنا کہتے ہین خود
حدیث مین نظر کو سہم مسموم ابلیس فرمایا ہے ؛

فصل

تعیین کرنا یا اوپر ساکت رہنا بطور رضا و تقریر کے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے
یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من
نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس
الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یا ایہا الذین
آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا
ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم
سخریہ یہ ہے کہ مسخور منہ کی طرف بنظر حقارت و عیب و نقص دیکھے ابلیس نے آدم کو بنظر
حقارت دیکھا تھا جسکا انجام خسارہ ابدی ہوا اور آدم فائز بعز ابدی ہوئے شعر

تکبر عزازیل را خوار کرد	بزندان لعنت گرفتار کرد

لمز کہتے ہین عیب کرنے کو قول وغیرہ سے اور ہمز بڑے قول سے ہوتا ہے ابن جریج
کہتا ہے ہمز آنکھ اور لب اور ہاتھ سے ہوتا ہے اور ہمز زبان سے لیث نے کہا لمزہ
وہ ہے جو تیرے منہ پر عیب کرے ہمزہ وہ ہے جو پس پشت کرے مجاہد نے کہا ویل
لکل ہمزۃ لمزۃ ہمزہ وہ جو لوگون پر طعن کرے لمزہ وہ جو لوگون کا گوشت کہائے تنابز
کہتے ہین کسی شئے کے ڈالدینے کو مراد پکارنا ہے انسان کا اور نام سے جیسے اے منافق
یا اے فاسق حالانکہ وہ تائب ہو چکا ہے سو برے القاب رکھنے سے نہی فرمائی ہے تمسخر
کو اسلئے مقدم کیا کہ وہ ان تینون مین شدید الاذیت ہے کیونکہ تنقیص آدمی کی
اوسکے روبرو کیجاتی ہے پہر غیبت وہ بیان کرنا اوس عیب کا ہے جو انسان مین ہوتا ہے
یا اول سے کرے پہر تنابز ہے کہ بدتر لقب سے اوسکو پکارے یہ تینون نہی کر ہے اسلئے
کہ یہان سے العنت معنی کی لقب سے کہ بدنام نہین ہوتی ہے کبھی کسی اچھے کام پر لقب

کہ حدیث میں یا العکس حضرت سے پوچھا تھا کہ غیبت کیا ہے فرمایا ذکرک اخاک بما یکرہ
زواجر میں اس بحث کو آٹھ ورق تک لکھا ہے اور بیان غیبت وغیرہ میں اور اوسکے انواع
میں بسط طول دیا ہے اور علاج غیبت بتائی ہے اور دل کی غیبت کو حرام کہا ہے اور غیبت
سے توبہ کرنیکو واجب لکھا ہے ؞

فصل برا لقب رکھنا کسی کو گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن
لم یتب فاولئک ہم الظالمون اسکو بہت علما نے کبیرہ گنا ہے اسمیں اور غیبت میں تغایر ہے
اگرچہ آیت کریمہ میں ذکر دونوں کا یکسان کیا ہے لیکن اسکا علیحدہ کبیرہ گنا اسلئے ہے کہ یہ تنابز
اقسام غیبت میں افحش ہے نووی نے اذکار میں کہا ہے کہ علما کا اتفاق ہے اسپر کہ انسان کا
لقب بکر وہ رکھنا حرام ہے خواہ اوسکی صفت ہو یا اوسکے مان باپ کی یا اور کسی کی جبکہ
وہ اوسکو مکروہ جانتا ہو ؞

فصل تحقیر و استہزا کرنا مسلمان کی گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی لا یسخر قوم من قوم الآیۃ اسکی تحریم پر اجماع قائم ہے بیہقی کا لفظ
یہ ہے استہزا کرنیوالون کے لئے آخرت میں ایک دروازہ جنت کا کھولینگے پھر کہینگے
آؤ آؤ جب وہ کرب وغم سمیت آویگا بند کر دینگے پھر دوسرا دروازہ کھولکر بلاوینگے کہ آؤ
آؤ وہ کرب وغم سمیت آویگا اوسکو بہی بند کر دینگے اسیطرح کیا کرینگے یہانتک کہ وہ
ناامید ہوکر نہ آویگا ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے یا ویلتنا مال ہذا الکتاب
لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا صغیرہ تبسم ہے کبیرہ ہنسنا ہے حالت استہزا
میں قرطبی نے تفسیر کریمہ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان میں کہا ہے جسنے لقب رکھا

اپنے ہمسائی کا اور مسخراپن کیا اوس سے وہ فاسق ہے سخریہ کہتے ہین استحقار و استہانت و تنبیہ کو عیوب و نقائص پر وقت خندہ زنی کے یہ سخریہ کبھی تو محاکات فعل یا قول ہوتا اور کبھی اشارہ ایما یا منا بات پر وقت تخبط و غلطی کے کلام مین یا صنعت پر یا قبح صورت ہوتا ہے **ف** اسکو بعض نے مراد غیبت کے کبائر مین گنا ہے حالانکہ سخریہ ایک فرد ہے غیبت کی گویا باقتضا اسلوب قرآن کریم اسطرح پر کیا ہے ❊

فصل نمیمہ یعنی چغلخوری کرنا کبیرہ ہے

قال تعالی هماز مشاء بنميم عتل بعد ذلك زنيم نمیم کے بعد ذکر زنیم کا فرمایا ہے زنیم یعنی دعی ہے ابن المبارک نے اس آیت سے استنباط کیا ہے کہ ولدالزنا اکثر چھپاتا ہے سو نہ چھپا تا اوسکا جو مستلزم مشی بنمیم ہے دلیل ہے اس بات پر کہ فاعل اوسکا ولدالزنا ہے **وقال تعالی** ويل لكل همزة لمزة لمزة سے مراد نمام ہے **وقال تعالی** حمالة الحطب یعنی وہ نمامہ تھی بات کو براہ افسا دلوگون تک لادکر لیجاتی تھی نمیمہ کا نام حطب اسلئے رکہا کہ نمیمہ سے انتشار عداوت کا درمیان لوگوں کے ہوتا ہے جسطرح کہ حطب سے انتشار آگ کا ہوتا ہے **وقال تعالی** فخانتاهما فلم يغنيا عنهما من الله شيئا نوح علیہ السلام کی عورت لوگوں سے کہتی تہی کہ یہ مجنون و دیوانہ ہے اور لوط علیہ السلام کی عورت اپنی قوم کو مہمانوں کی خبر پہونچاتی تہی تاکہ وہ اونسے قصد فاحشہ قبیحہ منکرہ کا کرین آخر اللہ نے اونکو ہلاک کر دیا شیخین کا لفظ یہ ہے نمام جنت مین نہ جائیگا دوسری روایت مین قتات آیا ہے بعضی نمام کسی لئے کہا ہے نمام وہ ہے جو مجمع مین بیٹھکر لوگو کی بات سنکر اوروں کو پہونچاتا ہے اور قتات وہ ہے جو لوگوں کی بات چھپکر سنتا ہے اور وہ نہین جانتے پھر چغلخوری کرتا پھرتا ہے نمیمہ پر عذاب قبر کا ہونا صحاح ستہ مین آیا ہے بلکہ ثلث عذاب قبر اسی نمیمہ سے ہوتا ہے اور ثلث غیبت سے اور ثلث بول سے اسی باب

مین بہت حدیثین آئی ہین **ف** نمیمہ کا کبیرہ ہونا متفق علیہ ہے منذری نے کہا ہے امت کا اجماع ہے تحریم نمیمہ پر اور نمیمہ اعظم ذنوب ہے نزدیک خدا کے انتہی نمیمہ اسکو کہتے ہین کہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچا ئے بر وجہ افساد احیاء العلوم مین کہا ہے ھذا ھو الاکثر لٰکن کچھہ خاص ساتھہ اسکے نہین ہے بلکہ کشف ہر مکروہ کا خواہ منقول عنہ اوس سے ناخوش ہو یا منقول الیہ یا کوئی تیسرا شخص داخل نمیمہ ہے پہر خواہ وہ کشف بات سے ہو یا کتابت سے یا رمز سے یا ایماء سے اور خواہ وہ فعل منقول عنہ کا ہو یا قول براہ عیب ونقص غرضکہ حقیقت نمیمہ کی افشاء ستر وہتک ستر ہے امر مکروہ کا اس صورت مین لایق یہ ہے کہ ہر شئے کی حکایت کرنیسے جو احوال مردم سے مشاہدہ ہوتی ہے سکوت کرے مگر جس بات کی حکایت مین نفع کسی مسلمان کا یا دفع ضرر ہو بہر حال نمیمہ اقبح غیبت ہے ✣

فصل دو رویہ بات کرنا کبیرہ ہے

حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے بدترین مردم ذو وجہین ہین کہ انکے پاس کچہہ لاتا ہے اور اونکے پاس اور کچہہ رواہ الشیخان لوگون نے ابن عمر سے کہا تہا ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہین وہان کچہہ اور ہی کہتے ہین جو بعد وہان سے نکلنے کے نہین کہتے کہا ہم اسکو عہد حضرت مین نفاق شمار کرتے تھے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ یہ ہے ذو وجہین دنیا مین دن قیامت کے دو منہہ آگ کے رکہتا ہوگا ابو داؤد وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی دو زبانین ہونگی آگ کی **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث ہے اسکو اہل علم نے علحدہ اسلئے ذکر نہین کیا ہے کہ داخل نمیمہ سمجہا ہے لکن اس اطلاق مین نظر ہے غزالی نے کہا ہے ذو لسانین وہ شخص ہے جو درمیان دو دشمنون کے آتا جاتا ہے اور ہر ایک سے موافق اوسکے مرضی کے گفتگو کرتا ہے اکثر تردد کرنیوالے درمیان دو ستادی کے اسی صفت کے ہوتے ہین اور یہ عین نفاق ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہ ہے تم پاؤگے بدترین عباد اللہ دن قیامت کو وہ شخص جو دو رویہ ہے اسکے پاس اوسکی بات اور اوسکے پاس اسکی بات لاتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے یاتی ھٰؤلاء بوجہ

وھؤ کا وجہ غزالی نے کہا ہے علما کا اتفاق ہے کہ ملاقات دو شخص کی دو وجہ سے نفاق ہوتی ہے نفاق کی علامتین ہین اونمین سے ایک یہ بھی ہے ✦

فصل بہتان باندھنا کبیرہ ہے

حدیث غیبت میں آیا ہے کہ اگر وہ بات اوسمین نہین ہے تو پھر تو نے اوسپر بہتان باندھا لایہ بہتان غیبت سے بھی سخت تر ہے اسلئے کہ سراپا دروغ ہے ہر کسی پر شاق گزرتا ہے بخلاف غیبت کے بعض عقلا پر ناگوار نہین ہوتی اسلئے کہ وہ عیب اوسمین موجود ہوتا ہے احمد کا لفظ یہ ہے پانچ چیزین ہین جنکا کفارہ نہین ہے اونمین ایک بہتان ہے مسلمان پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ذکر کیا کسی شخص کا کچھ جو اوسمیں نہین ہے تاکہ اوسپر عیب لگائے قید کریگا اوسکو اللہ آگ جہنم مین یہانتک کہ اوس قول کا نفاذ لاوے **ف** اسکا کبیرہ گناہ بموجب تصریح بعض علما کے ہے حالانکہ یہ کذب ایک دوسرا کبیرہ ہے گویا کہ یہ ایک کذب خاص ہے اسمین وعید شدید آئی ہے اسلئے اسکو علحدہ ذکر کیا گیا ✦

فصل ولی کا سوا اسکے نکاح سے مانع ہو کبیرہ گناہ ہے

جبکہ وہ بالغہ عاقلہ ہو اور کفو سے نکاح کرنا چاہے اور یہ شخص مانع آوے نووی نے اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے کہا ہے کہ مسلمانونکا اسپر اجماع ہے کہ عضل کبیرہ ہے لیکن ائمہ اوسکو صغیرہ بتاتے ہین بلکہ امام الحرمین نے نہایہ مین یہانتک کہا ہے کہ عضل حرام نہین ہے اگر وہان حاکم موجود ہو ہان بار بار عضل کرنا کبیرہ ہو سکتا ہے لیکن قول اول اولی ہے ✦

فصل منگنی پر منگنی کرنا کبیرہ ہے

یہ ویسی بات ہے جیسے سرار پر سرار کرنا ہان جب ایک منگنی ٹوٹ جائے اور گفتگو باقی نہ رہے تب پیغام

کرنا جائز ہے ❊

فصل شوہر کا باندی کا خاوند پر اور خاوند کا بیبی پر بگاڑنا کبیرہ ہے

حدیث بریدہ مین مرفوعا آیا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو بگاڑ کا وے کسی عورت کو اوسکے خاوند پر یا مملوک کو یعنی اوسکی سید پر روایۃ احمد بسند صحیح والبزار و ابن حبان ابوداؤد و نسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے من افسد امرأۃ علی زوجہا فلیس منا اسکو ابویعلی نے بسند صحیح روایت کیا ہے مسلم وغیرہ مین آیا ہے شیطان اپنا تخت پانی پر رکھکر اپنی لشکر روانہ کرتا ہے سب سے زیادہ قریب منزلت مین وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ بڑا ہوا ایک آتا ہے کہتا ہے کہ مینے یہ کیا وہ کیا شیطان کہتا ہے تو نے کچھ نہین کیا پھر دوسرا آتا ہے وہ کہتا ہے مینے اوسکو نہین چھوڑا یہانتک کہ درمیان اوسکے اور اوسکی بی بی کے جدائی کرا دی شیطان اوسکو اپنے پاس بلا کر کہتا ہے تو بہت اچھا ہے پھر اوسکو گلے سے لگاتا ہے **ف** اسکو ایک جماعت نے کبیرہ گنا اور بعض حدیث مین اس فعل پر لعنت آئی ہے ❊

فصل

عقد کرنا مرد کا اپنی محرم سے نسب یا رضاع یا مصاہرت مین گو وطی نہ کی ہو گناہ کبیرہ ہے **ف** بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے لکن محرم کو عام نہین کیا اور نہ قید عدم وطی کی ذکر کی ہے اور یہ بلاشک مراد ہے اس عقد کی بنیاد اصل سے خرق سیاج شریعت غراء پر ہے گویا اوس کے نزدیک حدود کچھ لائق پروا کے نہین ہین خصوصاً ایسا فعل کرنا جسکے قبح پر ساری عقول صحیحہ کا اتفاق ہے جسکو ادنی مسکہ مروت کا ہوگا چہ جاے دین کے اوس سے ایسی حرکت ہرگز صادر نہین ہو سکتی ہے ❊

فصل

راضی ہونا طلاق دینے والے کا ساتھ حلالہ کے اور ہان لینا زن مطلقہ کا اس امر کو اور راضی ہونا زوج محلل یہ کا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے لعن المحلل والمحلل لہ رواہ احمد والنسائی بسند صحیح ابن ماجہ کا لفظ باسناد صحیح یون ہے کیا خبر دون مین تمکو تیس مستعار کی کہا ہان اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا وہ محلل ہے لعنت کرے اللہ محلل و محلل لہ کو ترمذی نے کہا ہے اہل علم کا عمل اسی پر ہے جیسے عمر وابن عمر وعثمان اور یہی قول فقہاء تابعین کا بھی ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے لائے نہ جائینگے پاس میرے محلل و محلل لہ مگر مین ان دونون کو رجم کرونگا ابن عمر نے پوچھا کسیلئے کہا وہ دونون زانی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے اسلئے کہ اس فعل پر لعنت آئی ہے شافعی کے نزدیک یہ جب ہے کہ صلب نکاح مین یہ شرط ہو کہ محلل بعد وطی کے اوسکو طلاق دیدیگا اس صورت مین تحلیل کبیرہ ہوگی مطلق و محلل وعورت سب فاسق ہونگے اسلئے کہ ان سب نے اس فاحشہ پر اقدام کیا ہے اور بدون اس شرط کے مکروہ ہے نہ حرام امر مضمر کا اس جگہ اعتبار نہین ہے مگر ایک جماعت ائمہ نے مطلقاً تحلیل کو بموجب اطلاق حدیث کے حرام کہا ہے چنانچہ صحابہ وتابعین مذکورین اسی طرف گئے ہین انتہی یہ قول قوی ہے اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن القیم نے بھی اختیار کیا ہے +

فصل

راز وتنا صیل جماع کا افشاء کرنا مرد یا عورت کا گناہ کبیرہ ہے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین بدترین مردم نزدیک خدا کے دن قیامت کو وہ مرد ہے جو اپنی جورو کے پاس جاتا ہے یا وہ جورو اسکے پاس آتی ہے پھر ایک دوسرے کا راز افشا کرتا ہے رواہ مسلم وابو داؤد وغیرہما حدیث اسماء بنت یزید مین آیا ہے فرمایا کہ اونکی مثال ویسی ہے جیسے ایک شیطان ایک شیطانہ سے ملا

اور اوس سے صحبت کی اور لوگ دیکھ رہے ہین رواہ احمد والبزار ولہ شواھد تقویہ دوسرا لفظ یہ ہے مثل ذلك مثل شیطان لقی شیطانة علی قارعة الطریق فقضی حاجته منہا ثم انصرف وترکہا رواہ ابی داؤد تیسری حدیث مین آیا ہے السباع حرام رواہ احمد وابو یعلی عن ابی الهیثم وقد صححہا غیر واحد ابن لہیعہ نے کہا مراد وہ شخص ہے جو فخر کرتا ہے جماع پر جسمین ہتک ستر ہے نہ مطلقا کما هو ظاهر **ف** ان دونون کا کبیرہ گننا صریح احادیث صحیحہ باب سے ہے نووی نے ایک جگہہ اوسکو مکروہ اور دوسری جگہہ شرح مسلم مین حرام کہا ہے انتہی اسمین کچہ تنافی نہین ہے اسلیے کہ سلف مین استعمال لفظ مکروہ کا بجاے حرام بہت ہوتا تھا ؛

فصل لونڈی یا بی بی سے دبر مین صحبت کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن عباس مین آیا ہے اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس کسی مرد یا عورت کے اوسکی دبر مین اخرجه الترمذی والنسائی وابن حبان طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے من اتی النساء فی اعجازهن فقد کفر ابن ماجہ وبیہقی کا لفظ یہ ہے لا ینظر اللہ الی رجل جامع امرأة فی دبرها احمد وابوداؤد کا لفظ یہ ہے ملعون من اتی امرأة فی دبرها ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ لوطیت صغری ہے یعنی دبر زن مین آنا جابر کا لفظ یہ ہے نهی عن محاش النساء رواہ الطبرانی بسند رجالہ ثقات کسی جگہہ اوسکو اتیان حشوش فرمایا ہے **ف** اسکو غیر واحد نے کبیرہ گنا ہے اسلیے کہ ان حدیثون سے کفر ولعن وعدم نظر خدا ہونا ثابت ہے اور لوطیت صغری نام رکہنا اقبح وعید ہے جلالی نے اسکو ملحق بلواطہ کیا ہے

فصل صحبت کرنا بی بی سے ساتہہ عورت یا مرد اجنبی کے گناہ کبیرہ ہے

ف اسکا کبیرہ گننا واضح ہے اسلیے کہ صریح دال ہے قلت اکتراث مرتکب پر ساتہہ دین کے

اور رقت دیانت پر اور یقینا اجنبیہ یا اجنبی کا بگاڑنا ہے اور جبکہ نظر کرنا طرف اجنبیہ یا اجنبی کے کبیرہ گنا گیا ہے تو اسکا قبح و مفسدہ تو کہین اوس سے بڑھکر ہے ٭

باب مہر کا

بیاہ کرنا کسی عورت سے اور جی مین یہ ہے کہ اوسکا مہر نہ دونگا اگر وہ مانگے گی گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جس مرد نے بیاہ کیا کسی عورت سے تھوڑے یا بہت مہر پر اور اوسکے جی مین یہ ہے کہ اوسکا حق ادا نکرونگا اور اوسکو دہوکا دیا اور مر گیا اور اوسکا حق نہ دیا تو ملیگا وہ اللہ سے دن قیامت کو اور وہ زانی ہوگا روایت کیا الطبرانی بسند رواتہ ثقات بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے مقرر کیا مہر عورت کا اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ارادہ دینے کا نہین رکھتا ہے اور اوسکو دہوکا دیکر اوسکی شرمگاہ کو گویا ظلماً حلال کر لیا ہے تو ملیگا اللہ سے اور وہ زانی ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے وہ مرد ہے جسنے بیاہ کیا ایک عورت سے جب اپنا کام کر لیا تو اوسکو طلاق دیدی اور اوسکا مہر لیگیا **ف** اسکا کبیرہ گننا صریح حدیث باب ہے بلکہ اس کام میں تین کبائر ہین غدر و ظلم و استیفار منافع حرہ بعوض مہر منع اوسکا ٭

باب ولیمہ کا

تصویر بنانا جاندار کی کسی شے پر منقش ہو یا متمکن ہو یا مین پہنا اور کسی شے پر گو ایسی صورت ہو جسکا نظیر نہو جیسے پردار گھوڑا گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا عکرمہ نے کہا مراد ان لوگون سے تصویر بنانیوالے ہین شیخین کا لفظ یہ ہے کہ جو لوگ یہ تصویرین بناتے ہین عذاب کئے جاوینگے دن قیامت کو اونسے کہا جائیگا کہ زندہ کرو جو تمنے پیدا کیا ہے صحیحین مین عائشہ سے مرفوعاً آیا ہے اشد مردم عذاب مین دن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو یہ صورتین بناتے ہین دوسرا لفظ یہ ہے کہ جس گھر مین

تصویرین ہوتی ہین اوسمین فرشتے داخل نہین ہوتے ابن عباس کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا
ہر مصور آگ مین ہے ہر صورت کے عوض ایک نفس بنایا جاویگا جو اوسکو جہنم مین عذاب کریگا
ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو لگا پیدا کرنے مثل میرے
خلق کے بہلا بنا دے تو ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو مسلم کا لفظ علی سے یہ ہے بہیجا مجکو حضرت نے
کہ نہ چہوڑون مین کوئی صورت مگر مٹا دون اوسکو اور نہ کوئی قبر بلند مگر برابر کر دون مین اوسکو
دوسری حدیث مین آیا ہے کون تم مین سے ایسا ہے جو مدینہ مین جاوے اور کوئی وثن وہان
نہ چہوڑے جسکو توڑ نہ ڈالے اور نہ کوئی قبر جسکو برابر نکر دے اور نہ کوئی صورت جسکو آلودہ نکر دے
ایک آدمی نے کہا مین ہون پہر اوسنے آکر خبر دی کہ مینے ایسا ہی کیا فرمایا اب جو کوئی پہر ایسی چیز
بنالے گا وہ کافر ہوگا قران کا رواہ احمد بسند جید معلوم ہوا کہ تصویر کا مٹانا ثابت کا
توڑنا قبر بلند کا برابر کرنا کو مدینہ مین ہو مامور بہ ہے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہا تہا
ہم اوس گہر مین نہین آتے جسمین کتا یا تصویر ہوتی ہے اس باب مین بہت سی احادیث آئی
ہین سب مین وعیدات شدیدات دربارۂ تصاویر وارد ہین **ف** تصویر کشی کا کبیرہ ہونا
صریح منطوق ان احادیث کا ہے ایک جماعت نے ساتہ اسکے جزم کیا ہے شرح مسلم مین
بہی اسی طرح ہے ترجمۃ الباب مین جو حرمت وتکبیر کو عام رکہا ہے وہ اشارہ ہے طرف
ان سب اقسام کے کیونکہ ملحوظ سب مین ایک ہی قول فقہا کا کہ تصویر زمین و بساط وغیرہ ممتہن
پر جائز ہے کچہ اسکے منافی نہین ہے ذی روح کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے شرح مسلم مین
کہا ہے کہ تصویر حیوان کی بنانا منجملہ کبائر کے ہے بسبب وعید شدید کے خواہ امتہان کیلئے
بنالے یا اور کام کو اسلئے کہ اسمین مشابہ ہونا ہے ساتہ خلق خدا کے خواہ بساط پر ہو یا کپڑے
پر یا درہم یا دینار پر یا پیسہ پر یا برتن یا دیوار پر یا تکیہ پر ہان درخت وغیرہ غیر ذی روح
کی تصویر بنانا حرام نہین ہے اسمین کچہ فرق شئے سایہ دار وغیر سایہ دار کا نہین ہے یہ خلاصہ ہے
مذہب جمہور علماء صحابہ وتابعین ومن بعدہم کا جیسے شافعی ومالک و ثوری و ابوحنیفہ وغیرہم سب کا

اجماع کا ہے کہ جب شے کا تصاویر مین سے سایہ ہو اوسکو متغیر کردین قاضی نے کہا ہے مگر لعب
بنات صغار مین رخصت آئی ہے یعنی گڑیان جیسے لڑکیان کہیلتی ہین لیکن مالک نے حضر یکرنا
گڑیون کا مرد کو اپنی بیٹی کے لئے مکروہ کہا ہے اور بعض علما نے دعوی کیا ہے کہ کہیلنا گڑیون
سے منسوخ ہے خطابی وغیرہ نے کہا ہے فرشتے رحمت وبرکت کے نہین آتے خواہ وہ صورت
جاندار کی ہو یا شخص منتصب کی یا منقوش ہو یا سقف یا دیوار مین ہو یا کپڑے مین بنی ہو انتہی ملخصاً
بہر حال شارع کو محو تصاویر مین بڑا اہتمام ہے اور منع تصویر کشی کا بڑا انتظام لیکن اس زمانہ مین
ایسا عموم صور کا ہوا ہے کہ کوئی شے استعمال کی باقی نہین ہے جسمین صورت حیوان کی نہو یہانتک
کہ اشیاء اکل وشرب مین بہی سو جسکو منظور ہو کہ اوسکے گہر مین رحمت وبرکت کے فرشتے آوین
اوسکو چاہیے کہ گہر مین کسی طرح کی تصویر جاندار کی نہ رکہے اور جو ہو تو اوسکو مٹا دے اور جس
صورت مین مطلق تصویر کشی پر وعدہ جہنم ونار کا آیا ہے اور جو تصویر گہر مین ہوتی ہے گو اوسکو
گہر والے نے نہین بنایا ہے لیکن مانع دخول ملائکہ رحمت وبرکت ٹہیرتی ہے تو خیال کرنا چاہیے
کہ وہ تصویر جو کسی معبود باطل کی بنائی جاتی ہے جیسے بت وغیرہ اوسکا عذاب کس قدر ہوگا
اوسکے رکہنے والے تو بالکل شرک مین گرفتار ہین بعض لوگ تصاویر اولاد واعزہ کی للتبرک یادگار
اپنے نزدیک رکہتے ہین خصوصاً جب سے کہ رواج فوٹوگراف کا ہوگیا ہے یہ بہی ایک طرح کا شرک
ہے تصویر کا بنوانا کچہہ تصویر بنانے سے گناہ واثم واستحقاق نار مین کم نہین ہے اسلئے کہ یہ بنوانا
بالکبیرہ ہے کبیرہ کرنا اور کبیرہ گناہ پر راضی ہونا اور اوسکو اپنے لئے حاصل کرنا سب کا ایک حکم
ہے یہ تصویر تو ظاہری ہے لیکن یہی حکم بعینہ تصویر باطن کا بہی ہے بلکہ تصویر باطن تکبیر مین
بہ نسبت تصویر ظاہر کے اکبر ہے اسلئے کہ یہ تو کبیرہ ہے اور وہ حد شرک تک پہنچا دیتی ہے وہ
تصویر باطن تصور شیخ ہے جو جہلاء فقراء مین مروج ہے پیر یا شیخ یا کسی ولی کی صورت کا
تصور کرکے عبادت واستعانت کیا کرتے ہین یہ عین عبادت واستعانت ہے غیر اللہ سے صحابہ
وتابعین نے کبہی صورت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرکے کوئی عبادت

نہین کی اگر یہ طریقہ مستحسن ہوتا تو سب سے زیادہ استحقاق اس تصور کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا دوسرا مسئلہ تصویر انبیاء علیہم السلام کا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کعبہ کے اندر تصویر ابوالانبیاء ابراہیم خلیل علیہ السلام اور تصویر اسمعیل علیہ السلام کو دیکھ کر ایک چوبدستی سے جو دست مبارک مین تھی توڑ ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ تصویر کو کسی معظم کی کیون نہو کچھ حرمت نہین رکھتی ہے اوسکا محو کرنا لازم ہے بعض جاہل تصویر خیالی جناب نبوت مآب کی رکھتے ہین حالانکہ اگر بفرض محال وہ تصویر صحیح اور مطابق شمائل کے بھی کسی جگہ موجود ہو تب بھی اوسکا محو کرنا لازم ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مٹانے نقشا دیرو تماثیل ہر قسم مخلوق کے آئے تھے نہ اسلیے کہ سب کی تصویرین باقی رکہین او راپنی تصویر کا ابقا چاہین خدا جانے ان نام کے مسلمانوں کی عقل کہان جا رہی ہے جو ایسی کھلی ہوئی بات نہین سمجھتے ایسے ہی مسلمانوں کے حق مین اللہ تعالی نے تنصیص شرک کی فرمائی ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی اکثر ایمان لانیوالے کلمہ اسلام کا پڑہتے ہین نماز روزہ زکوٰۃ حج بجالاتے ہین لیکن مع ہذا مشرک ہین شرک مین گرفتار رہتے ہین سو یہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اوسمین بعد رجعل کا مقبول نہین ہے اور شرک کبھی بخشا نہ جائیگا خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور خواہ ظاہر ہو یا باطن حدیث مین آیا ہے شرک چونٹی کی چال سے بھی اندھیری رات مین صاف سیاہ پتھر پر زیادہ تر مخفی ہے ؎

۲	فصل	۱

تطفل یعنے غیر کے طعام پر بغیر اذن و رضامندی صاحب طعام کے داخل ہونا اور مہمان کا سیری شکم پر زیادہ کہانا بغیر معلوم کرنے رضامندی میزبان کے اور پیٹ سے زیادہ کہانا گویا پناہی کہانا کہون نہو جسکا ضرر ظاہر ہے اور توسع کرنا ماکل و مشارب مین براہ حرص و کبر گناہ کبیرہ ہے ابو حمید ساعدی مرفوعًا کہتے ہین حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ لیوے لاٹھی اپنے بھائی کی بغیر اوسکی خوشی خاطر کے روایتہ ابن حبان یہ اسلیے فرمایا کہ مسلمان کا مال مسلمان پر شدید التحریم ہے صحیحین کا لفظ یہ ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع

پس فرمایا تمہارے خون اور مال اور تمہاری آبرو حرام ہے تم پر مثل حرمت اس دن کے اس مہینہ
شہر میں پھیر فرمایا الا ھل بلغت الحدیث ماثور کا لفظ یہ ہے جو داخل ہوا بغیر دعوت کے وہ داخل ہوا چور
بکر نکلا لٹیرا ہو کر شیخین کا لفظ یہ ہے مسابین ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنت میں دوسرا
لفظ یہ ہے قیامت کو ایک شخص عظیم طویل اکول شروب کو لائینگے وہ نزدیک اللہ کے برابر پر مچھر کے
بھی نہوگا مانگنے سے ایک دن میں دو بار کھایا تھا کہا اسے عائشہ کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا کوئی شغل
سوا پیٹ کے نہو ایک دن میں دو بار کھانا اسراف ہے اللہ مسرفین کو دوست نہیں رکھتا ہے
رواہ البیہقی یہ بھی فرمایا کھاؤ پیو صدقہ دو جب تک کہ اوس میں غلط ملا اسراف یا مخیلہ کا نہو رواہ النسائی
وابن ابی الدنیا اور ابن ابی الدنیا کی حدیث میں اون لوگون کو جو الوان طعام کھاتے ہین شرار امت فرمایا ہے ؛

ف ان تینون کا کبیرہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ داخل ہین اکل مال بالباطل مین اور تیسرے امر مین
اضرار نفس ہے وہ کبیرہ ہے مثل امر زہر کے چوتھی بات خیال رہے اور خیال اکبیرہ ہے اذرعی و
زرکشی کے کلام سے بھی تطفل کا کبیرہ ہونا نکلتا ہے حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے بدترین
طعام طعام ولیمہ ہے جسمین تونگر لوگ بلائے جاوین اور مساکین ترک کئے جاوین رواہ الشیخان

باب گزران کرنیکا ساتھ عورتون کے

ایک بی بی کو دوسری بی بی پر ترجیح دینا براہ ظلم و عدوان گناہ کبیرہ ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین
جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ اونمین برابری نکرے تو آئیگا دن قیامت کو اور آدھا دھڑ
اوسکا ساقط ہوگا رواہ الترمذی ابوداؤد کا لفظ یہ ہے جسکے پاس دو عورتین ہین اور وہ طرف
ایک کے اونمین سے جھکا وہ آئیگا دن قیامت کو اور نصف دھڑ اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ یہ ہے
واحد شقیہ مائل ابن ماجہ وابن حبان کا لفظ یہ ہے واحد شقیہ ساقط مراد جھکنے اور
مائل ہونیسے یہ ہے کہ جن امور ظاہرہ میں شارع نے ترجیح کو حرام کیا ہے اونمین میل طرف ایک
کے کرے نہ میل قلبی کہ وہ اختیار سے باہر ہے مسلم میں آیا ہے اہل عدل منابر نور پر جانب دست راست

خدا کے ہونگے حالانکہ اللہ کے دونون ہاتھہ راست ہین وہ لوگ ہین جو برابری کرتے ہین اپنے حکم
مین اور اپنے گھر والون مین اور جسکے وہ والی ہوئے ہین گھر والون مین بی بیان بطریق اولی داخل
شامل ہین ف اسکا کبیرہ ہونا قضیہ اس وعید شدید کا ہے جو ان حدیثون مین آئی ہے اور
حکم ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے اسلئے کہ اسمین ایذا عظیم ہے جسکا تحمل مشکل ہوتا ہے

فصل

ندینا شوہر کا حق واجب زوجہ کو جیسے مہر و نفقہ اور ادا نکرنا بی بی کا حق شوہر کو جیسے تمتع بغیر
عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ولہن مثل الذی علیہن بالمعروف وللرجال
علیہن درجۃ اس آیت کو اللہ پاک نے بعد اوس آیت کے ذکر کیا ہے وبعولتہن احق
بردہن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا اسلئے کہ جب یہ بات بیان کی کہ مقصود مراجعت سے
اصلاح حال زن ہے نہ ایصال ضرر طرف اوسکے تو یہ بھی بیان فرما دیا کہ ہر واحد کا زوجین سے
دوسرے پر حق ہے ابن عباس کہتے ہین مین تزین کرتا ہون واسطے اپنی بی بی کے جس طرح کہ وہ
میرے لئے تزین کرتی ہے اسی آیت کے سبب سے بعض اہل علم نے کہا ہے مرد پر واجب ہے کہ قیام
بحقوق و مصالح زن کرے اسی طرح زن پر انقیاد و طاعت زوج کی واجب ہے مرد کا درجہ عورت
سے اکمل تر ہے فضل و عقل و دیت و میراث و غنیمت مین مرد لائق امامت و قضا و شہادت کے
ہوتا ہے اور بی بی پر بی بی اور لونڈی لاسکتا ہے اور قادر ہے طلاق و رجعت پر گو وہ نہ مانے
اور بالعکس اسکے نہین ہوسکتا اور مرد اخص ہے ساتھہ انواع رحمت و اصلاح کے جیسے التزام
مہر و نفقہ اور ذب زوجہ سے اور قیام ساتھہ اوسکے مصالح کے اور روکنا اوسکا مواقع آفات
سے اسلئے بی بی پر قیام بخدمت شوہر موکد تر ہے بسبب ان حقوق زائدہ کے **کما قال
تعالی** الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض وبما انفقوا
من اموالہم عورت ہاتھہ مین مرد کے اسیر و عاجز ہوتی ہے اسلئے اگر ایک خادم سے زیادہ اوسکو

درکار ہو تو شوہر پر واجب ہے کہ اوسکو دے قادر ہو تو قالہ القرطبی یعنی بصورت وجود مقدرت کے
حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے ایک بی بی سے پوچھا کہ تیرا خاوند سے کیسا ہے اوسنے کہا
میں خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی مگر جس چیز سے کہ عاجز ہوں فرمایا فکیف انت لہ فانہ جنتک
ونارک ۔ عائشہ نے حضرت سے پوچھا تھا کس آدمی کا بڑا حق ہے عورت پر فرمایا شوہر کا کہا مرد پر کسکا
بڑا حق ہے کہا اوسکی ماں کا رواہ البزار بسند حسن وروایت طبرانی وابن حبان وحاکم میں قصہ بعض
عورتوں کا آیا ہے کہ جب اونہوں نے حقوق شوہروں کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے
سنے کہا والذی بعثک بالحق لا نتزوج ما بقیت الدنیا غرض اطاعت زوج میں مصطفے سے
زوج کے بہت سی حدیثیں آئی ہیں ہمنے رسالہ اصلاح ذات البین میں اس بحث کو بسط سے
لکھا ہے **ف** انکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب سے ہے کیونکہ اس باب میں وعیدات شدیدہ
آئی ہیں بعض احادیث میں لعنت اور بعض میں سخط خدا ناراضی شوہر پر وارد ہے ؛

فصل تہاجر وتدابر وتشاحن مسلم گناہ کبیرہ ہے

تہاجر یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ برادر مسلمان کو جدا رکھے بغیر کسی غرض شرعی کے تدابر یہ ہے
کہ جب اوسکے سامنے ہو تو منھ پھیرلے تشاحن یہ ہے کہ دلمیں کینہ رکھے احمد وابو یعلی وطبرانی
کا لفظ مرفوعا یہ ہے حلال نہیں ہے کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ
کہ وہ دونوں راہ حق سے مائل ہوتے ہیں جب تک کہ اس حال پر رہتے ہیں اگر اسی حرام
لیے ہجران وفراق پر مر جاینگے تو دونوں کبھی بہشت میں نجاینگے اسکی سند صحیح ہے طبرانی
کا لفظ بسند صحیح یوں ہے جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو تین دن وہ آگ میں ہے مگر یہ کہ تدارک
کرے اللہ اوسکا اپنی رحمت سے ابو داؤد وبیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے ایک سال چھوڑا وہ مانند
اسکی خونریزی کرنیکے ہے بخاری کا لفظ مرفوعا یہ ہے مکرو تم تقاطع وتدابر وتباغض وتحاسد
اور ہو جاؤ اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی اور جو اچھا السلام کرتا ہے وہ سابق ہوتا ہے

طرف جنت کے علما رسے اس حدیث سے اخذ کیا ہے کہ سلام رافع اثم ہجرت ہے مسلم کا لفظ یہ ہے
کھولے جاتے ہین دروازے جنت کے ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو البتہ ہر غیر مشرک کو بخشتا ہے مگر اوس
شخص کو جسکے درمیان اور اوسکے بھائی کے شحنا ہے یعنی کینہ طبرانی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے مگر
مشرک و مشاحن ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین جنکی نماز اونکے سر سے اونچی نہین ہوتی ہے
ایک بالشت بھر بھی ایک وہ شخص ہے جو امامت کرتا ہے کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے ناخوش
ہے دوسری وہ عورت جو سو رہی اور شوہر اوسکا اوس پر خفا ہے تیسرے دو برادر متصارم زواجر مین
اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے ف ان تینون کا کبیرہ گناہ صریح مفاد احادیث باب ہے کیونکہ علم
دخول جنت اور دخول نار اور سفک دم وعیدات شدیدات ہین ہان اگر عود اس ہجران کا عائد طرف
صلاح یا جرو مہجور کے ہو تو جائز ہے والا فلا +

فصل

گھر سے باہر نکلنا عورت کا عطر ملکر اگرچہ باذن شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ ہر آنکھ
زانیہ ہے اور عورت جب عطر ملکر مجلس مین آتی ہے تو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے اسکو ترمذی
نے حسن صحیح کہا ہے نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جس عورت نے عطر لگایا پھر قوم
پر گزری تاکہ وہ اوسکی خوشبو پاوین وہ مرا سکار ہے اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہوتی ہے
ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے قبول نہین کرتا اللہ کسی عورت سے جو نکلتی ہے طرف مسجد کے نماز کو اور
اوسکی خوشبو اوڑتی ہے یہانتک کہ پھر کر نہاوے [illegible] رواہ الحاکم وصححہ مراد نہانے سے دھو ڈالنا
خوشبو کا ہے ایک عورت بن ٹھن کر مسجد مین آئی تھی حضرت نے فرمایا اے لوگو منع کرو اپنی عورتون
کو زینت و تبختر سے مسجد مین بیشک لعنت نہین کئے گئے بنی اسرائیل یہانتک کہ پہنا اونکی عورتون
نے زینت و زیور کو اور ناز سے چلین مسجد و مین ف اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث باب
ہے یہ جب ہے کہ فتنہ متحقق ہو اور اگر مجرد خوف فتنہ ہے تو مکروہ ہے اور اگر گمان فتنہ کا ہے

دحرام ہے نہ کبیرہ یہ تفصیل قاعدہ شافعیہ پر ہے ورنہ حدیث عام ہے ❖

فصل نشوز عورت کا گناہ کبیرہ ہے

مراد نشوز سے یہ ہے کہ گھر سے بغیر اذن یا رضا شوہر کے باہر نکلے بغیر کسی ضرورت شرعیہ کے جیسے واسطے استفتا کے جبکہ شوہر اوسکو کافی نہین ہے یا خوف نجر یا اندیشہ انہدام قال تعالی واللاتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا اللہ پاک نے اس آیت مین مردون کو حکم دیا ہے کہ وہ قائم ہون ساتھ اصلاح و تادیب نسا کی اور اونکو نفقہ و مہر دین اور بُری طرح ساتھ اونکے بسر کرین نشوز کہتے ہین معصیت و مخالفت کو نشوز کے اندر تین درجے مقرر فرمائے ہین پہلے وعظ و نصیحت پھر علحدگی بستر و مارنا قرطبی نے کہا ہے غایت ہجران کی ایک ماہ ہے جسطرح حضرت نے کیا تھا یہ نزدیک مالکیہ کے ہے شافعیہ کے نزدیک کوئی نہایت اوسکے لئے نہین ہے جب صلاحیت پر آجاوے تب ہی سہی گو سالہا سال گزر جاوین مارنے سے وہ مار مراد ہے جس سے گوشت نہ پھٹے ہڈی نہ ٹوٹے جیسے لات گھونسا دہپا یا مسواک مارنا لیکن منھ پر نہ مارے اور مارے تو گھر کے اندر مارے یا مندیل رومال یا ہاتھ سے مارے کوڑے اور لاٹھی سے نہ مارے غرضکہ جہانتک تخفیف اس باب مین ہو سکے اوسکی مراعات کرے اسی لئے شافعی نے کہا ہے کہ ترک ضرب بالکل افضل ہے حتی ترتیب کہتے ہین پہلے زبان سے وعظ کرے اگر نہ مانے الگ سوئے اگر نہ مانے تو مارے اگر مارنے سے بھی سیدھی نہو تو حکم مقرر کرے اہل علم نے کہا ہے یہ ترتیب وقت خوف نشوز کے مرعی ہوتی ہے اور وقت تحقق نشوز کے جمع بین الکل کرنا بھی لاباس ہے کیونکہ بعض انواع نشوز پر وعید سخت آئی ہے جسطرح صحیحین مین آیا ہے کہ جب مرد نے عورت کو اپنے فراش پر بلایا اور وہ نہ آئی اور مرد غصے مین سو رہا تو صبح تک فرشتے اوس عورت پر لعنت کرتے ہین دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اللہ اوس پر غضبناک رہتا ہے

یہانتک کہ راضی ہو اوس سے خاوند اوسکا تیسری حدیث مین آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہین ہوتی
ہے جب تک کہ خاوند خوش نہو حسن کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سب سے پہلے جو سوال عورت سے دن قیامت
کے ہوگا نماز اور خاوند کا ہوگا کیونکہ اطاعت زوج کی واجب ہے یہانتک کہ اگر کسی کو سجدہ کرنیکا
حکم ہوتا تو عورت کو ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے اسی طرح روزہ نفل رکھنا اوسکو جائز نہین ہے
مگر اجازت سے شوہر کے اسی طرح عورت کو چاہیے کہ یہ بات پہچان رکھے کہ وہ مثل مملوک
کے ہے واسطے شوہر کے کسیطرح کا تصرف اوسکے مال مین نکرے مگر اوسکے اذن سے بلکہ ایک جماعت
علما نے کہا ہے کہ اپنے مال مین بھی تصرف نکرے مگر اوسکی اجازت سے اسلیے کہ وہ عورت مثل
محجورہ کے ہے واسطے شوہر کے۔ اور عورت پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کو حقوق اقربا پر مقدم رکھے
بلکہ بعض صورمین اپنے حقوق پر بھی اور واسطے تمتع زوج کے جہانتک بن سکے مستعد رہے
اسباب نظافت وغیرہ سے اور اپنے جمال کا اوسپر فخر نکرے اور کسی امر قبیح کا اوسمین عیب نہ لگائے
حکایت اصمعی نے کہا مین جنگل مین گیا ایک خوبصورت عورت کو دیکھا اوسکا خاوند
بدصورت تھا مینے کہا تیرا جی کسطرح اسکے نیچے رہنے سے خوش ہے کہا اے شخص سن شاید
اسنے کوئی اچھا عمل اللہ کا کیا ہے جسکے ثواب مین خدا نے مجھے اوسکو دیا اور مینے کوئی برا کام
کیا ہوگا جسکے بدلے مین مجکو یہ ملا ہے عائشہ کہتی ہین اے گروہ عورتون کی اگر تم جانو کہ کیا
حق ہین شوہرون کے تمپر تو ہر ایک عورت تم مین سے اپنے رخسار سے غبار کو اوسکے قدم سے دور
کرے زواجر مین بہت سے اخبار و آثار بابت حقوق زوجین کے اس جگہ پر لکھے ہین **ف**
نشوز کو ایک جماعت نے کبیرہ گناہ ہے بلقینی اپنے والد سے ناقل ہین کہ وہ حدیث لعن ملائکہ سے
عورت مسخطہ پر استدلال کرتی تھی جواز لعن عاصی معین پر مینے اوسنے اس باب مین بحث کی
اور کہا احتمال ہے کہ وہ لعن بالخصوص نہو بلکہ بالعموم ہو مثلاً یون کہتے ہون لعن اللہ من
باتت مہاجرۃ فراش زوجہا ✣

باب طلاق کا

طلاق مانگنا عورت کا خاوند سے بغیر کسی کھٹکے کے گناہ کبیرہ ہے ثوبان مرفوعاً کہتے ہیں جس عورت
نے سوال کیا طلاق کا اپنے شوہر سے بغیر کسی باس کے حرام ہے اوس پر بو جنت کی رواہ ابو داؤد
والترمذی وحسنہ وابن ماجہ وحبان بیہقی کا لفظ یہ ہے مختلعات یعنی خلع کرنے والیاں
منافقات ہیں نہیں ہے کوئی عورت جو مانگے شوہر سے طلاق بغیر کسی ڈر کے پھر پاوے وہ بو جنت
کی **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح مذکور سے بسبب وعید شدید کے لکن قواعد شافعیہ پر
مشکل ہے بدلیل **قولہ تعالی** فلا جناح علیهما فیما افتدت به اور جو شرط قبل اسکے ہے
وہ واسطے جواز کے نہیں ہے بلکہ واسطے نفی کراہت کے ہے **وبقولہ صلعم** خذ الحدیقة
وطلقها تطلیقة لکن اسطرح جواب ہو سکتا ہے کہ دلالت حدیث کی تکبیر پر یہ ہے کہ عورت مرد کو مجبور
کرے طرف طلاق کے ایسا کام کرے جس سے وہ عاجز آ جاوے یا ناچار طلاق دینے پر تیار ہو انتہی میں کہتا ہوں قرآن
حدیث حدیقہ اور احادیث باب میں کچھ منافی نہیں ہے اسلئے کہ محل ہر ایک کا اونمیں سے الگ الگ ہے کبیرہ
وہ سوال ہے جو بلا باس ہو خلع وہ نفاق ہے جو بغرض نفسانی ہو نہ بوجہ شرعی واللہ اعلم

فصل

دیاثت قیادت کرنا درمیان مرد عورتوں اور طفل بے ریشوں کے گناہ کبیرہ ہے حدیث عمر
میں مرفوعاً آیا ہے کہ دیوث جنت میں نہ جاویگا ذہبی نے کہا ہے اس حدیث کے اسناد
صالح ہے احمد کا لفظ یہ ہے دیوث وہ شخص ہے جو اپنی جورو کو خبیث پر برقرار رکھتا ہے
دوسرا لفظ احمد ونسائی وبزار وحاکم کا بسند صحیح یہ ہے کہ جنت حرام ہے دیوث پر تیسرا لفظ
مرفوع یوں ہے دیوث وہ شخص ہے جو پروا نہیں کرتا کہ کون اوسکی جورو پر داخل ہوتا
ف کبیرہ ہونا ان دونوں کا ظاہر ہے علما کہتے ہیں دیوث وہ ہے جسکو اپنی جو۔و

پر غیرت نہین ہے دیاثت کہتے ہین جمع کرنے کو درمیان لوگون کے اور مکروہ و باطل کے سننے کو شافعی نے کہا ہے ایک شخص گانا نہین جانتا ہے اوسکے ہمراہ ایک گانے والا ہے وہ اوسکو پاس لوگون کے لیجاتا ہے وہ فاسق ہے اور یہ کام دیاثت ہے انتہی یہ قول محمول ہے اوپر کہ حالت مذکورہ ملحق بدیاثت ہے لسان العرب مین کہا ہے دیوث وہ ہے جو اپنی جورو کا قواد ہوا اور اوسکا نام ہر کہ پر غیرت نکرے تدیث بمعنی قیادت ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ جہت تقیید کی ساتھ رجال و نساء کے نہین ہے بلکہ یہ قیادت درمیان امرد کے اور بھی بدتر اور قبیح تر ہے مراد قیادت سے دلالی ہے ع قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ؎

باب رجعت کا

وطی کرنا زن رجعیہ سے قبل ارتجاع کے نزدیک معتقد تحریم کے گناہ کبیرہ ہے اگرچہ اوسمین کوئی حد ثابت نہین ہوتی ہے بسبب معنی شبہ کے کیونکہ حدود کی بنیاد دفع پر ہے جہانتک کہ سقوط حد کا ممکن ہو ؎

باب ایلاء کا

قسم کھالینا کہ مین پاس بی بی کے نہ جاؤن گا چار ماہ سے زیادہ گناہ کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو مگر اسلئے بعید نہین ہے کہ اسمین مضرت عظیمہ ہے بی بی کو کیونکہ بعد چار ماہ کے صبر اوسکا مرد سے فنا ہو جاتا ہے جسطرح کہ حفصہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا اور اونہون نے حکم دیا تھا کہ کوئی مرد اپنی بی بی سے غائب نرہا کرے اس مضرت عظیم کی وجہ سے شارع نے قاضی کو مباح کیا ہے کہ اگر زوج بعد چار ماہ کے وطی نکرے تو ایک طلاق اوسکو دیدے

باب ظہار کا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یظاہرون منکم من نسائھم ما ھن امھاتھم ان امھاتھم

الا اللائی ولدنہم وانہم لیقولون منکرا من القول وزورا الغرض منکرہ میں توبیخ ہے عرب کو اور تہجین ہے اونکی عادت کی در بارۂ ظہار کیونکہ یہ قسم منجملہ ایمان جاہلیت کے متعلق خاصۃ اور امم میں یہ عادت نہ تھی ظہار یہ ہے کہ جورو سے یون کہے کہ تو مجہہ پر مثل پشت مادر کے ہے اللہ نے اس قول کو منکر و زور فرمایا یعنی بہتان و کذب اسیلئے اوسپر کفارہ مقرر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ظہار کبیرہ ہے ابن عباس کہتے ہین الظہار من الکبائر +

باب لعان کا

قال تعالی والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا اولئک ہم الفاسقون **وقال تعالی** ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولہم عذاب الیم مراد آیت شریف سے باجماع علما تہمت زنا ہے جیسے یون کہنا اے زانیہ اے لغبیہ اے قحبہ یا مرکوز من القحبہ یا ولد القحبہ یا ابن الزانیہ یا بنت الزنا یا ولد الزنا کہنا یا اسے منکوح اے زانی کہنا یا لوطی ولوطیہ کہنا یا اسی عاق کہنا کہ یہ سب داخل ہے قذف میں اور لفظ شامل ہے تہمت لواطہ کو بھی زواجر میں مسئلہ قذف کی بہت تفصیل کی ہے صغیرہ و مملوک کے قذف کا حکم بیان کیا ہے احادیث و اقوال اہل علم نقل کئے ہین **ف** قذف کا کبیرہ ہونا منطوق کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے +

فصل

گالی دینا مسلمان کو اور زبان درازی کرنا اوسکی آبرو ریزی میں اور سبب ہونا لعن و سباب والدین میں اور لعنت کرنا کسی مسلمان پر گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا حدیث ابن مسعود

مین مرفوعاً آیا ہے کہ بُرا کہنا اور گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتال اوسکا کفر ہے اسکو صحاح
مین روایت کیا ہے مگر ابوداؤد نے مسلم وابوداؤد وترمذی کا لفظ یہ ہے دو گالی دینے والون
مین اوسپر گناہ ہے جسنے پہلے گالی دی یہانتک کہ مظلوم تعدی کرے ابن حبان کا لفظ ابن عباس
سے مرفوعاً یہ ہے کہ المتسابان شیطانان یتہاتران ویتکاذبان جابر بن سلیم سے فرمایا تہا تو
کسی کو گالی نہ دیا کر وہ کہتے ہین اوسدن سے پیچہے کسی آزاد غلام وشتر وگوسفند کو گالی نہین دی
رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان وابی داؤد دوسرا لفظ یہ ہے لاتسبن شیئا
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ منجملہ اکبر کبائر کے یہ ہے کہ لعنت کرے آدمی اپنے والدین کو پوچہا
کیونکر فرمایا گالی دے کسی کے باپ کو وہ اسکے باپ کو گالی دے اور گالی دے کسی کی مان کو
وہ اسکی مان کو گالی دے رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ لعن کرنا مومن کو مثل اوسکے
قتل کرنیکے ہے سلمہ بن اکوع کہتے ہین ہم جب دیکہتے کہ کوئی شخص کسی اپنے بہائی کو لعن کرتا ہے
تو جانتے کہ اوسنے کبیرہ کیا ہے ابوداؤد کی حدیث مین آیا ہے کہ لعنت پہر کر لاعن پر آتی ہے
اگر ملعون اہل اوسکا نہین ہوتا ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مومن لعان نہین ہوتا ہو اور نہ طعان
اور نہ فاحش اور نہ بذزبان ابوبکر صدیق نے لبعض صحابیک کو لعنت کی تہی فرمایا لعانین وصدیقین
کلا ورب الکعبۃ رواہ البیہقی عن عائشہ ابوبکر نے اوس غلام کو جسے گالی دی تہی آزاد
کر دیا مسلم کا لفظ یہ ہے لاینبغی لصدیق ان یکون لعانا یعنی کسی صدیق کو لعان ہونا زیبا
نہین ہے اور حدیثون مین لعنت ناقہ دلبیر سے بہی نہی فرمائی ہے بلکہ لعنت مرغ وبرغوث و
ریح وغیرہا سے بہی منع کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح احادیث باب ہے اور لعنت کرنا
دواب پر حرام ہے ذمی پر بہی لعنت کرنا کبیرہ ہے اسلئے کہ حرمت ایذا مین برابر مسلمان کے
ہے جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہے جیسے فرعون ابی جہل ابولہب وغیرہم اونپر لعنت کرنا جائز ہے
اور جسکی موت کفر پر یقینا معلوم نہین ہے جیسے یزید بن معاویہ اوسپر لعنت کرنا گو وہ فاسق
فاجر ہو درست نہین ہے لبعض نے جو یزید پر لعنت کی ہے یہ تہور ہے کیونکہ وہ مسلمان تہا اور

یہ دعوی کہ وہ کافر تھا اور اوسنے حکم قتل حسین علیہ السلام کا دیا تھا ثابت نہین ہے اسی لئے
غزالی نے اوسکی لعنت کو حرام کہا ہے اگرچہ فاسق سنگین تھا وہ فی الکبائر بلکہ فی الفواحش تھا بلکہ
لعنت غیر معین بالشخص اور معین بالوصف جیسے لعن اللہ الکاذب سو اجماع جائز ہے۔
قال تعالی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین وقال تعالی ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ
علی الکاذبین اسطرح کی لعن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت آئی ہے **ف** زواجر
مین اسجگہ لعائن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکی جمع کیا ہے وہ سب لعائن غیر معین پر
ہین اور اکثر فعل کبائر پر وارد ہوئی ہین اور جس جگہہ کسی معین پر لعنت کی ہے اوسکا مرنا کفر
پر حضرت کو معلوم ہوگیا تھا غرضکہ جملہ حیوانات وجمادات پر لعن کرنا مذموم ہے ؟

فصل

تبرا کرنا انسان کا اپنے نسب سے یا والد کے نسب سے اور منسوب ہونا طرف غیر والد کے باوجود معلوم
ہونیکے گناہ کبیرہ ہے حدیث سعد بن ابی وقاص مین مرفوعًا آیا ہے جسنے دعوی کیا غیر پدر کا
اور وہ جانتا ہے کہ وہ اوسکا باپ نہین ہے تو جنت اوسپر حرام ہے رواہ الشیخان ابی داؤد
ابو ہریرہ کہتے ہین کہ جب آیت ملاعنہ اوتری حضرت نے فرمایا جس کسی عورت نے داخل کیا کسی
قوم پر اوس شخص کو جو اونمین سے نہین ہے تو وہ اللہ سے کسی شے مین بھی نہین ہے وہ جنت
مین نجاویگی رواہ ابی داؤد والنسائی وابن حبان والبیہقی شیخین کا لفظ یہ ہے دعوی
نہین کرتا کوئی آدمی غیر پدر کا اور وہ جانتا ہے مگر کافر ہو جاتا ہے دوسرا لفظ شیخین کا یہ ہے
من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا یعنی غیر کو باپ بنانا یا غیر کا
غلام بننا موجب لعنت وعدم قبول عبادت ہے بخاری کا لفظ یہ ہے کہ لا ترغبوا عن آبائکم
فمن رغب عن ابیہ فقد کفر طبرانی کا لفظ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے یہ ہے

کافر ہوا وہ شخص جسنے انکار کیا نسب کا اگرچہ باریک ہو یا دعوی کیا نسب کا جسکو پہچانتا نہین ہے دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے یا نفی کی نسب سے اگرچہ دقیق ہو وہ کافر ہوا ساتھ اللہ کے احمد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیہ لم یرح رائحۃ الجنۃ ابوداؤد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ **ف** ان دونون کا کبیرہ گنا صریح منطوق ان احادیث صحیحہ کا ہے اور یہ واضح جلی ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی ہے بعض نے کہا ہے کہ کفر کے معنی یہ ہین کہ موذی بکفر ہے یا مستحل ہے یا کافر نعمت ہے انتہی لکن اول اولی ہے اسلئے کہ وعیدات مذکورہ نہایت سخت ہین اور ابتلا اسمین عام ہے خصوصًا خاندان امرا و رؤسا مین دونون امر شائع و مروج رہتے ہین اولاد زنا اونکی سگے باندہ دی جاتی ہے اور وہ قبول کر لیتے ہین اور جو اونمین کم نسب ہوتے ہین وہ آپکو شریف بنانیکے لئے سید بنجاتے ہین سید بننے مین دو طرح کی تکبیر حاصل ہوتی ہے ایک ادعاء لسوی غیر والد دوسری تقول کذب جناب رسالت پر بالخصوص حالانکہ حدیث صحیح متواتر مین آیا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار +

فصل

طعن کرنا نسب پر جو کہ ظاہر شرع مین ثابت ہے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا مسلم نے ابوہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے دو چیزین ہین لوگون مین اونکا قصد کرنا کفر ہے ایک طعن نسب مین دوسرے نیاحت کرنا میت پر **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح حدیث ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ کسینے اسکا ذکر نہین کیا ہے +

فصل

داخل کرنا عورت کا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے زنا یا وطی شبہ سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ جب آیت ملاعنہ نازل ہوئی حضرت نے فرمایا جس عورت نے داخل کیا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے وہ منجانب اللہ کسی شئے مین نہین اور اللہ اوسکو جنت مین داخل نہ کریگا اور جس مرد نے انکار کیا اپنے بیٹے کا اور وہ دیکھتا ہے طرف اوسکے یعنی جانتا ہے کہ وہ اوسکا بیٹا ہے پردہ کریگا اللہ اوس سے اور رسوا کریگا اوسکو سامنے ساری خلائق کے اولین و آخرین سے ٭

کتاب عدت کی

خیانت کرنا انقضاء عدت مین گناہ کبیرہ ہے اسکو کبیرہ گنا کچہ دور نہین ہے اسلیئے کہ اسمین مسلط کرنا اجنبی کا ہے لیعنے یعنے شرمگاہ پر بغیر حق کے اور اس فساد کے ضرر عظیم اور مفاسد لا تحصی ہوتے ہین ٭

فصل

نکلنا عدت والے کا مسکن سے جسمین کہ تا انقضاء عدت رہنا لازم تھا بغیر کسی عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے اسکا ذکر کبائر مین کچہ بعید نہین ہے بلکہ قیاس ہے باہر نکلنے پر عورت کے خانۂ شوہر سے بغیر اوسکے اذن کے بلکہ یہ بات حق مین معتدۂ وفات کے بالاولی ہے کیونکہ اوسکے گھر رہنے مین حق شوکہ خدا ہے جیسے حفظ نسب وغیرہ ٭

فصل گ سونگ کرنا متوفی عنہا کا زوج پر گناہ کبیرہ ہے

کیونکہ ترک احداد پر بہت سے مفاسد مترتب ہوتے ہیں اسلیئے کبیرہ گنا اسکا غیر بعید ہے

فصل وطی کرنا کنیز سے قبل استبراء کے گناہ کبیرہ ہے

اسکا ذکر کبائر میں اسلیئے کچھ دور نہیں ہے کہ اسپر اختلاط میاہ و ضیاع انساب وغیرہ مفاسد مترتب ہوتے ہیں پھر دیکھا کہ حدیث مسلم میں صریح یہ بات آئی ہے اگر حاملہ ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت کا گذر ایک عورت حاملہ پر باب فسطاط پہ ہوا پوچھا یہ کون ہے کہا فلان شخص کی کنیز ہے فرمایا کیا اوسکے ساتھ المام کیا ہے کہا ہان فرمایا لقد هممت ان العنه لعنا يدخل معه فی قبره کیف یورثه وهو لا یحل له کیف یستخدمه وهو لا یحل له یعنی اسکا امر ولد کا مشکل ہے احتمال ہے کہ بچہ اسکا ہو یا غیر کا اگر اسکا بچہ ہے تو نفی اوسکی درست نہیں ہے اور نہ استرقاق و استخدام اور اگر غیر کا ہے تو اوسکا استلحاق و توریث حلال نہیں ہے

کتاب نفقات کی زوجات و اقارب و ممالیک پر

فصل

ندینا نفقہ و کسوت کا بی بی کو بغیر مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے یہ ایک طرحکا ظلم ہے بلکہ اقبح ظلم ہے ✤

فصل

ضائع کرنا عیال کا جیسے اولاد صغار گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے کافی ہے آدمی کو یہ گناہ کہ ضائع کرے اوسکو جسکو قوت دیتا ہے رواہ ابی داود والنسائی حاکم کا

لفظ یہ ہے جو اونکے عیال مین ہین ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ سائل ہوگا ہر راعی سے اوسکی
رعیت کا کہ نگاہ رکہا اوسکو یا ضائع کیا یہانتک کہ مسئول ہوگا مرد اپنے گہر والون سے
شیخین کا لفظ یہ ہے کہ مرد راعی ہے اپنے گہر والون مین اور مسئول ہے اپنے رعیت
مین اور عورت راعی ہے گہر مین اپنے خاوند کے اور مسئول ہے اپنی رعیت سے الحدیث
ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ یہ ظلم بہت بُرا اور بڑا ہے ❊

فصل

نافرمانی کرنا والدین کی یا ایک کی اون دونون مین سے اگرچہ عالی ہون اور گو اونسے زیادہ
کوئی اور قریب موجود ہو گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** وبالوالدین احسانا ابن عباس
نے کہا مراد نیکی کرنا ہے ماں باپ سے ساتھہ لطف ولین جانب کے اونکو جواب سخت نہ دے
تیز نظر سے طرف اونکے نہ دیکھے نہ اپنی آواز اونپر بلند کرے بلکہ سامنے اونکے ایسا ذلیل رہے جیسے
خادم سامنے مالک کے ہوتا ہے **وقال تعالی** وقضی ربك ان لا تعبدوا الا ایاہ
وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندك الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف
ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمة وقل رب
ارحمھما کما ربیانی صغیرا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ ان کو اُف کہے یہ کنایہ ہے
ایذا سے کسیطرح کی ایذا ہو یہانتک کہ اقل انواع کیون نہو اسیلیے حضرت نے فرمایا ہے اگر اللہ
کسی شئے کو اُف سے کمتر جانتا تو اوسی سے منع کرتا اب عاق جوچاہے سو کرے جنت مین نہ جائے گا
اور نیکوکار جو چاہے سو کرے آگ مین داخل نہوگا بر والدہ پر تین بار حکم کیا ہے اور بر والد
پر ایکبار اور والدہ کو اوسط ابواب جنت فرمایا ہے صحیحین مین آیا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو بڑے گناہ کبیرہ
سے ایک شرک کرنا ہے ساتھہ خدا کے دوسرے نافرمانی کرنا ہے ماں باپ کی یہان بے ادبی
کو اور ترک بر و احسان والدین کو برابر شرک اللہ کے رکہا ہے عیاذا باللہ ایک حدیث مین فرمایا

حرام ہے تیسرا نافرمانی اُمّہات کی رواہ البخاری حاکم کا لفظ یہ ہے اللہ نظر نہ کریگا دن قیامت کو
طرف اوسکے جو نافرمان ہے والدین کا احمد ونسائی وبزار کا لفظ یہ ہے اللہ نے حرام کیا ہے جنت
کو عاق والدین پر اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اوسکو جنت کی ہوا بہی نہ
لگے گی ابن ابی عاصم کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض حاکم
کا لفظ یہ ہے کہ وہ جنت مین نہ جائیگا **حکایت** ایک شخص حضرت کے پاس آیا کہا مین گواہی
دیتا ہون لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کی اور نماز پنجگانہ پڑہتا ہون اور زکوۃ دیتا ہون
اور رمضان کا روزہ رکہتا ہون فرمایا اگر تو اس حال پر مر جائیگا تو ہمراہ انبیاء وصدیقین وشہدا
وصالحین کے ہوگا دن قیامت کو اسطرح پہر دو انگلیون سے اشارہ کیا مگر جبکہ تو نے
نافرمانی ماں باپ کی نہ کی ہوگی رواہ احمد والطبرانی باسناد صحیح وابن خزیمۃ وابن حبان
احمد وغیرہ کا لفظ معاذ بن جبل سے مرفوعًا یہ ہے ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من
اہلک ومالک طبرانی وحاکم کا لفظ یہ ہے ملعون من عق والدیہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے
لعن اللہ من سب والدیہ حاکم کا لفظ یہ ہے سارے گناہون مین سے جسکو اللہ چاہتا ہے قیامت
تک تاخیر دیتا ہے مگر عقوق والدین کہ اللہ عاق کے لئے زندگی مین قبل موت کے جلدی کرتا ہے
بیہقی کا لفظ قصہ مین ایک باپ بیٹے کے یہ ہے انت ومالک لابیک اسکو ابن ماجہ نے
بہی روایت کیا ہے ابو یعلی کا لفظ ابن عمر سے مرفوعًا یہ ہے کہ ایک شخص سے فرمایا اما علمت
انک ومالک من کسب ابیک **حکایت** طبرانی مین آیا ہے کہ ایک مرد سے مرتے
وقت کلمہ نہ کہا جاتا تہا جب اوسکی ماں سے قصور اوسکا معاف کرایا تب اوسکے منہ سے کلمہ
نکلا حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ من النار غرضکہ عقوق وحقوق والدین مین گنتی
حدیثین آئی ہین **ف** عقوق کا منجملہ کبائر کے ہونا متفق علیہ اہل علم ہے ظاہر کلام ائمہ
شافعیہ یہ ہے کہ کچہ فرق اسجگہ درمیان والدین کافر ومسلمان کے نہین ہے یعنی خواہ والدین
کافر ہون یا مسلمان عقوق وعصیان مین دونون برابر ہین عقوق کی حد یہ ہے کہ ماں باپ مین

کسی کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو غیر کے ساتھ گناہ صغیرہ ہو تو وہ کام حق مین مان باپ کے گناہ کبیرہ
ہوتا ہے یا خلاف اونکے امر و نہی کے کرے اوس کام مین جسمین کہ ولد پر خوف فوت نفس یا کسی عضو
کا ہو حتی کہ والد اوسمین متہم ہو یا کسی سفر شاق مین جو ولد پر فرض نہین ہے مخالفت کرے یا
کسی غیبت طویلہ مین جسمین نہ کوئی علم نافع ہے اور نہ کوئی کسب ہے یا اوسمین اسکی آبروجاتی ہو
زواجر مین فوائد ان قیود کے بہت بسط سے لکھے ہین +

فصل - قطع رحم کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام یعنی قطع رحم سے بچو اور ڈرو
وقال تعالیٰ فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم
اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم وقال تعالیٰ ویقطعون
ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ہم الخاسرون وقال تعالیٰ
ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار شیخین کا لفظ
ہے کہ قاطع رحم جنت مین نہ جاویگا ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ
کہ لائق ایسکے ہو کہ اللہ اوسکی عقوبت مین جلدی کرے دنیا مین علاوہ اوسکے جو آخرت مین
ذخیرہ کر رکھا ہے بغی وقطیعت رحم سے روایت کیا اسکو ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد
قطع رحم مین وعیدات شدیدات بکثرت آئی ہین زواجر مین بہت سے حدیثین نقل کی ہین رافعی
ونووی کا توقف کرنا ایسکے کبیرہ ہونے مین باوجود ان احادیث وآیات کے بیجا ہے تفصیل
صلہ رحم کی زواجر مین مرقوم ہے اس صلہ مین اولاد اعمام وخالات بھی داخل ہین +

فصل

مالک کو چھوڑ کر کسی اور کا غلام بنا گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ

اوانتمی الی غیر مو الیہ فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا ابن حبان کا لفظ یہ ہے من تولی الی غیر موالیہ فلیتبوء مقعدہ من النار ابوداؤد کا لفظ یہ ہے فعلیہ لعنة اللہ المتتابعة الی یوم القیامة **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ باب سے اور یہ ظاہر ہے ❖

فصل

فاسد کرنا قن یعنے لونڈی غلام کا مالک وسید پر گناہ کبیرہ ہے حضرت نے فرمایا ہے من خبب علی امرء زوجتہ او مملوکتہ فلیس منا رواہ احمد باسناد صحیح والبزار وابن حبان ابوداؤد کا لفظ یہ ہے من خبب امراۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ خبب بمعنی افسد وخدع ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ مقتضیٰ احادیث باب ہے کیونکہ نفی اسلام ایک وعید شدید ہوتی ہے جسطرح کہ اذرعی وغیرہ نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے پھر معلوم ہو اکہ بعض علما نے اسکو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے ❖

فصل

بھاگنا غلام کا پاس سے سید کے گناہ کبیرہ ہے مسلم نے جریر سے مرفوعًا روایت کیا ہے جو غلام بھاگ گیا ذمہ اوس سے بری ہوا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اوسکی نماز قبول نہین ہوتی تیسرا لفظ یہ ہے وہ کافر ہو جاتا ہے یہانتک کہ پھر کر آوے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے دو آدمی ہین جنکی نماز اونکے سر سے تجاوز نہین کرتی ایک غلام جو پاس سے اپنے مولی کے بھاگ گیا یہانتک کہ پھر آوے دوسری عورت جسنے نافرمانی اپنے شوہر کی کی ہے یہانتک کہ رجوع کرے دوسرا لفظ یہ ہے جو غلام کہ مرگیا حالت گریز مین وہ داخل نار ہوگا اگرچہ راہ خدا مین مارا جاوے ابن حبان کا لفظ یہ ہے اگر مرگیا تو عاصی مرا **ف** اسکا کبیرہ ہونا

صریح احادیث باب نہ حدیثین اس باب مین بکثرت آئی ہین اسلئے یہ کبیرہ ظاہر ہے +

فصل

آزاد سے خدمت لینا اور اوسکو غلام بنانا کبیرہ ہے ابن عمر مرفوعًا کہتے ہین قبول نہین ہوتی ہے نماز اوس شخص کی جسنے غلام بنایا کسی آزاد کو روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ خطابی نے کہا ہے استعباد محرر کا یون ہوتا ہے کہ اوسکو آزاد کر دے پھر آزادگی کو مخفی رکھے یا انکار عتق کا کرے یہ اور بھی بدتر ہے یا بعد عتق کے پکڑ رکھے اور خدمت لے انتہی یا غیر کے آزاد کردہ سے خدمت لے یا زبردستی اوسکو غلام بنا دے ف اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث سے ہے اور یہ ظاہر ہے +

فصل

بازرہنا لونڈی غلام کا خدمت سید سے اور بندیا سید کا اوسکی مؤنت کو اور کام لینا اوس سے زیادہ اوسکی طاقت سے اور ہمیشہ مار پیٹ کرنا اوسکو یا خصی کرنا گو صغر سن مین ہو یا کسی اور طرحکی تعذیب کرنا یا داغ کا خصی کرنا بغیر کسی سبب شرعی کے اور تحریش کرنا بہائم مین یہ سب کبائر ہین طبرانی کا لفظ علی مرتضی سے مرفوعًا یہ ہے سخت ہے غضب میرا اوسپر جسنے ظلم کیا ایسے شخص پر جسکو سوا میرے کوئی ناصر و مددگار نہین ملتا ہے مسلم کا لفظ ابو مسعود بدری کہتے ہے مین ایک غلام کو کوڑے مارتا تھا کسی نے پس پشت سے مجھکو پکارا مینے غصہ مین وہ آواز نہ پہچانی جب وہ مجھسے نزدیک ہوا دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا اسے ابا مسعود تو جان لے کہ اللہ کو تجھپر زیادہ قدرت ہے بہ نسبت تیری قدرت کے اس غلام پر مینے کہا مین آج سے کسی مملوک کو کبھی نہ ماروں گا اور مینے اوسکو آزاد کر دیا ابو داؤد کا لفظ ابن عمر سے مرفوعًا یہ ہے جسنے طمانچہ مارا مملوک کو یا اوسکو پیٹا تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو آزاد کر دے

طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے مارا اپنی مملوک کو ظلماً اوسکا بدلا لیا جائیگا دن قیامت کو احمد و ابن ماجہ کا لفظ ابو بکر صدیق سے مرفوعاً یہ ہے داخل نہوگا جنت مین بد خلق الحدیث یعنی موذی مالک کا ابو داؤد کا لفظ یہ ہے ابو ذر اپنے غلام کو اپنا سا لباس پہناتے تھے ایکبار اونہون نے بلال بن رباح موذن رسول خدا صلعم کو عار طرف سے ماں کے دلائے تھے کیونکہ وہ اعجمیہ تھی بلال نے حضرت سے شکایت کی فرمایا یا اباذر انک امرء فیک جاهلیة الحدیث نیسے وہ غلام کو اپنے برابر رکہتے شیخین و ترمذی کا لفظ یہ ہے جسکے ماتحت اوسکا بہائی ہو اوسکو وہ کہلاوے پہناوے جو آپ کہاتا پہنتا ہو اور طاقت سے زیادہ کام نہ لے اگر لے تو خود اوسکی اعانت کرے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے اطعمو هم مما تاکلون واکسوهم مما تلبسون دوسرا لفظ علے مرتضی سے مرفوعاً یہ ہے کہ آخر کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تہا الصلوة الصلوة واتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے فما زال یقولها حتی ما یفیض لسانہ بخاری مین آیا ہے کہ دوزخ مین گئی ایک عورت بدلے ایک بلی کے جسکو باندہ رکہا تہا نہ چہوڑا کہ وہ خشاش ارض کو کہاتی یعنے حشرات زمین کو ابن عباس سے مرسلاً مرفوعاً آیا ہے کہ منع کیا ہے حضرت نے تحریش کرنیسے درمیان مہائم کے یعنی جانوروں کو بہڑکا کر باہم لڑا دینا اسمین لڑانا مرغ و بٹیر و مینڈہے وغیرہ کا بہی داخل ہے **ف** انکا کبیرہ گناہ ظاہر مفاد احادیث ہے تحریش منجملہ تعذیب کے ہے اذرعی نے کہا ہے کہ قتل کرنا اگرچہ غیر موذی کا منجملہ کبائر کے ہے اسلئے کہ ایک عورت اسی بلی کے پیچہے آگ مین گئی اسلئے جو امر اس معنی مین ہے وہ ملحق ہے ساتہہ اوسکے اور قتل کچہہ شرط نہین ہے بلکہ ایذا ارشدید کا بہی یہی حکم ہے جیسے ضرب ہو لم نعجل علما نے تصریح کی ہے کہ تعذیب حیوان کی بلا موجب اور خصی کرنا غلام کا اور نقاب دینا اوسکو براہ ظلم و تعدی منجملہ کبائر کے ہے پہر کہا کہ دست درازی کرنا ضعیف و مملوک و جاریہ و زوجہ و دابہ پر کبیرہ ہے اسلئے کہ اللہ نے تو انکے ساتہہ احسان کرنیکا حکم دیا ہے بڑی اسارت انکے حق مین

اسکا ہو کا رکتا ہے **حکایت** ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں ۔۔ یہ بالیقین تمار پر
ستا بیٹھے اور سکو دو یا تین بار مارا اوسے مرا وسکا کر میری طرف دیکھا ۔۔ ابو سلیمان یہ معنے
دن قیامت کو چاہے تو کم کر یا زیادہ بیٹے کہا آج سے پھر کبھی میں اوسکو نہ ماروں گا جانداروں
نشانہ بنانے پر لعنت آئی ہے جانور کو بہوکا پیاسا رکھکر مارنے سے منع فرمائی ہے چڑیوں کے بچے
پکڑ لینے جو بیٹیوں کو آگ میں جلانے سے منع کیا ہے +

کتاب الجنایات

قتل کرنا مسلمان یا ذمی معصوم کا عمداً یا بہ شبہ عمد گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن یفعل ذالک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلد فیہ مہانا الا من تاب مراد قتل کرنا ہے نفس محترم کا **وقال تعالیٰ** من اجل ذالک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ایک جان کے قتل کرنے کو برابر قتل کرنے سب لوگوں کے ٹھیرایا ہے مراد مبالغہ ہے تعظیم امر قتل میں ابن عباس کہتے ہیں جسنے کسی نبی یا امام عادل کو قتل کیا اوسنے گویا سارے لوگوں کو قتل کیا مجاہد نے کہا جسنے ایک جان حرام کو قتل کیا وہ بسبب اوس قتل کے آگ میں گھسیگا اسطرح کہ اگر سب کو قتل کرتا تو جہنم میں جاتا اور قتل مومن پر اللہ نے وعدہ خلود نار و غضب و لعنت و عذاب عظیم کا فرمایا ہے زواجر میں بابت اس آیت کے بسط تمام کیا ہے صحاح و سنن میں مروی ہے قتل نفس کو اکبر کبائر میں گنا ہے ہمراہ شرک باللہ کے ذکر کیا ہے قاتل کے لئے وعید نار کا آیا ہے گو مقتول اہل ذمہ ہو **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مدلول کتاب و سنت صحیحہ ہے اسی لئے قتل عمد کو بالاجماع کبیرہ کہا ہے اختلاف اسمیں ہے کہ بعد شرک کے اکبر کبائر کیا ہے صحیح مشہور یہ ہے کہ اکبر کبائر بعد شرک کے یہی قتل النفس ہے یا زنا ہے عمد کی تصریح باب کبیر کے ہروی و شریح در ویانی نے کی ہے شافعی بھی اسی طرف گئے ہیں حدیث میں آیا ہے جب

دو مسلمان تلوار کھینچکر آمنے سامنے ہوتے ہین تو قاتل و مقتول دونون جہنم مین جاینگے مقتول اسلئے کہ وہ بہی حریص تہا قتل پر اپنے صاحب کے ہان قتل کرنا اہل بغی کا یا دفع کرنا قاتل کا اپنی جان سے اور اپنے حریم سے داخل اس وعید مین نہین ہے ❊

فصل خودکشی کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ولا تقتلوا انفسکم الی قولہ ومن یفعل ذالک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا یعنی بعض تمہارے بعض کو قتل نکرین یا مراد نہی ہے خودکشی سے حقیقۃً اور یہی ظاہر ہے اگرچہ قول اول ابن عباس سے منقول ہے قصہ عمرو بن عاص مین آیا ہے کہ اونکو غزوہ ذات السلاسل مین احتلام ہوگیا تہا خوف سے سردی کے غسل نہ کیا تیمم کرکے نماز پڑہائی جب حضرتؐ نے پوچہا تو اسی آیت سے استدلال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور کچہہ نہ فرمایا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عمرو نے تاویل اس آیت کی خودکشی پر کی نہ غیر کشی پر اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر انکار نہ فرمایا صحیحین مین ابوہریرہ سے آیا ہے جسنے گرایا آپکو پہاڑ پر سے پہر قتل کیا اپنی جان کو وہ نار جہنم مین ہوگا گرا کریگا اوسمین ہمیشہ اور جسنے زہر پیکر جان دی وہ زہر اوسکے ہاتہہ مین ہوگا ہمیشہ اوسکو جہنم مین پیا کریگا اور جسنے اپنی جان کسی لوہے یا تیز چیز سے قتل کی وہ اوسکو ہمیشہ جہنم مین بہونکا کریگا **حکایت** ایک آدمی کے زخم لگا تہا اوسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندے نے جلدی کی ساتہہ اپنی جان کے مینے اوسپر جنت کو حرام کردیا شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے ذبح کیا اپنی جان کو وہ معذب ہوگا دن قیامت کے اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت و حدیث سے ہے اگرچہ کسی نے ساتہہ اسکے تعرض نہین کیا ہے اور یہی ظاہر ہے ❊

فصل

مدد کرنا قتل محترم یا مقدمات قتل پر یا حاضر ہونا وقت قتل کے اور باوجود قدرت کے دفع نکرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ کا لفظ ابوہریرہ سے مرفوعاً یہ ہے جسنے اعانت کی قتل مومن پر اگرچہ آدھی بات سے ہو وہ ملیگا اللہ سے اور لکھا ہوگا درمیان اوسکی دونوں آنکھوں کے یہ ناامید ہے رحمت خدا سے طبرانی و بیہقی کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ کھڑا نہو کوئی تم مین اوس جگہ جہان کوئی شخص ظلم سے قتل کیا جاتا ہے کیونکہ لعنت اوترتی ہے وہان کے حاضرین پر اگر دفع نکرین اوس سے طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے جسنے زخمی کیا پشت کو کسی مسلمان کی ناحق ملیگا وہ اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا **ف** یہ احادیث دلیل ہین کبیرہ ہونے پر اس قتل کے مگر حلبی اسکو صغیرہ کہتے ہین لکن زواجر مین تائید تکبیر کی اور تضعیف قول مذکور کی لکھی ہے اور کہا ہو قالوجہ بل الصواب ما ذکرتہ +

فصل

مارنا کسی مسلمان و ذمی کا بغیر کسی مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث طبرانی مذکور دوسرا لفظ یہ ہے ظہر المومن حمی الا بحقہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ عذاب کریگا اون لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ قید مسلم کی کافی ہے لکن کچھ فرق درمیان مسلم و ذمی کے نظر مایا اور ہی نہین ہے اگرچہ حلبی خدشہ وضرب کو صغیرہ کہتے ہین اسیلیے اذرعی نے حلبی پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا ہے ینبغی ان تلحقا بالکبائر انتھی +

فصل

ڈرانا مسلمان کو اور اشارہ کرنا طرف اوسکے ہتھیار وغیرہ سے گناہ کبیرہ ہے عامر بن ربیعہ کہتے ہین ایک آدمی نے ایک شخص کی پاپوش دل لگی سے لیکر چھپا دی اسکا ذکر حضرت سے ہوا فرمایا تم مت ڈراؤ مسلمان کو مسلمان کا ڈرانا ظلم عظیم ہے رواہ البزار والطبرانی وابو الشیخ ابن حبان طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ڈرایا کسی مومن کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دے اوسکو افزاع یوم القیامت سے ابو الشیخ وطبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے نظر کی طرف کسی مسلمان کے ڈراتا ہے اوسکو ناحق تو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے **حکایت** ایک آدمی سوتا تھا ایک شخص نے اوسکے سرہانے سے رسی لے لی وہ ڈر کر جاگ پڑا اوسپر حضرت نے فرمایا لا یحل لمسلم ان یروع مسلما یعنی مسلمان کا مسلمان کو اسطرح ڈرانا حلال نہین ہے رواہ ابو داؤد والطبرانی بسند ثقات مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے کسی ہتھیار سے تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک کہ باز آوے گو اوسکا حقیقی بھائی ہو ایک ماں باپ سے **ف** انکا کبیرہ ہونا صریح حدیث ہی جب ترویع سے ایسا خوف حاصل ہو جسکا تحمل عادتاً شاق وعادتاً غیر محمول ہے تو ترویع حرام ہوگی اور اگر وہ خوف مودی ہے طرف مضرت بدن یا عقل کے تو کبیرہ ہے مگر معلوم نہین کہ کسینے صراحۃً اسکے تعرض کیا ہو انتہی بعض ترویع ایسی ہوتی ہے جس سے آدمی ڈر کر مرجاتا ہے اوسکو اگر اکبر الکبائر کہا جاوے تو ہوسکتا ہے اسلئے کہ قتل مسلم کبیرہ شدیدہ ہے واللہ اعلم *

فصل

سیکھنا سکھانا جادو کرانا ایسے سحر کا جسمین کفر نہین ہے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر الایات ان آیتون مین دلالات ظاہرہ ہین

تبیع سحر پر کہ وہ کفر ہے یا کبیرہ زواجر مین اس جگہ کلام کیا ہے سحر زمانہ سلیمان علیہ السلام پر اور یہ کہ سحر کسکو کہتے ہین اور سحر کی کچہہ حقیقت ہے یا نری تخییل ہے پہر کہا ہے کہ سحر کی حقیقت ہوتی ہے گو بعض سحر تخییل ہوتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے سحر کیا تہا اوسکا اثر ظاہر ہوا پہر بیانات انواع سحر کے ذکر کرکے یہ بحث کی ہے کہ کون نوع سحر کی کفر ہے اور کون نوع کبیرہ ہے پہر علما کا اختلاف بیان کیا ہے ساحر کی حد قتل کرنا ٹہیرا ہے یہی سنن احمدیہ مین بہی آئی ہے متنحل سحر کو شیطان مرید جبار عنید کہا ہے صحیحین مین سحر کو منجملہ سبع موبقات کے ذکر فرمایا ہے **ف** انکو جلال بلقینی نے کبائر مین گنا ہے یہ کبیرہ صریح آیت و حدیث صحیح ہے بعض اہل علم نے جملہ انواع سحر کو کفر کہا ہے تو اب کبیرہ ہونے مین کیا تامل ہے انتہی بے شبہ اکثر انواع سحر کے کفر ہوتے ہین الا ما شاء اللہ تعالی ۰

فصل

کہانت عرافت طیرہ طرق تنجیم عیافت اتیان کاہن اتیان عراف اتیان طارق اتیان منجم اتیان ذی طیرہ یا ذی عیافت یہ بارہ امور کبائر ہین **قال تعالی** ولا تقف ما لیس لک بہ علم الایۃ یعنی جو بات تجہے معلوم نہین ہے تو مت کہہ تیرے حواس سے سوال ہوگا اور فرمایا ہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول معلوم ہوا کہ سوا اللہ کے کوئی غیب دان نہین ہے زواجر مین کہا ہے نفس المنفرد بعلم المغیبات علی الاطلاق کلہا جز بجہاد رن غیرہ عمران بن حصین مرفوعًا کہتے ہین جسنے بدفالی لی یا اوسکے لئے لی گئی یا کہانت کی یا کہانت کی گئی یا جادو کیا یا جادو کیا گیا یا پاس کاہن کے آیا وہ کافر ہے اوس چیز کا جو محمد پر اوتری ہے رواہ البزار باسناد جید طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے تصدیق کی کاہن کی وہ کافر ہوا اسلام کی نفی ہے جو پاس عراف کے اور تصدیق کی اوسکی قبول نہوگی نماز اوسکی چالیس دن دوسرا لفظ یہ ہے کہ مصدق عراف یا ساحر یا کاہن کافر ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت وطیرہ

وطرق جبت سے ہے ف انکا کبائر گنا صریح احادیث باب ہے اگرچہ تصریح بعض کی نظر نہین
آئی اسلئے کہ یہ خصلتان سب مین واحد ہے کاہن وہ ہے جو خبر دیتا ہے بعض مضمرات کی اور زعم
رکہتا ہے کہ یہ خبر اوسکو ذریعہ جن کے ملتی ہے یا وہ شخص ہے جو خبر غیب کی زمانہ مستقبل مین بتاتا
اور مدعی علم غیب کا ہے عراف وہ ہے جو ادعاء معرفت امور کا مقدمات سے کرتا ہے اور اسباب سے
استدلال مواقع امور پر لاتا ہے جیسے یہ بتانا کہ مال چوری کا یا جانور گم شدہ فلان جگہہ مین ہے
طرق کہتے ہین زجر طیر کو کہ اوس سے یمن یا شوم کا استنباط کرین اگر وہ داہنی طرف اوڑا
تو مبارک ہے اور جو بائین طرف اوڑا تو نامبارک ہے یا مراد طرق سے ضرب بالحصیٰ ہے تو یہ
ایک نوع تکہن کی ہے علم نجوم مین دعوی معرفت حوادث آیندہ کا ہوتا ہے جیسے نجمی سطر وقوع ثلج
ہبوب ریاح تغیر اسعار وغیرہ اسکو اقتران و افتراق کواکب سے دریافت کرتے ہین سو یہ ایک
ایسا علم ہے جو خاص سبحانہ ہے سوا اوسکے کوئی نہین جانتا جو کوئی اسکا دعوی کرے وہ فاسق
ہے بلکہ یہ دعوی اوسکا مؤدی بکفر ہو جاتا ہے ف ان کبائر کا بیان اور شرک و کفر ہونا
انکا رسالۂ رعایۃ الایمان مین بہ بسط مناسب لکہا گیا ہے شرک و کفر پر اطلاق کبائر کا بطریق
تنزل کے ہوتا ہے ورنہ یہ کبائر مثل دیگر سئیات کے نہین ہین جنسے انسان فقط عاصی و آثم
ہو جاوے بلکہ یہ کبائر ایسے ہین کہ با وجود ادعاء اسلام و ایمان کے آدمی کو حقیقت ایمان و اسلام
سے باہر نکال کر دائرہ کفر و شرک مین ڈال کر بالکل جنت و مغفرت سے محروم اور مستحق جہنم
کا بنا دیتے ہین کلمہ کہنا اور نماز روزہ وغیرہ اوسکا سب برباد جاتا ہے ✤

باب البغاۃ

یعنی بینے خروج کرنا امام پر اگرچہ جائز ہو ساتہ تاویل کے جسکا بطلان یقینی ہے یا بلا تاویل
کے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون
فی الارض بغیر الحق اولئک لهم عذاب الیم مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے وحی کی ہے

مگاہو یس کو تم تواضع کرو یہانتک کہ بغی نکرے کوئی شخص کسی شخص پر اور فخر نکرے کوئی کسی شخص
پر ترمذی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ لائق تر ساتھ تعجیل عقوبت کے دنیا مین
علاوہ آخرت کے بغی و قطیعت رحم سے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے
لیس شیئ مما عصی اللہ بہ ھو اعجل عقابا من البغی **قال تعالی** ان قارون
کان من قوم موسی فبغی علیھم اس بغی کی سزا قارون کو یہ ملی تھی کہ زمین مین دہس گیا
یہ بغی کبر تھا یا کثرت مال پر اترانا یا جامہ بقدر ایک بالشت کے یا ظلم کرنا بنی اسرائیل پر بحکم فرعون سے
ف بعض نے اسکے کبیرہ ہونے کی تصریح کی ہے کیونکہ اسمین مفاسد لاتحصی ہین اسکا
شر مستلفی نہین ہوکر باان ہو فاسج بتاویل ظنی البطلان ہے اور اسکے لئے ایک طرح کا عذر
ہوسکتا ہے اسی لئے اونکے مدبر کو قتل نہین کیا جاتا ہے ٭

فصل

توڑ دینا بیعت امام کا بسبب فوت ہونے کسی غرض دنیوی کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین بروایت
ابوہریرہ مرفوعاً آیا ہے ورجل بایع اماماً لا یبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منہا وفی
وان لم یعطہ منہا لم یف یعنی اگر بیعت سے دنیا ملی تو خیر ورنہ وفا نہین کرتا اسکی سزا حدیث
مذکور مین یہ آئی ہے کہ اللہ دن قیامت کو اوس سے بات نکریگا اور نہ اوسکی طرف دیکھیگا اور
نہ اوسکو پاک کریگا بلکہ اوسکے لئے تو عذاب الیم ہوگا ابن ابی حاتم کا لفظ علی سے یہ ہے کہ منجملہ
کبائر کے ایک نکث بیعت بھی ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث واثر مذکور سے اسکی
تصریح بہت سے متاخرین نے کی ہے کیونکہ اسپر مفاسد کثیرہ مترتب ہوتی ہین **ف**
جو بیعت توبہ ہاتھ پر اہل علم و معرفت کے کیجاتی ہے اوسکا توڑنا بھی کبیرہ ہے اسلئے کہ وہ درحقیقت
توبہ شکنی ہے اور توبہ شکنی کبیرہ ہوتی ہے لکن زواجر مین اس بیعت خاص کا ذکر نہین کیا ہے
حالانکہ یہ کبیرہ لائق ذکر کے تھا ٭

باب امامت عظمیٰ کا

والی امامت یا امارت ہونا باوجود خیانت نفس یا عزم خیانت کے اور سوال کرنا اسکا اور خرچ کرنا مال کا باوجود علم یا جزم مذکور کے گناہ کبیرہ ہے حدیث عوف بن مالک مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون امارت سے مینے پکار کر کہا وہ کیا ہے ای رسول خدا؟ فرمایا اول اوسکا ملامت ہے دوسری ندامت ہے تیسرے عذاب ہے دن قیامت کو مگر جسنے عدل کیا اور وہ کیونکر عدل کریگا ساتھہ اپنے اقربا کے رواہ البزار والطبرانی بسند صحیح احمد کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو والی ہو دس شخص یا زیادہ کا مگر آویگا پاس اللہ کے دن قیامت کو مغلول ہوکر ہاتہہ اوسکے گردن سے بندہے ہونگے مسلم کا لفظ یہ ہے ابوذر سے کہا امارت دن قیامت کو رسوائی و پشیمانی ہے مگر جسنے لیا اوسکو حق سے اور ادا کیا حق اوسکا دوسرا لفظ یہ ہے تو حکم نکر دو آدمیون پر بہی مقدام بن معدیکرب سے فرمایا افلحت ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا رواہ ابو داؤد طبرانی کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے اول امارت کا ندامت ہے اوسط اوسکا غرامت ہے آخر اوسکا عذاب یوم القیامت ہے اسکی سند حسن ہے عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی والی ہو کسی شئے کا امر مسلمین مین سے وہ کھڑا کیا جاویگا دن قیامت کو جسر جہنم پر اگر محسن ہے نجات پاویگا اگر مسیئی ہے تو وہ جسر پھٹ جاویگا اور وہ ستر برس تک گرتا چلا جاویگا رواہ الطبرانی یہ حدیث ابوذر سے بہی مروی ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے اگرچہ اوسکی تصریح نہین دیکہی

فصل

والی کرنا کسی جائر یا فاسق کا امور مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے ابوبکر صدیق مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی والی ہو کسی شئے کا امر مسلمین سے پہر امیر کیا اوسنے اونپر کسی کو محابات سے اوسپر لعنت ہے

لعنت ہے اللہ کی قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو جہنم
مین رواہ الحاکم واحمد مراد محابات سے یہ ہے کہ اپنے دوست یا قریب کو حاکم
بنادے ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے عامل کیا کسی شخص کو ایک جماعت مین سے اور انمین
ایسا شخص ہے جس سے اللہ زیادہ راضی ہے تو اوسنے خیانت کی اللہ و رسول و مومنین
کی رواہ الحاکم **ف** اسکا کبیرہ ہونا حدیث اول سے جسمین لعنت آئی ہے ظاہر ہے
اسی طرح دوسری حدیث سے بہی اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکہی پہر دیکہا کہ بعض نے
یہ تصریح کی ہے کہ قاضی اور امام کرنا غیر قابل کا اپنے اہل قرابت یا محبت مین سے کبیرہ ہے

فصل

معزول کرنا صالح کا اور والی کرنا کم رتبہ کا گناہ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکی طرف اشارہ
کیا ہے اور حدیث فامر علیہم احدا محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ سے استدلال فرمایا ہے

فصل

جور و ستم کرنا امام یا امیر یا قاضی کا اور دہوکا دینا رعیت کو اور جان چہرانا اونکی تقصیر حوائج
سے جسکی طرف وہ مضطر ہین گناہ کبیرہ ہے خواہ خود احتجاب کرے یا نائب اوسکا حدیث ابن [illegible]
مین مرفوعًا آیا ہے کہ اشد مردم عذاب مین دن قیامت کو امام جائر ہوگا رواہ الطبرانی بسند
ثقات بزار کا لفظ باسناد جید امام ضلالت ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ دشمن رکہتا ہے
امام جائر کو مسلم کا لفظ ملک کذاب ہے یعنی جہوٹا بادشاہ حاکم کا لفظ طلحہ بن عبید اللہ سے
یہ ہے کہ قبول نہین ہوتی نماز امام جائر کی ابو یعلی وطبرانی واحمد کا لفظ باسناد جید یہ ہے
انس سے کہا حضرت نے در کعبہ پر کہڑے ہوکر فرمایا ائمہ قریش مین سے ہوتے ہین میرا
حق ہے تمپر اور اونکا حق ہے تمپر مثل اسکے جب تک کہ وہ وقت طلب رحم کے رحم کرین

اور عہد کو وفا کرین اور حکم مین عدل کرین پہر جو کوئی یہ نکرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ اور سارے خلق کی اس باب مین بہت سی وعیدات شدیدات آئی ہین جنکا ذکر زواجر مین کیا ہے

ف ان تینون کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے ہے اگرچہ بتصریح اونکی نہین دیکہی صحیحین مین آیا ہے ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وہو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ یعنی حاکم خائن پر جنت حرام ہے بعض نے جور حکام اور اونکے غش واحتجاب کو اہل حاجات ومسکنت سے کبائر گنا ہے +

فصل

ظلم کرنا سلاطین وامرا و قضاۃ کا کسی مسلمان یا ذمی پر جیسے مال کہا جانا مارنا گالی دینا مظلوم کی مدد باوجود قدرت کے نکرنا ظالمون کے پاس جانا اونکے ظلم سے راضی رہنا اونکی مدد ظلم پر کرنا سعایت باطلہ اونکے پاس لیجانا یہ سب امور کبائر ذنوب ہین **قال تعالی** ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار **وقال تعالی** سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **وقال تعالی** ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار مراد رکون سے سکون ومیل کرنا ہے طرف ظالم کے محبت سے ابن عباس نے کہا ہے تم اونکی طرف نہ جہکو محبت ونرم گفتگو ومودت سے سُدّی وابن زید نے کہا ہے کہ مداہنت نکرو عکرمہ نے کہا ہے اونکے مطیع ودوستدار نہ بنو ابو العالیہ نے کہا ہے اونکے اعمال سے راضی نہو ظاہر یہ ہے کہ مراد آیت شریف سے یہ سب معنی ہین **وقال تعالی** احشروا الذین ظلموا وازواجہم مراد ازواج سے اشباہ واتباع ظلمہ ہین جو ظالمون کے ہم پیالہ ہم نوالہ ہم مقالہ رہتے ہین صحیحین مین ابن عمر سے مرفوعًا آیا ہے الظلم ظلمات یوم القیامۃ مسلم مین اللہ پاک سے آیا ہے کہ اے بندو میرے مینے حرام کیا ہے ظلم کو اپنی ذات پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے سو ظلم نکرو تم ایک دوسرے پر الحدیث

طبرانی کا لفظ لمسند لقات یہ ہے دو گروہ ہین میری امت کے اونکو میری شفاعت نہ پہونچیگی
امام ظلوم غشوم اور ہر غالی مارق مسلم کا لفظ یہ ہے تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا جسکے
پاس درہم و متاع نہو فرمایا مفلس میری امت مین وہ ہے جو آویگا دن قیامت کو نماز
روزہ زکوٰۃ لیکر کسی کو اوسنے گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھالیا ہے
کسی کا خون بہایا ہے کسیکو مار لیا ہے اسکے حسنات اونکو دینگے اگر حسنات نہ بچینگے تو اونکے
خطایا اسپر ڈالینگے پھر وہ جہنم مین پھینکدیا جاویگا **ف** زواجر مین احادیث ظلم و ذم ظلمہ
و امارت سفہا و غیرہم کو مطابق ترجمۃ الباب کے جمع کیا ہے پھر کہا ہے کہ ان پانچون امر کا
کبائر ہونا صریح آیات و احادیث باب سے اور ظاہر ہے اگرچہ بجز امر اول و اخیر کے اور
امور کی تصریح ہمنے نہین دیکھی ہے پھر ہر ایک امر کا کبیرہ ہونا ثابت کیا ہے ؛

فصل جگہ دینا اہل احداث کو گناہ کبیرہ ہے

مراد محدثین سے وہ لوگ ہین جو کوئی مفسدہ برپا کرتے ہین جسکے سبب سے اونکو امر
شرعی لازم آتا ہے **ف** اسکے کبیرہ ہونے کی تصریح جلال بلقینی نے بحدیث علی مرتضیٰ جو
نزدیک مسلم کے ہے کی ہے ؛

کتاب الردۃ

کسی مسلمان کو کافر یا عدو اللہ کہنا بطور دشنام دہی کے نہ اسلئے کہ اسلام کا نام کفر لیا
ہے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا عدو اللہ کہا تو
یہ کہنا اوسی پر پھر آتا ہے دوسری روایت یہ ہے من رمی مومنا بکفر فہو کقتلہ
ف یہ وعید بہت سخت ہے یعنے رجوع کفر کا قائل پر اور برابر ہونا اوسکا ساتھ قتل
کے اگرچہ کہنا اسلئے ہے کہ اوسکو بجہت اسلام کے موصوف بکفر کیا ہے او مقتضی عداوت

خدا کا ٹھیرایا ہے تو کفر ہے اور اگر تری گالی دی ہے تو کبیرہ ہے بعض علما نے رمی مسلم بکفر کو کبائر
مین شمار کیا ہے بعض متاخرین کے نزدیک سلبہ اللہ الایمان اور مثل اسکے کہنا کفر ہے +

کتاب الحدود

سفارش کرنا کسی حد مین حدود خدا سے گناہ کبیرہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حائل ہوئی جسکی
شفاعت کسی حد مین حدود خدا سے اوسنے ضد باندہی اللہ سے رواہ ابو داؤد والطبرانی
بسند جید دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے وہ ہمیشہ غضب خدا مین ہے یہانتک کہ باز رہے یہ مضمون
کئی حدیثون مین آیا ہے جنکو زواجر مین ذکر کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث باب سے
اگرچہ کسی نے ذکر اسکا نہین کیا ہے کیونکہ ترک اقامت حد مین مفاسد عظیمہ ہین +

فصل

کسی مسلمان کی ہتک حرمت کرنا اور اوسکے عیبون کی جستجو کرنا لوگون مین اوسے ذلیل کرنیکو
گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ نے بسند حسن ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہے جسنے ظاہر کیا عیب
اپنے بھائی مسلمان کا ظاہر کریگا اللہ عیب اوسکا یہانتک کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گھر کے
ترمذی کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے مت ایذا دو مسلمانون کو جستجو نکرو اونکے عیبون کی جو کوئی
تلاش کریگا عیب اپنے بھائی کا تلاش کریگا اللہ عیب اوسکے اور جسکے عیب اللہ نے تلاش کئے
قریب ہے کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکی منزل کے ابن حبان کا لفظ یہ ہے لا تؤذوا المسلمین
ولا تعیروھم ولا تطلبوا عثراتھم الحدیث ابو داؤد کا لفظ معاویہ سے مرفوعًا یہ ہے تو
اگر جستجو کریگا عیب لوگون کے تو تو اونکو بگاڑ دیگا یا قریب افساد کے کر دیگا **ف** اسکا کبیرہ گناہ
ظاہر احادیث باب سے ہے شافعیہ کہتے ہین زانی اور ہر مرتکب معصیت کو مستحب ہے کہ اپنے گناہ کو
چھپاوے ظاہر نکرے کہ حد و تعزیر تک نوبت پہنچے بدلیل حدیث حاکم و بیہقی کے باسناد جید

ساقی شیئا من حدود اللہ فلیستر بستر اللہ تعالیٰ فان من ابدٰی لنا صفحتہ
نقم علیہ الحد ۔ بات حقوق اللہ مین ہے صورت قتل یا قذف کے کہ اوسکا اقرار کرنا لازم ہے
مالہ استیفاء حق آدمی کیا جائے بخلاف حدود محض کے جو بطور تفکہ و مباہات کے کیجاتی ہے
لیہ قطعاً حرام ہے بدلیل اخبار صحیحہ **ف** گواہ کو ستر کرنا درست ہے یعنے اگر ترک شہادت
مین مصلحت دیکھے تو گواہی نہ دے اور نہ دیکھے تو گواہی دے یہ ترک اوسکا مستحب ہے جبکہ
غیر پر حد واجب ہوتی ہو ورنہ گواہی ضرور دے گواہی زنا کی دی ہے اور چوتھا توقف کریگا تو اوسکو
گواہی دینا لازم آوے گا ۔

فصل

المعاہر تی صلی ارکانہ یہن اور انتہاک محارم کا کو معاف کرنے کا یہ گناہ کبیرہ ہے ثوبان
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مین جانتا ہون اون قومون کو اپنی امت مین سے جو آوینگے دن
قیامت کو اعمال لیکر برابر جبال تہامہ کے چمکتے ہوئے اللہ اونکو مثل غبار منثور کر دیگا ثوبان نے کہا
بیان فرمائیے وہ کون لوگ ہین فرمایا تمہارے بھائی تمہارے ہی گوشت پوست ہین راتکو
تمہاری ہی طرح کام کرتے ہین لیکن جب تنہا ہوتے ہین ساتھ محارم خدا کے تو ہتک کرتے ہین
رواہ ابن ماجۃ بسند رواتہ ثقات **ص**

چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند		واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند

بزار و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ مہر پایہ عرش سے لٹکتی ہے سو جب کسی حرمت کا ہتک ہوتا ہے
یا معاصی عمل مین آتے ہین اور اللہ پر جرأت کیجاتی ہے تو اللہ اوس مہر کو بھیجکر اوس شخص
کے دل پر لگا دیتا ہے پھر وہ شخص بعد اوسکے کچھ نہین سمجھتا دوسرا لفظ بزار کا یہ ہے مین
پکڑے ہون تمہاری کمر کو اور کہتا ہون بچو تم جہنم سے اور بچو تم حدود سے جب مین مرجاؤنگا
تو تمکو چھوڑ جاؤنگا الحدیث شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ غیرت دار ہے اللہ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی

وہ کام کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکہا کیونکہ جسکی عادت یہ ہے کہ حسن ظاہر سے قبیح کو چہپاتا ہے تو اوسکا ضرر عظیم ہوتا ہے وہ مسلمانون کو گویا اغوا کرتا ہے خوف و تقوی کی رسی اوسکی گردن سے کہل گئی ❊

فصل

مداہنت کرنا اقامت مین کسی حد کی حدود سے کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ایک حد جو زمین پر قائم کیجاتی ہے بہتر ہی واسطے اہل ارض کے تیس دن پانی برسنے سے احمد وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ یاران چہل روز سے بہی بہتر ہے صحاح ستہ مین قصہ سفارش کرنے اسامہ بن زید کا شان مخزومیہ مین آیا ہے حضرت نے اسامہ سے کہا اتشفع فی حد من حدود اللہ پہر خطبہ پڑہا اور کہا تمسے پہلے کے لوگ اسی طرح ہلاک ہوئے کہ اونمین جب کوئی شریف چوری کرتا اوسکو چہوڑ دیتے جب کوئی وضیع چوراتا تو اوسپر حد قایم کرتے واللہ اگر فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتہہ بہی کاٹ ڈالون **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث اخیر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکہا سو جبکہ شفاعت کرنا حد مین کبیرہ ہے تو پہر اوس حاکم کا کیا حال ہوگا جو براہ مداہنت و تساہل کسی حد شرعی کو ترک کردیگا

فصل زنا گناہ کبیرہ ہے

اعاذنا اللہ منہ **قال تعالی** ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا **و** **قال تعالی** واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم **الی قولہ** واللذان یاتیانہا منکم فآذوہما **و** **قال تعالی** ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء الآیہ پہلے زنا کو فقط فاحشہ و بد راہ کہا تہا پیچہلے زنا کو مقت بہی فرمایا اسلیے کہ یہ افحش واقبح ہے کیونکہ باپ کی جورو مثل ماں کے ہوتی ہے اور ماں سے نکاح کرنا کس

کی تبیان کی قباحت ہے حتے کہ اہل جاہلیت بھی اوسکو اقبح سامعی جانتے تھے مراتب قبح کے تین ہو رہتے ہین عقلی شرعی عادی فاحشہ اشارہ ہے طرف نوع اول کے مقت طرف نوع ثانی کے سار سبیلا طرف نوع ثالث کے سو جس کسی مین یہ سب قبائح جمع ہوئے وہ نہایت درجہ قبح کو پہنچ گیا مراد فاحشہ سے اس جگہہ بالاجماع زنا ہے زنا مین چار گواہ اسلئے رکھے ہین کہ مدعی پر تغلیظا اور عباد پر ستر ہو یہی حکم توریت و انجیل مین بھی ہے حدیث مین آیا ہے جب مرد پاس مرد کے گیا تو وہ دونون زانی ہین اور جب عورت پاس عورت کے گئی تو وہ دونون زانیہ ہین ثیب مرجوم ہے اور بکر مجلود زنا مین چھ باتین ہین دنیا مین رونق چہرہ کی جاتی رہتی ہے محتاجی آتی ہے عمر کم ہوتی ہے آخرت مین اللہ کا غصہ اور سوء حساب اور عذاب نار ہے زن ہمسایہ سے زنا کرنا اور بھی زیادہ بدتر ہے اس بارہ مین تغلیظ شدید آئی ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ طرف شیخ زانی اور عجوز زانیہ کے نظر نکریگا بزار کا لفظ باسناد جید یہ ہے کہ شیخ زانی جنت مین نہ جائیگا شیخین کا لفظ یہ ہے زانی وقت زنا کے مومن نہین ہوتا ہے صحاح و سنن کا لفظ یہ ہے کہ حلال نہین ہے خون کسی مسلمان کا مگر ثیب زانی کا الخ طبرانی کا لفظ یہ ہے زانیون کے منھہ آگ سے بھڑکتے ہونگے حضرت نے مرد و عورت زناۃ و زوانی کو تنور آگ مین برہنہ دیکھا تھا یہ قصہ حدیث مین مفصل آیا ہے زنا کو ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے حدیث ابو موسی مین آیا ہے مدمن خمر کو نہر غوطہ سے پانی پلائینگے پوچھا نہر غوطہ کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو شرمگاہ زنان مومسات سے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے مومسات کہتے ہین کسبیون کو خرائطی کا لفظ یہ ہے مقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہے اسمین شک نہین کہ زنا نزدیک اللہ پاک کے اشد و اعظم ہے شرب خمر سے بیہقی کا لفظ یہ ہے جب مین معراج مین گیا میرا گزر کچھ مردون پر ہوا جنکی کھال آگ کی قینچیون سے کتری جاتی تھی مینے کہا یہ کون لوگ ہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو زنا کرنیکے لیے بنتے ٹھنتے تھے پھر مین ایک کنوئین پر گزرا اوس سے بہت بری بدبو آتی تھی وہان سے آوازین سنین پوچھا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین جو

واسطے زنا کے آرایش کرتی تہین اور اونکے وہ فعل تھے جو اونکو حلال نہ تھے احمد کا لفظ لبسند حسن یہ ہے میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک کہ اونمین رواج زنا کا نہوگا جب رواج ہوگا تو قریب ہے کہ اللہ اون سب کو عذاب کرے **ف** اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے مطلق زنا قتل سے بڑھکر ہوتا ہے چہ جائیکہ زنا بزن ہمسایہ کے کہ وہ اقبح انواع فاحشہ ہے احیاء العلوم مین زنا کو لواطت سے بہی اکبر کہا ہے کیونکہ زنا مین شہوت جانبین سے داعی ہوتی ہے اس وجہ سے زنا کثیر الوقوع عظیم الضرر ہوتا ہے انساب مین اختلاط پڑتا ہے اور لواط مین داعیہ شہوت کا جانبین سے نہین ہوتا ہے انتہی زنا ہرچند ساتھ زن ہمسایہ کے او ساتھ ذات رحم اور اجنبیہ کے کبیرہ ہے لکن ماہ رمضان اور بلد حرام مین فاحشہ عظیمہ ہے اور اعظم زنا علی الاطلاق زنا ساتھ محارم کے ہے حاکم کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی واقع ہو ذات محرم پر اوسکو قتل کرو زنا کے مراتب مین زنا ساتھ اجنبیہ کے جسکا شوہر نہین ہے عظیم ہے اس سے اعظم تر وہ زنا ہے جو شوہر والی سے کیا جاتا ہے اوس سے بڑہ کر وہ زنا ہے جو محرم کے ساتھ ہوتا ہے زنا ثیب کا اقبح تر ہے زنا ی بکر سے بدلیل اختلاف حدود کے اور زنا شیخ کا بوجہ کمال عقل کے اقبح تر ہوتا ہے زنا ی شباب سے اور زنا آزاد و عالم کا اقبح تر ہے زنا ی قن و جاہل سے ؛

فصل

لواط کرنا اور بہیمہ کے پاس جانا اور عورت اجنبیہ کے دبر مین آنا گناہ کبیرہ ہے جابر بن عبد اللہ مرفوعا کہتے ہین بڑا ڈر مجکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن غریب والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے جب کثرت سے لوطیت ہوگی تو اللہ اپنا ہاتھ خلق سے اوٹھالیگا پروا نکریگا کہ کس جنگل مین وہ ہلاک ہوئے دوسرا لفظ طبرانی کا بسند صحیح یہ ہے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سا کام کرے تین بار یون ہی فرمایا ابن حبان و بیہقی کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ اوسپر جو عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا تین بار اسیطرح کہا

دوسرا لفظ طبرانی و بیہقی کا یہ ہے چار آدمی ہین جو صبح و شام کرتے ہین اللہ کے غضب و سخط مین اونمین ایک وہ ہے جو پاس بہیمہ کے آتا ہے اور پاس مردون کے جاتا ہے یعنی فاعل ہیہ اور لوطی ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جسکو تم پاؤ کہ وہ عمل قوم لوط کا کرتا ہے تو قتل کرو فاعل مفعول دونون کو ابو داؤد وغیرہ کا لفظ یہ ہے من اتی بہیمۃ فاقتلوہ واقتلوھا معہ طبرانی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین جنکی شہادت لا الہ الا اللہ قبول نہین ہوتی ہے راکب مرکوب راکب مرکوب یہ امام جائر ترمذی و نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے نظر نہین کرتا اللہ طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس مرد یا عورت کے اوسکی دبر مین احمد و بزار کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ یہ لواطت صغریٰ ہے یعنی مرد کا پاس عورت کے اوسکی دبر مین جانا ابو یعلیٰ کا لفظ باسناد جید یہ ہے تم شرماؤ اللہ بیان حق سے نہین شرم کرتا مت آؤ پاس عورتون کے اونکی ادبار مین طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہی عن محاش النساء دارقطنی کا لفظ یہ ہے لا یحل ما تاتی فی حشوشھن طبرانی کا لفظ یہ ہے لعن اللہ الذین یاتون النساء فی محاشھن دوسرا لفظ طبرانی کا بسند ثقات یہ ہے من اتی النساء فی اعجازھن فقد کفر ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے لا ینظر اللہ الی رجل جامع امرأۃ فی دبرھا احمد کا لفظ یہ ہے ملعون من اتی امرأۃ فی دبرھا اسکے سوا اور بہت حدیثین اس باب مین آئی ہین ❊

ف ان تینون کا کبائر ہونا مجمع علیہ ہے اللہ نے انکا نام فاحشہ و خبیثہ رکھا ہے اگلی امتون پر جو عقوبت اس گناہ پر کی تھی اوسکا ذکر فرمایا ہے صحابہ کا اجماع ہے قتل فاعل پر مگر کیفیت قتل مین اختلاف ہے ابو ہریرہ نے کہا ہے من اتی صبیا فقد کفر ❊ ابن عباس نے کہا ہے لوطی جب بغیر توبہ کے مر جاتا ہے تو قبر مین مسخ ہو کر سور ہو جاتا ہے کہا ہے کہ لوطی تین طرح کے ہوتے ہین ایک فقط نظر باز ہین دوسرے مصافحہ کرتے ہین تیسرے یہ کام کرتے ہین حسن بن ذکوان نے کہا ہے تو اولاد اغنیاء کے پاس مت بیٹھ اونکی صورتین مثل کنواری لڑکیون کے ہین اور انکا فتنہ عورتون کے فتنے سے سخت تر ہے بہت سے علما

خلوت کو ساتھ امرد کے گھر دکان مین حرام کہا ہے ۰

فصل مساحقت کرنا عورتون کا گناہ کبیرہ ہے

مساحقت یہ ہے کہ عورت عورت سے ویسا کام کرے جیسا کہ مرد مرد سے کرتا ہے اسکو بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے بدلیل حدیث السحاق زنا النساء بینھن وبدلیل حدیث راکبہ ومرکوبہ ✣

فصل

وطی کرنا شریک کنیز کا کنیز مشترک سے یا زوج کا زوجہ مردہ سے یا وطی کرنا نکاح مین بلا ولی وشہود کے یا نکاح متعہ مین یا وطی کرنا مستاجرہ سے یا روکنا کسی عورت کا واسطے کسی مرد زانی کے یہ پانچون امر کبائر ہین اگرچہ ذکر انکا نہین دیکھا ہے لکن یہ سب ظاہر ہین گو یہ بات ہو کہ اسکا نام زنا نہ رکہا جاوے اس وجہ سے کہ انپر جلد ورجم نزدیک بعض ائمہ کے نہین ہے حاصل یہ ہے کہ جو شبہ مقتضی اباحت نہین ہے وہ مفید نہین ہوتا ہے مگر رفع حد کو نہ زوال اسم کبیرہ کو اسلیئے کہ یہ امر معنی زنا مین بحیثیت حرمت مغلظہ زنا ہے اوسپر ترتیب فحش شنیع واختلاط انساب کی ہوتی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے جسنے کسی عورت کو ایسے شخص کے لیئے روک رکہا ہے جو اوس سے زنا کریگا تو کچہ شک نہین ہے کہ اسکا مفسدہ اکل مال یتیم کے مفسدہ سے بہی اعظم ہے زنا یا کراہ سے زنا مباح نہین ہوتا ہے لکن اس شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے ✣

فصل چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ حدیث مین آیا ہے لا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن رواہ السنۃ دوسری حدیث مین آیا ہے لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ الحدیث ف سرقہ کا

کبیرہ ہونا متفق علیہ اہل علم ہے صریح مقامات و حدیث سے حلیمی نے کہا ہے سرقہ کبیرہ ہے لینا مال کا راہ رو سے فاحشہ ہے پھر ایام تقسیم تارکہ کا صغیرہ ہے ناحق مال لینا لوگون کا کبیرہ ہے بازار وقت لینا فاحشہ ہے اسیطرح قمار سے مال لینا حرام ہے سارق و غاصب وغیرہا کو بات اوس مال کے جو ناحق لیا ہے توبہ کرنا نفع نہین دیتا ہے ہان اگر مال ماخوذ پھیر دے تو توبہ نافع ہوگی +

فصل

راہزنی یعنی راہ کو خوفناک کرنا گو کسی کو قتل نکرے اور کسی کا مال نلے گناہ کبیرہ ہے **قال اللہ تعالی** انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف او ینفوا من الارض ذلک لہم خزی فی الدنیا ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم اس آیت مین ذکر محاربہ کا ساتھ اللہ و رسول کے کیا ہے یہی حکم محاربہ کا ساتھ جماعہ مسلمین کے بھی ہے یہ آیت حق مین قطاع الطریق کے اوتری ہے اونکی سزا جزا کو دارین مین مشتمل ہے عام ہے حق مین ہر راہزن صحرا و شہر کے اوزاعی و مالک و لیث و شافعی کا یہی قول ہے بلکہ شہر مین راہزنی کرنے کا گناہ بڑھکر ہے اختلاف مکان سے یہ حد مختلف نہین ہوتی ہے جسطرح کہ سائر حدود کا حال ہے یہی اسیطرح ہے محمد و ابو حنیفہ کہتے ہین شہر کے راہزن قطاع نہین ہوتے ہین قول اول اعلی ہے **ف** اسکو ایک جماعت نے کبیرہ کہا ہے لیکن بدون اوس غایت کے جو تر جمہ فصل مین مذکور ہے مگر آیت نص ہے ترجمہ پر اسلئے کہ اللہ پاک نے ہر نوع پر انواع سابقہ سے حکم لگایا ہے نیز اخافت طریق کو مقرر رکہا ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض علما نے تصریح کی اس بات کی کہ مجرد قطع طریق و اخافت سبیل ارتکاب کبیرہ ہے پھر مال کا لینا یا زخمی و مقتول کرنا تو بالاولی

کبیرہ شہیرلیکا فالانکہ غالب قطاع تارک نماز ہوتے ہین مال ماخوذکو خمر وزنا وغیر ذلک مین خرچ کرتے ہین

فصل

پینا شراب کا مطلقًا اور دیگر مسکرات کا اگرچہ ایک ہی قطرہ کیون نہو اگر شافعی مذہب ہے اور عصر و اعتصار خمر کا اور مسکر کا اور لادنا لدا دینا واسطے شرب وسقی کے اور بیع وشرا کرنا اور اوسکی قیمت کہانا اور واسطے پینے کے طلب کرنا اور خمر یا مسکر کا رکھ چھوڑنا یہ سب کبائر ہین یہ سب بارہ کبیرہ ہوئے خمر مین اور سارے مسکرات مین سوای خمر کے یہی کبائر جاری ہوتے ہین **قال تعالی** قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس واثمہما اکبر من نفعہما عمر نے کہا ہے خمر وہ ہے جو عقل کو چہپا وے اسی لئے حدیث شیخین واہل سنن مین آیا ہے ہر مسکر خمر ہے ہر مسکر حرام ہے احمد وابو یعلی کا لفظ یہ ہے کہ کل مسکر خمر وکل خمر حرام دوسری حدیث مین آیا ہے ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام تیسرا لفظ یہ ہے ما اسکر الفرق منہ فملأ الکف منہ حرام ابوداؤد کا لفظ یہ ہے نہی کی حضرت نے ہر مسکر ومفتر سے خطابی نے کہا ہے مفتر ہر وہ شراب ہے جو مورث فتور وخدر ہو اعضا مین سو یہ علت ساری انبذہ مین موجود ہوتی ہے وہ سب اسکے منطان مین تحریم خمر مین چار آیتین آئی ہین مفاسد خمر کے بیشمار ہین **حکایت** ابن ابی الدنیا کہتے ہین میر اگزر ایک مست پر ہوا وہ اپنے ہاتہہ پر پیشاب کر کے مثل وضو کے اپنے منہہ ہاتہہ کو اوس بول سے دہوتا تہا اور کہتا تہا الحمد للہ الذی جعل الاسلام نورًا والماء طہورًا صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے لایشرب الخمر حین یشرب وہو مؤمن ابوداؤد کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ خمر وشارب وساقی ومبتاع وبائع وعاصر ومعتصر وحامل ومحمول الیہ خمر پر ابن ماجہ نے آکل ثمن اور زیادہ کیا ہے منذری کی روایت مین بسند ثقات دربارۂ خمر دس آدمی پر لعنت آئی ہے ایک اونمین مشتری ہے بمعنی مبتاع ابوداؤد کا لفظ یہ ہے جو خمر بیچے اوسکو چاہئے کہ خنازیر کو بہی حلال کرلے یعنی حرمت و اثم مین یہ دونون برابر ہین جیسے شراب پینا ویسے سوٴر کہانا احمد کا لفظ

اسناد صحیح وابن حبان وحاکم کے لفظ باسناد صحیح یہ ہے کہ میرے پاس جبریل نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیشک اللہ نے لعنت کی ہے خمر پر اور عاصر و معتصر و شارب و حامل و محمول الیہ و
بائع و مبتاع و ساقی و مستقی پر دوسرا لفظ احمد وابن ابی الدنیا کا یہ ہے رات کریگی ایک قوم اس امت
سے طعام و شرب ولہو ولعب پر صبح کو مسخ ہوکر بندر سؤر ہوجائینگی الحدیث بلیواشاعۃ لاشراط الساعۃ
مین اس حدیث کا مصداق بقدر سو سال ذکر کیا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جو زنا کرتا ہے اور شراب
پیتا ہے تو اوتار لیتا ہے اللہ اوس سے ایمان کو جیسے انسان اپنا پیرہن سر سے اوتار لیتا ہے
طبرانی مین آیا ہے مسلمان اوس دسترخوان پر نہ بیٹھے جسپر کہ دور خمر کا ہوتا ہے ابن حبان کا لفظ
یہ ہے مدمن خمر جنت مین نہ جائیگا حاکم کا لفظ یہ ہے کہ نہر غوطہ سے پانی پلایا جائیگا وہ ایک نہر ہے
جو شرمگاہ سے حرامکار عورتون کے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے احمد کا لفظ
باسناد صحیح یہ ہے کہ مدمن خمر اگر مرجائیگا تو اللہ سے مانند بت پرست کے ملیگا صحابہ شراب کو برابر
شرک کے رکھتے تھے حدیث ابوالدرداء مین خمر کو مفتاح ہر شر فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ و
نے واہی مین احادیث ذم خمر کو جمع کیا ہے **ف** ان سب کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے
خاص خمر کا ایک قطرہ پینا بالاجماع کبیرہ ہے ساری مسکرات اس بارہ مین ملحق بخمر ہین خمر کا نام
اکبر الکبائر ام الخبائث بھی آیا ہے ام الفواحش بھی فرمایا ہے **حکایت** فضیل بن عیاض
کہتے ہین کہ مین نزدیک ایک اپنے شاگرد کے وقت احتضار کے گیا تھا اوسکو تلقین شہادت کرتا تھا
اوسکی زبان نہ کھلتی تھی سبب مکرر کہا تو اوسنے کہا مین اس کلمہ کو نہین کہتا مین اوس سے بری ہون
وہ مرگیا مین روتے ہوئے باہر آئے بعد ایک مدت کے اوسکو خواب مین دیکھا کہ آگ مین گھسیٹے جاتے ہین
کہا اے مسکین تجھسے معرفت کس طرح چھین لیگئی کہا اے استاد مین بیمار رہتا تھا ایک طبیب نے مجھسے
کہا تھا ہر سال ایک پیالہ شراب کا پی لیا کر اگر تو ایسا نہ کریگا تو بیماری تیری باقی رہیگی مین ہر سال بطور
دوا کے ایک پیالہ پی لیا کرتا تھا انتہی اسوجہ سے انجام شرب کا واسطے تداوی کے یہ ہوا تو حال شرابی
کا خدا جانے کیا ہوگا نسأل اللہ العافیۃ من کل بلاء ومحنۃ **حکایت** بعض

تابعین سے سبب توبہ کا پوچھا کہا مین نباش قبور تھا مینے قبور مین ایسے لوگ دیکھے جنکے منھ قبلہ سے پھرے تھے مینے اونکے گھر والون سے پوچھا اونھون نے کہا وہ لوگ دنیا مین شراب پیتے تھے بغیر توبہ کے مرگئے **حکایت** بعض صلحا نے کہا ہے کہ میرا بیٹا مرگیا مینے بعد ایک مدت کے اسکو خواب مین دیکھا سر سفید ہوگیا تھا مینے کہا اے بیٹے مینے تجکو کم عمر کا دفن کیا تھا تو کس طرح بوڑھا ہوگیا کہا ای باپ جب تو نے مجھکو دفن کیا تو میرے پہلو مین ایک شرابی مدفون ہوا دوزخ آگ نے ایک ایسی چیخ ماری جس سے کوئی طفل نہ بچا کہ بوڑھا نہین ہوگیا **حکایت** ایک جوان نزدیک عبد الملک بن مروان کے غمگین اور روتا ہوا آیا کہا ای امیر المومنین مینے ایک گناہ عظیم کیا ہے میری توبہ قبول ہو سکتی ہے کہا تیرا کیا گناہ ہے کہا بہت بڑا گناہ ہے کہا توبہ کر اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور سئیات کو معاف کر دیتا ہے کہا مین نباش قبور تھا عجائب امور مینے دیکھے پوچھا کیا دیکھا کہا مینے ایک قبر کو کھودا مردہ کا منھ قبلہ سے پھرا ہوا تھا مین ڈر کر باہر نکلا ایک شخص نے قبر کے اندر سے مجھے پکار کر کہا تو نہین پوچھتا کہ اسکا منھ قبلہ سے کیون پھرا ہے مینے کہا اچھا بتا کیون پھرا ہے کہا یہ نماز کا استخفاف کرتا تھا یہ اوسکی جزا ہے دوسری قبر کھودی اوسکا منھ سور کا ہوگیا تھا وہ طوق زنجیرون مین گرفتار تھا مین ڈر کر بھاگا کسی نے مجھسے کہا تو اسکے عمل سے سوال نہین کرتا مینے کہا اسکو کیون عذاب ہوا کہا یہ شرابخوار تھا بے توبہ مرگیا تیسری قبر کھودی وہ زمین مین آگ کی میخون سے بندھا تھا زبان پشت کی طرف سے باہر نکلی تھی مین ڈر کر پھرا کہا اسکا حال نہین پوچھتا ہے مینے کہا کیا حال تھا کہا پیشاب سے احتراز نہین کرتا تھا اور چغلخور تھا چوتھی قبر کھودی وہ شعلہ آگ مین پڑا ہوا تھا مین ڈر کر بھاگا کسی نے کہا تو اسکا حال نہین دریافت کرتا مینے کہا کیا حال ہے کہا یہ تارک نماز تھا پھر ایک پانچوین قبر کو کھودا دیکھا مد نظر تک کشادہ ہے نور چمک رہا ہے مردہ ایک پلنگ پر آرام سے سو رہا ہے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہے منور ہو رہا ہے مجکو اوس سے ڈر لگا مینے نکلنا چاہا مجھسے کہا گیا تو اسکے حال سے سوال نہین کرتا کہ یہ اکرام اسکا کس سبب سے ہوا مینے کہا کہو کہا یہ ایک جوان طالع تھا طاعت و عبادت مین

اسے نشو ونما پایا حبط الملک نے یہ حال سنکر کہا ان فی ذلک لعبرۃ للعاصین وبشارۃ للمطیعین
جعلنا اللہ ممن اطاعہ فرضی عنہ بمنہ وکرمہ آمین ؛

فصل

حملہ کرنا معصوم پر بارادۂ قتل یا قدرِ قتل یا انتہاک حرمت بنیح یا بارادہ ترویع وتخویف کے گناہ کبیرہ ہے
مسلم مین ابوہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملائکۃ تلعنہ
حتی ینتھی وان کان اخاہ لابیہ وامہ شیخین کا لفظ ابوبکرصدیق سے یون ہے جب متوجہ
ہوتے ہین دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر تو قاتل ومقتول دونون آگ مین ہین دوسرا لفظ یہ ہے
دو مسلمانون مین جب ایک اپنے بھائی پر ہتھیار لیکر حملہ کرتا ہے تو وہ دونون کنارۂ جہنم پر ہوتے
ہین پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا تو دونون جہنم مین جاتے ہین ابوداؤد کا لفظ بسند
صحیح یہ ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان یا مومن کو کہ ڈرادے کسی مسلمان کو بزار وطبرانی وابن حبان
کا لفظ یہ ہے لاتروعوا المسلم فان روعۃ المسلم ظلم عظیم طبرانی وابوالشیخ کا لفظ یہ ہے
من نظر الی مومن او مسلم نظرۃ یخیفہ فیھا بغیر حق اخافہ اللہ یوم القیامۃ
ف ان سب کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین کیا
لکن ائمہ شافعیہ نے خون صائل علی الشیٔ کو انھین سے بدر کیا ہے کبھی اوسکے خون کو واسطے
مصول علیہ کے مباح کہا ہے اور کبھی دفع کرنا صائل کا اوسپر واجب بتایا ہے دفع احق فالاحق
کرے جب بغیر مارے نہ بنے تو بقتل دفع کرے اس صورت مین خون اوسکا ہدر ہوگا مصول علیہ
پر قصاص نہ آویگا نہ دیت نہ کفارہ یہ ابدار صریح ہے فسق مین اسلئے کہ صیال جب ہدر دم ٹھیرا
تو فسق بالا ولی ہوگا یہ حب تھا کہ احادیث نہ آتی اب تو اس بارہ مین احادیث بھی آچکی ہین
بلکہ حدیث مسلم نص ہے اس بارہ مین ایک شخص نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بتاؤ اگر کوئی آدمی میرا مال لینا چاہے تو مین کیا کرون فرمایا مت دے کہا اگر وہ مجھسے

مقاتلہ کرے کہا تو بھی اوس سے قتال کر کہا اگر وہ مجکو مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا اگر مین اوسکو مار ڈالون فرمایا وہ آگ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فان قتلت ففی الجنۃ وان قتلت ففی النار یہ بھی حدیث مین آیا ہے من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید یعنی جو کوئی مارا گیا مال خون بی بی کے بچانے مین وہ شہید ہے بعض متاخرین شافعیہ نے ہتھیار سے ڈرانے کو کبیرہ گنا ہے +

فصل

جھانکنا کسی گھر مین روزن وغیرہ سے بغیر اوسکے اذن کے اوسکی حرم کو گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے جسنے جھانکا گھر مین کسی قوم کے بغیر اونکے اذن کے تو حلال ہے اونکو کہ اوسکی آنکھ مین پھوڑ ڈالین ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ اگر آنکھ پھوڑ ڈالی ہے تو ہدر ہے یعنی اوسکا قصاص نہین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فلا دیۃ ولا قصاص احمد کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جس آدمی نے پردہ اوٹھا کر اپنی نظر داخل کی قبل اذن کے اوسنے حد کا کام کیا اوسکو حلال نہین کہ اب وہ آوے اور اگر کسینے اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالی تو وہ رائگان گئی ہان اگر ایک آدمی کا گذر دروازہ خانہ پر ہوا اور وہ در بے پردہ تھا اوسنے اوس گھر کی عورت کو دیکھ لیا تو یہ خطا اوسپر نہین ہے گھر والون کی خطا ہے صحیحین مین ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے حجرہ مین جھانکا آپ سر مین کنگھی کر رہے تھے فرمایا اگر مین جانتا کہ تو دیکھتا ہے تو مین اس سے تیری آنکھ کو زخمی کرتا استیذان اسی بصر کے لئے مقرر کیا گیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح احادیث سے ثابت ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا کیونکہ ہر چشم صریح دلیل ہے اس فعل کے فسق ہونے پر گویا یہ فعل حد ہے اوسکے جرم کی اور حد امارات کبیرہ سے ہے +

فصل

سننا اوس بات کا جسپر لوگ مطلع ہوئے کو مکروہ رکھتے ہیں گناہ کبیرہ ہے بخاری میں ابن عباس سے مرفوعاً آیا ہے من استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون صب فی اذنیہ الآنک یوم القیامۃ **ف** یہ حدیث صریح ہے کبیرہ ہونے میں اس کام کے اور ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا میں دیکھا کیونکہ کان میں گرم سیسا ڈالنا وعید شدید ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا ذکر کیا ہے حدیث میں لا تجسسوا ولا تحسسوا آیا ہے معنی تجسس و تحسس کے طلب معرفت اخبار ہے کسیلئے کہا تجسس یہ ہے کہ اپنی ذات سے سنے تحسس یہ ہے کہ دوسرے سے پوچھے غرض کہ انسان کو استراق سمع کرنا حائز غیرسے ممنوع و مذموم ہے۔

فصل

ترک کرنا ختان مرد یا عورت کا بعد بلوغ کے گناہ کبیرہ ہے بعض نے اسکا ذکر کیا ہے کیونکہ اسمین مفاسد ہین اور انجملہ ایک ترک نماز ہے اسلیے کہ غیر مختون کا استنجا بغیر غسل حشفہ کے صحیح نہین ہوتا ہے اور غیر مختون مین اسمین تساہل کرتے ہین تو اونکی نماز صحیح نہین ہوتی گویا ملحق بکبیرہ یہی بات ہے ہاں ترک ختان کا حق مین انثی کبیرہ کے لا وجہ ہے بعض شراح منہاج نے کہا ہے کہ ختان واجب ہے ترک کرنا اوسکا لاعذر کبیرہ ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم حقیقین کر کے ہے نہ انثی کے فقط۔

کتاب الجہاد

ترک کرنا جہاد کا وقت تعین کے اس طرح پر کہ اہل حرب دارالاسلام مین گھس آوین یا کسی مسلمان کو پکڑ لین اور رہا اوسکا چھڑانا ممکن ہو اور ترک کرنا لوگون کا جہاد کو سرے سے اور ترک کرنا اہل اقلیم

کا تحصین سرحدات کو اسطرح پر کہ خوف استیلاء کفار کا ہو گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی**
ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ابن عباس و جمہور و بخاری کا مذہب یہ ہے کہ مراد ترک نفقہ ہے حبات جہاد میں یہانتک کہ اعداء مستولی ہو جائین اور انکو ہلاک کر دین بعض نے کہا ہے مراد اسراف ہے نفقہ مین بعض نے کہا مراد سفر الی الجہاد ہے بلا نفقہ بعض نے کہا مراد تنہا جہاد کرنا ہے جس سے تعرض یہ ہلاک ہو یا گھس پڑنا حرب مین بغیر حصول کسی نکایت عدو کے کہ یہ قاتل نفس بنتا ہے بعض نے کہا احباط انفاق ہے جہاد مین ریا و سمعہ سے کسی نے کہا قنوط ہے کہ گناہ کر کے ناامید ہو جائے خیال کرے کہ اب کوئی عمل نافع نہو گا اسلیئے معاصی مین منہمک ہو جائے یا انفاق خبیث کرے الی غیر ذلک طبری نے کہا یہ آیت عام ہے ان سب معانی مین کیونکہ لفظ سب کو محتمل ہے ترمذی مین قصہ ابو ایوب کا مدینہ روم مین آیا ہے کہ اونہوں نے کہا تہلکہ سے مراد اقامت ہے اموال اور اوسکی اصلاح پر اور ترک کرنا غزو کا ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے من لم یغز ولم یجہز غازیا او یخلف غازیا فی اہلہ بخیر اصابہ اللہ تعالی بقارعۃ قبل یوم القیامۃ ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے من لقی اللہ بغیر اثر من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے ما ترک قوم الجہاد الا عمہم اللہ تعالی بالعذاب **ف** کبیرہ ہونا ان تینون کا ظاہر ہے اسلیئے کہ ہر ایک امر سے ان امور مین سے فساد عائد علی الاسلام و علی اہل الاسلام حاصل ہوتا ہے جسکا تدارک نہین ہو سکتا اسی پر وعید شدید آیت و احادیث محمول ہے فتامل ذلک فانی لم ار احدا تعرض لذلک مع ظہورہ انتہی کلام الزواجر

فصل

ترک کرنا امر معروف نہی عن المنکر کا باوجود قدرت کے یعنی حصول امن کے نفس و مال پر ورنجات قتل کی قتل سے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** والمؤمنون والمؤمنات بعضہم اولیاء بعض

یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر تزال ہے کہ بات اس آیت سے یہ بات سمجھا کر ہے جو ان دونوں کے امر وعن منکر مومنین سے ہوا ہے قرطبی نے کہا ہے یہ فرق رکھا ہے اللہ نے درمیان مومنین ومنافقین کے ترک انکا تعاون سے اثم بڑا اور اوس سے منع کیا ہے حق مین بنی اسرائیل کے فرمایا ہے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون یہ نہایت درجہ کی تہدید وتشدید ہے مسلم مین حدیث ابو سعید خدری سے مرفوعا آیا ہے جو کوئی دیکھے تم مین کسی منکر کو تو چاہیے کہ تغیر کرے اوسکو اپنے ہاتھ سے اگر نہ کر سکے تو اپنی زبان سے اور یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے یہ اضعف ایمان ہے اسی کے مثل بہیک نسائی نے بھی روایت کیا ہے ابو داؤد وترمذی کا لفظ یہ ہے افضل جہاد کلمۂ حق ہے نزدیک سلطان جائر کے ترمذی مین آیا ہے کہ جب بنی اسرائیل معاصی مین پڑے تو علما نے اونکو منع کیا جب اونھوں نے نہ مانا تو اونکے ساتھ مجالس مین بیٹھنے لگے پھر تو سب یکسان ہوگئے اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے زبان داؤد وعیسی بن مریم پر اونکو لعنت کی نسائی کا لفظ ابو بکر صدیق سے یہ ہے لوگ جب ظالم کو دیکھین اور اوسکا ہاتھ نہ پکڑین تو قریب ہے کہ اللہ اون سب پر اپنا عقاب کرے دوسرا لفظ نسائی کا یہ ہے ان القوم اذا راؤا المنکر فلم یغیروہ عمھم اللہ بعقاب زواجر مین اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے

ف ان تینوں کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے بوجہ وعیدات شدیدات زواجر مین بہت امر ونہی اور صور کبائر وصغائر کو بسط سے ذکر کیا ہے پھر کہا ہے کہ وجوب امر ونہی کا شامل ہے ہر آزاد ورقیق وذکر وانثی کو لیکن یہ وجوب علی الکفایہ ہے **لقولہ تعالی** ولتکن منکم امۃ اگر فرض عین ہوتا تو ولتکن نہ فرمایا جاتا ہان کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے ایسی جگہہ جو کہ سوا اسکے دوسرا اوسکو نہین جانتا ہے یا دوسرے غیر اسکا قدرت نہین رکھتا ہے

فصل

سلام کا جواب نہ دینا گناہ کبیرہ ہے جسطرح کہ بعض نے ذکر کیا ہے اور بعض ائمہ نے صغیرہ بتایا ہے یہی
نتیجہ ہے ہان اگر اس ترک مین اخافت وایذای شدید متصور ہو تو اسکا کبیرہ ہونا کچھ دور نہین ہے

فصل

دوست رکہنا انسان کا اس بات کو کہ لوگ اوسکے لئے کھڑے ہو جائین تعظیمًا وافتخارًا کبیرہ ہے
ابوداؤد کا لفظ باسناد صحیح و ترمذی کا لفظ باسناد حسن معاویہ سے مرفوعًا یون ہے من احب ان
یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوء مقعده من النار دوسرا لفظ ابوداؤد و ابن ماجہ کا باسناد
حسن ابوامامہ باہلی سے مرفوعًا یہ ہے لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضهم بعضا +
ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث اول ہے شافعیہ کہتے ہین حرام ہے شخص داخل پر محبت قیام کی اپنے
لئے بدلیل حدیث مذکور مراد تمثل سے یہ ہے کہ لوگ اوسکے سامنے مثل عادت جبابرہ کے کھڑے رہا
کرین بیہقی نے اسطرف اشارہ کیا ہے بعض نے اونکے قول سے تعداد کبائر مین یہ اخذ کیا ہے
کہ آدمی اس بات کو دوست رکہے کہ وہ تو بیٹھا رہے اور لوگ اوسکے سامنے کہڑے رہین یہی
حال اوس قیام کا ہے جسکی محبت براہ تفاخر وتطاول علے الاقران کے ہو وے ہان اگر یہ محبت
براہ اکرام ہے نہ بروجہ مذکور تو تحریم اوسکی متجہ نہین ہے اسلئے کہ اس زمانہ مین یہ ایک شعار
تحصیل مودت کا ہوگیا ہے ابن العماد نے اسپر تنبیہ کی ہے یہ کچھ منافی حدیث ثانی کے نہین
ہے اسیلئے شافعیہ نے کہا ہے کہ قیام کرنا واسطے اہل علم وصلاح وشرف یا ولادت یا رحم یا ولایت
مصحوب یا صداقت یا نحو ہا کے مستحب ہے کیونکہ اونہون نے اس قیام کو مقید ساتھہ بر واحترام و
اکرام کے کیا ہے نہ وہ قیام جو واسطے ریا و تفخیم کے ہوتا ہے حضرت نے جو قیام سے نہی فرمائی ہے
وہ یہی قیام ریا و فخامت ہے اسیلئے اس قیام مقید کو مندوب کہتے ہین نووی نے انتہی ا ب

ہین ایک خبر تسمیہ کیا ہے اوسمین منکر نہیں قیام پر اونکا بلکہ حب ادرشی سے کہا اس زمانہ مین
واجب معلوم ہوتا ہے واسطے دفع عداوت وتقاطع کے جسطرح کہ اس عبد السلام نے بہی اسطرف
اشارہ کیا ہے اس بنا پر یہ قیام باب ذرائع مفاسد سے ہے انتہی کلام الرد اور شوکانی نے کہا
ہین کہ قیام تعظیمی ناجائز ہے اور قیام محبت جائز جسطرح کہ حضرت واسطے فاطمہ علیہا السلام کے
اور فاطمہ واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام فرماتی تہیں انتہی لیکن عمل موافق ظاہر
حدیث باب کے اولی ہے کسی کے خوف سے اندیشہ ذلت اوسکی تعظیم کرنا درست ہے لیکن جہان تک
ممکن ہو احترازاس کبیرہ سے اولی ہے *

فصل

فرار کرنا زحف یعنے کافر بالکفار سے جو دو چند سے زیادہ نہین ہین گناہ کبیرہ ہے مگر واسطے تحرف کے
طرف قتال کے یا تحیز ہو یکی طرف اپنے گروہ کے **قال اللہ تعالی** ومن یولہم یومئذ
دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جہنم
وبئس المصیر حدیث صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً سبع موبقات کے ایک فرار زحف سے
بہی آیا ہے بروایت احمد ونسائی مین فرار یوم الزحف کو ہمراہ شرک باللہ وقتل نفس مومن کے کبائر مین
گنا ہے اسکا کبیرہ ہونا احادیث متعددہ مین بصراحت تمام آیا ہے جس کسی حدیث مین کبائر کو
سات یا نو عدد کہا ہے وہان اسکا ذکر بہی موجود ہے **ف** علماء نے اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح
کی ہے شافعی نے کہا ہے مسلمان جب غزا کرین اور اعدا کو آپسے دو چند دیکھیں تو اونپر گریز کرنا حرام
ہے مگر گریز کرتے یا اپنی گروہ سے پناہ پکڑنے کو ہان اگر مشرکین اونکے دو چند عدد سے بہی زیادہ ہون تو
پہیر نا مضائقہ نہین رکہتا یہی مذہب ابن عباس کا بہی ہے *

فصل بھاگنا طاعون سے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت
فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم اللہ پاک کی عادت ہے کہ بعد بیان احکام کے ذکر قصص
کا واسطے اعتبار سامع کے فرمایا کرتا ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ ایک قریہ تھا قریب واسط کے
وہاں طاعون آیا عامہ اہل قریہ نکل بھاگے ایک گروہ باقی رہگیا وہ تھوڑے سے بیمار لوگ تھے جب
طاعون جاتا رہا بھگوڑے صحیح سلامت پھر آئے بیماروں نے کہا ہے تو یہی زیادہ ہوشیار
نکلے کاش ہم بھی ایسا ہی کرتے تو نجات پاتے اب اگر کبھی پھر طاعون آیا تو ہم بھی ایسی زمین کی
طرف نکل جاوینگے جہان وبا نہوگی اتفاقاً سال آیندہ مین پھر طاعون پڑا سارے اہل قریہ نکل گئے
وہ کچھ اوپر تیس ہزار یا ستر ہزار یا تین ہزار تھے واحدی نے کہا کسی نے تین ہزار سے کم اور
ستر ہزار سے زیادہ نہین بتائے ہین لفظ یہ چاہتا ہے کہ وہ دس ہزار سے زیادہ ہون اسلئے
کہ دس اور دس سے کم مین الوف نہین بولتے ہین مگر نادر غرضکہ وہ ایک وادی خوش ہوا مین
جاکر اوترے اور خیال کیا کہ ہم بچگئے ایک فرشتے نے اسفل وادی سے اور دوسرے نے اعلائے
وادی سے پکارا کہ مر جاؤ سب مر کر رہگئے بدن اونکے گل سڑ گئے خرقیل علیہ السلام ثالث خلفاء
بنی اسرائیل کا بعد موسیٰ علیہ السلام کے اونپر گذر ہوا بڑے خلیفہ اونکے یوشع تھے پھر کالب پھر
خرقیل اسلئے کہ یہ خلیفہ کالب کے تھے انکو ابن العجوز کہتے تھے اسلئے کہ انکی مان نے بڑی عمر مین
اللہ سے بیٹا مانگا تھا حسن ومقاتل کہتے ہین وہ ذوالکفل تھے بہرحال جب گذر خرقیل کا ہوا تو وہ
اون موتی پر متفکرانہ متعجبانہ کھڑے ہوئے اللہ نے وحی کی کہ تو کوئی نشانی دیکھنا چاہتا ہے کہا
ہان فرمایا پکارا ہی ہڈیو اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ تم جمع ہوجاؤ وہ اوڑکر بعض بعض سے لگمئین یہانتک
کہ سب پوری ہوگئین پھر اللہ نے وحی کی کہ اب یون پکارا سے ہڈیو اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم گوشت
وخون پہن لو پھر تیسرے بار پکارا کہ کھڑے ہوجاؤ وہ سب زندہ ہوکر سبحانک ربنا وبحمدک

الا الله الا آیت کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے پھر اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور پیر امانات موسیٰ اونٹ چھیرون اور بدلون پر ظاہر تھے یہانتک کہ اپنی اصل پر پہنچکر رہے حدیث عبد الرحمن بن عوف مین آیا ہے کہ جب تم کسی زمین مین وباکو سنو تو وہان نہ جاؤ اور جس زمین مین ہو وہان سے مت بھاگو **ف** الطاعون کہتے ہین وباکو قاله الجوہری لکن صحیح یہ ہے کہ وبا نام ہے مرگ عام کا اور طاعون کہتے ہین چھوٹی چھوٹی پھڑیون کو جو بدن مین نکلتی ہین اور بغل مین ہو جاتی ہین حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ طاعون غدہ ہے مثل غدہ شتر کے جو مراق و آباط مین ہوتا ہے احمد کا لفظ باسناد حسن جابر سے مرفوعًا یہ ہے کہ بھاگنے والا طاعون سے مثل فار کے زحف سے ہے اور جو اوسمین صبر کرے اوسکو اجر برابر شہید کے ہے رواہ البزار والطبرانی والترمذی وحسنه وابن حبان ایضًا **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے آیت و حدیث دونون سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ مشابہ فرار عن الزحف کے ہے کیونکہ تشبیہ مقتضی مساوی کل کے ہے سو بخاری مین وباکو رجز و عذاب فرمایا ہے بعض اہل علم کا لقب بتایا ہے ؎

فصل

غلول یعنے خیانت کرنا غنیمت مین سے اور چھپانا اوسکا گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامة بخاری مین ابن عمرو سے آیا ہے کہ حضرت کے اسباب غنیمت پر ایک آدمی تھا کہ کرہ نام بکسر ہر دو کاف یا بفتح ہر دو وہ مرگیا حضرت نے فرمایا وہ نار مین ہے لوگون نے جاکر دیکھا اوسنے ایک عبا کو خیانت کیا تھا غرضکہ ناری ہونا غال کا بہت حدیثون مین آیا ہے **ف** علمانے اس کبیرہ کی تصریح کی ہے یہ خیانت کچھ مخصوص بغنیمت ہی نہین ہے الیسے اموال مشترکہ مین المسلمین اور بیت المال اور زکوٰۃ وغیرہا کا بھی حکم یہی ہے اور بیشمار ہے طبرانی کی حدیث مین منجملہ کبائر کے غلول کو بھی شمار کیا ہے ؎

باب الامان

قتل کرنا یا عہد توڑنا یا ظلم کرنا اہل امان یا ذمہ یا عہد والے پر گناہ کبیرہ ہے قال تعالی
اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا و قال تعالی اوفوا بالعقود مراد عقود
سے عہود دینی آسمانی وہ عہد و امان بھی داخل ہے جو درمیان ہمارے اور مشرکین کے ہوا ہے کما قال
بعض ائمۃ التفسیر صحیحین مین آیا ہے کہ چار خصلتین نفاق کی ہین جسمین ہونگی وہ منافق
خالص ہے اونمین ایک عہد شکنی ہے حدیث مسلم مین عہد شکن پر لعنت آئی ہے اللہ و ملائکہ و
سارے لوگونکی یہ بھی فرمایا ہے کہ نہ اوسکا فرض مقبول ہے نہ نفل احمد و بزار و طبرانی کا لفظ انس سے
مرفوعا یہ ہے لا دین لمن لا عہد لہ یعنی بدعہد بے دین ہوتا ہے ابوداؤد و نسائی و ابن حبان
کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی معاہد کو ناحق وہ جنت کی بو تک نہ پائیگا الحدیث ف ان تینون کا
کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے اور یہ ظاہر ہے بعض نے اسکی تصریح بھی کی ہے فقط

فصل دلالت کرنا عیب مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے

دلیل اسکی حدیث صحیح حاطب بن بلتعہ ہے کہ اونہون نے اہل مکہ کو حال روانگی حضرت کا لکھ بھیجا
تھا اوسپر عمر نے کہا مجکو حکم دو تو مین اسکی گردن مارون لیکن حضرت نے بسبب اہل بدر ہونیکے
منع فرمادیا ف اس دلالت پر اگر دین اسلام یا اہل اسلام یا قتل یا قید یا نہب مرتب ہو تو
پھر وہ اعظم کبائر و اقبح معاصی ٹھیریگی کیونکہ سعی ہے زمین مین ساتھہ فساد کے اور اہلاک حرث
و نسل ہے جسکا انجام جہنم و بئس المہاد ہے +

باب مسابقت و مناضلت کا

گھوڑا یا اونٹ واسطے تکبر کے یا واسطے گھوڑ دوڑ کے بطور رہان یا مقامرت اور تیر انداز [illegible]

ترک کرنا تیراندازی کا بعد تعلم کے بے رغبتی سے اس طرح پر کہ موڑ لی طرف غلبہ خوف کے مستاً
اہل اسلام ہو گناہ کبیرہ ہے صحیحین میں آیا ہے کہ گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو لیے
کہ وہ فریاد اندر وہ ہے جسکو واسطے ریا و فخر و فساد یعنی عداوت اہل اسلام کے پالا ہے ابن خزیمہ
کا لفظ یہ ہے دوسرا وہ گھوڑا ہے جسکو واسطے اترانے بطر و تبجح کے باندھا ہے یعنی کبر کے لیے
تاکہ ضعفاء مسلمین پر تفاخر و استکبار کرے طبرانی کا لفظ یہ ہے گھوڑے تین طرح ہیں ایک
گھوڑا رحمن کا دوسرا انسان کا تیسرا شیطان کا شیطان کا وہ ہے جسکو واسطے رہان و مقامرت
کے پالا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے سیکھی تیراندازی پھر ترک کر دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے
یا وہ عاصی ہے **ف** ان تینوں کا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث و قیاس سے ہے ﴿

کتاب الایمان

یمین غموس یمین کاذبہ گو مع سہو اور بعمد کثرت سے قسم کھانا گو سچی قسم ہو گناہ کبیرہ ہے
قال تعالی ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولئك
لا خلاق لهم فی الآخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم
عذاب الیم شیخین کا لفظ ابن مسعود سے مرفوعاً یہ ہے جسنے حلف کیا اوپر کسی مرد مسلمان کے
ناحق وہ ملیگا خدا سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا حدیث ابو داؤد میں ایسے حالف کو آتش ہم فرمایا ہے
یہ لفظ حدیث ابن ماجہ میں بھی آیا ہے بخاری میں یمین غموس کو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے یمین
غموس یہ ہے کہ کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لیوے ابن حبان میں اوسکو منجملہ اکبر کبائر
کے گنا ہے گو برابر ایک پر پشہ کے حلف کیوں نکرے وہ ایک داغ ہوگا اوسکے دل میں تا روز
قیامت کو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اکبر کبائر شرک باللہ اور یمین غموس ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے
کہ یمین فاجرہ گھروں کو ویران کر دیتی ہے اس باب میں بہت احادیث آئی ہیں جنکا تذکرہ
میں کر گیا ہے **ف** انکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے ﴿

فصل

حلف کرنا ساتھ امانت یا صنم کے یا یون کہنا کہ اگر یون کرون تو کافر ہون یا اسلام سے بری ہون یا قسم کھانا کسی نبی کی گناہ کبیرہ ہے بعض نے ان تینون کی طرف اشارہ کیا ہے اور حلف بغیر اللہ کے مثال مین حلف بہ نبی و کعبہ و ملائکہ و سماء و آباء و حیات و امانت و روح و رأس و حیات سلطان و نعمت سلطان و تربت فلان کو ذکر کر کے سوق ادلہ کیا ہے احادیث نہی و وعید کو لکہا ہے جیسے ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم حدیث لا تحلفوا بالطواغی وحدیث من حلف بالامانۃ فلیس منا وحدیث من حلف بغیر اللہ فقد اشرک حاکم کا لفظ یہ ہے من حلف فقال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذبا فہو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما دوسرا لفظ یہ ہے من حلف علی یمین فہو کما حلف ان قال ہو یہودی فہو یہودی وان قال ہو نصرانی فہو نصرانی الحدیث اس باب مین احادیث متعددہ آئی ہین ٭

فصل

جھوٹی قسم کھانا بملت غیر اسلام کی گناہ کبیرہ ہے جسطرح بعض جہلہ کہتے ہین کہ اگر یون کرون تو یہودی یا نصرانی ہو جاؤن ٭

فصل وفا نہ کرنا نذر کا گناہ کبیرہ ہے

خواہ نذر قربت ہو یا نذر لجاج اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ باز رہنا ہے اداء حق لازم علی الفور سے جیسے کوئی شخص اداء زکوۃ سے باز رہے ٭

فصل

تولیت قضا کی اور تولی رسالت اوسکی باوجود علم خیانت نفس پانچویں کے اور حکم کرنا جہل وجور سے
گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
دوسری آیت میں ظالمون تیسری آیت میں فاسقون فرمایا ہے ابو بریدہ مرفوعاً کہتے ہیں جو والی
ہوا قضا کا یا قاضی کیا گیا درمیان لوگوں کے ہو بے چھری ذبح ہوا رواہ ابی داؤد والترمذی
وحسنہ وابن ماجۃ والحاکم وہ دوسرا لفظ ابو داؤد و ترمذی کا یہ ہے قاضی تین ہیں ایک جنت
میں دو آگ میں جسنے حق پہچانکر حکم دیا وہ بہشت میں ہے اور جسنے حق پہچان کر ظلم کیا وہ
نار میں ہے اور جسنے جہالۃ حکم دیا وہ بھی نار میں ہے حدیث ابو یعلی وابن حبان میں مرفوعاً آیا
ہے من کان قاضیا فقضی بجہل کان من اہل النار اس باب میں حدیثیں بکثرت
آئی ہیں زواجر میں سبکو جمع کردیا ہے **ف** ان پانچون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ
باب سے فضیل بن عیاض نے کہا ہے قاضی کو چاہیے ایک دن قضا میں رہے اور ایک دن روئے
میں اپنی جان پر محمد بن واسع نے کہا ہے سب سے پہلے واسطے حساب کے یہی قضاۃ بلائے
جاوینگے مکحول نے کہا ہے اگر مجھکو اختیار دیا جاوے درمیان قضا اور گردن مارنیکے تو میں
ضرب عنق اختیار کروں نہ قضا مالک بن منذر نے محمد بن واسع کو قضاء بصرہ پر مقرر کرنا
چاہا تھا اونھوں نے نہ مانا پھر کہا تم بیٹھو نہیں تو میں تمکو پیٹونگا اونھوں نے کہا تم بادشاہ
ہو جو چاہو کرو دنیا کا ذلیل آخرت کے ذلیل سے بہتر ہے زواجر میں کہا ہے والحاصل ان ھذا
المنصب اخطر المناصب لقبح الثمن والمتالب قد افردت قضاۃ السوء بتالیف مستقل سمیتہ
جمر الغضا لمن تولی القضا وحکیت فیہ من احوالہم القبیحۃ واعمالہم الشنیعۃ ما تمج
الاسماع وتستنکرہ الطباع لما ان تجرأتہ علی ربہ توجب القطع والیقین بانہم لیسوا
من المتقین بل ولا من المسلمین نسأل الله العافیۃ انتہی اس بارہ میں ایک رسالہ میرا بھی ہے

ظفر اللاضی بما یجب فی القضا القاضی مشتمل احکام قضا و قضاۃ پر وہ بہی لایق ملاحظہ اہل علم و استفادہ اہل دین کے ہے ❊

فصل

اعانت و مساعدت کرنا کسی مبطل کی گناہ کبیرہ ہے حاکم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسنے اعانت کی کسی خصومت پر ناحق وہ اللہ کے غصے و خفگی مین ہے جبتک کہ باز نہ آوے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے فقد باء بغضب من اللہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے اعانت کی اپنی قوم کی ناحق پر وہ مثل اونٹ کے ہے جو کنوئین مین گر پڑا ہے وہ اوسمین اپنی دم ہلا رہا ہے یعنی نکلنا چاہتا ہے مگر نکل نہین سکتا دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے جو آدمی غصہ ناک ہو اکسی مسلمان پر خصومت مین جسکا علم اوسکو نہین ہے وہ اللہ کے حق کا سامنا ہوا اور اوسنے اللہ کے سخط پر حرص کی اوسپر لعنت ہے اللہ کی پہاپے قیامت تک اصبہانی و طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے اعانت کی کسی ظالم کی تاکہ دبا وے کسی حق کو وہ بری ہوا اللہ و رسول کے ذمہ سے اور جو شخص چلا ساتھ کسی ظالم کے اوسکی مدد کو اور وہ جانتا ہے کہ وہ شخص ظالم ہے تو نکل گیا اسلام سے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اوسکو نہین دیکھا ❊

فصل

راضی کرنا قاضی وغیرہ کا ساتھہ سخط خدا کے گناہ کبیرہ ہے ابن حبان مین عائشہ سے مرفوعاً آیا ہے جسنے تلاش کیا لوگونکی رضامندی کو اللہ کی سخط سے اللہ اوسپر غصہ کریگا اور ناراض کر دیگا اوسکو جسے اسنے راضی رکھا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے راضی کیا پادشاہ کو جس سے اللہ خفا ہے وہ نکل گیا دین سے اللہ کے اس باب مین اور حدیثین بھی آئی ہین ف اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکو نہین دیکھا

فصل

لینا رشوت کا اگرچہ حق سے ہو اور دینا رشوت کا باطل سے اور سعی کرنا درمیان راشی و مرتشی کے یا لے
لینا مال کا تولیت حکم پر اسواسطے دینا مال کا باوجود عدم تعین قضا کے اس شخص پر جائز ہے بدل جاہ اسکو
لازم نہیں ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بها
الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون مفسرین نے کہا ہے
کہ مراد کھانے سے خاص اکل نہیں ہے ذکر اکل کا اسلئے ہے کہ مقصود اعظم تحصیل اموال سے یہی اکل
ہوتا ہے لفظ اکل شامل ہے سائر وجوہ منع کو تو ہوگا جیسے مسکر و مرزی و مغصوب و مسروق
و صرف فی المعصیة وغیرہا اور ادلا سے مراد دفع رشوت ہے طرف حکام کے بعض مفسرین نے کہا ہے
وا قرب الی الادب ہے یعنی حکام کو مال رشوت دیکر اپنے موافق حکم کر کے غیر کا حق کھا جانا ابن عمر کہتے
ہیں لعنت کی ہے حضرت نے راشی و مرتشی پر رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح ابن ماجہ
وابن حبان کا لفظ یہ ہے لعنة الله علی الراشی والمرتشی وصححه الحاکم طبرانی کا لفظ باسناد ثقات
یہ ہے الراشی والمرتشی فی النار احمد کا لفظ یہی ہے کہ کوئی قوم نہیں ہے کہ ظاہر ہو ان میں رشوت مگر پکڑی جاتی
ہے رعب سے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے لعن رسول الله صلعم الراشی والمرتشی فی الحکم رواہ
الترمذی وحسنه وابن ماجة وابن حبان حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے والرائش الذی
یسعی بینهما احمد و بزار و طبرانی کا لفظ ثوبان سے یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے راشی و مرتشی و رائش پر جو دوڑتا ہے درمیان میں دونوں کے طبرانی کا لفظ باسناد صحیح
یہ ہے ابن مسعود نے کہا رشوت لینا حکم میں کفر ہے اور یہ رشوت درمیان لوگوں کے سحت ہے

ف اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت و احادیث باب سے ظاہر ہے یعنی سے کہا ہے لینا رشوت کا اگر حاکم
پر حوالہ حکم باطل کرے یا حکم حق یکساں ہے انتہی جو قاضی قضا رشوت سے لے اسکی قضا مردود ہے

فصل ہدیہ لینا سفارش پر گناہ کبیرہ ہے

ابوداؤد کا لفظ یہ ہے جسنے کسی کی سفارش کی اور اوسنے اسکو ہدیہ بھیجا اور اسنے لے لیا تو یہ ایک بڑے دروازے پر ابواب کبائر سے آیا اسکو ابن مسعود نے سحت کہا ہے اور قرطبی نے مالک سے نقل کیا ہے **ف** بعض ائمہ نے اسکی تصریح کی ہے لکن صاحب زواجر کہتے ہیں کہ یہ بات ہمارے قواعد پر ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہمارے یہاں اگر محبوس نے کسیکو کچھ دیا کہ وہ اوسکے رہائی میں گفتگو کرے تو یہ جعالہ جائز ہے اسلئے مستحب یہ ہے کہ یہ قبول کرنا ہدیہ کا جب کبیرہ ہوگا کہ بمقابلہ سفارش محرم کے ہو فقط ✣

فصل

خصومت باطل یا بغیر علم مثل وکلاء قاضی کے اور طلب حق باظہار لدد وکذب واسطے ایذاء خصم وتسلط کے خصم پر اور خصومت براہ عناد محض بقصد قہر خصم وکسر خصم اور مراء وجدال مذموم گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیاۃ الدنیا ویشھد اللّٰہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللّٰہ لا یحب الفساد واذا قیل لہ اتق اللّٰہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد ابن عباس نے مرفوعًا کہا ہے کفی بک اثما ان لا تزال مخاصما یعنے تجکو اتنی ہی معصیت کافی ہے کہ تو رات دن جھگڑتا ہے رواہ الترمذی وقال غریب بخاری کا لفظ یہ ہے ابغض الرجال الی اللّٰہ الالد الخصم بڑا دشمن لوگوں میں خدا کو وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہوا کا ہے ایک حدیث میں یوں آیا ہے من جادل فی خصومۃ بغیر علم لم یزل فی سخط اللّٰہ حتی ینزع **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث بخاری سے ہے اور یہ ظاہر ہے بعض علماء نے فجور کو مخاصمت میں کبیرہ گناہ ہے اور مراء وجدال کو کبیرہ ٹھیرایا ہے نووی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ

ما رایت شیئا انقص للدین ولا انقص للمروۃ ولا اضیع للذۃ ولا اشغل للقلب
من الخصومۃ۔ مذموم وہ خصومت ہے جو باطل یا بغیر علم ہو جس طرح وکیل قاضی کہ بدون دریافت
اس امر کے کہ حق کسکی جانب ہے وکالت کرنے کو طیار ہوجاتا ہے بلکہ جو طالب حق ہے وہ بھی داخل مذموم
ہوتا ہے اگر قدر حاجت پر اقتصار نکرے اور اظہار لدد و کذب بغرض ایذا یا تسلط علی الخصم کی کرے
اسی طرح وہ مخاصم جسکو محض خصومت پر محض عناد کی غرض ہو مگر خصم ہے یا وہ شخص جو خصومت
مین کلمات موذیہ کا خلط بلا ضرورت کے کرتا ہے اس طرح کی خصومت مذموم ہوتی ہے بخلاف اوس
خصومت کے جو بغرض شرع نصرت اپنی حجت کے بغیر لدد و اسراف و زیادت لجاج بغیر قصد عناد
و ایذا کے کرتا ہے کہ یہ کچھ مذموم و حرام نہیں ہے لیکن جب تک ممکن ہو اسکا ترک کرنا بھی اولی
ہے کیونکہ ضبط کرنا زبان کا خصومت مین حد اعتدال پر بہت مشکل ہوتا ہے غزالی نے کہا ہے مراد
کہتے ہین کسی کی بات مین طعن کرنے کو واسطے اظہار خلل کے اوس کلام مین بغیر کسی غرض کے سوا
تحقیر قائل اور اظہار مرتبہ اپنے کے اور سیر جدال وہ ہے جسکا تعلق اظہار و تقریر مذاہب سے ہو
اور خصومت کہتے ہین لجاج کرنے کو کلام مین تو وہ بہ نسبت جدال کبھی حق سے ہوتا ہے تاکہ اظہار
و تقریر حق پر موقوف حاصل ہو اور کبھی باطل سے ہوتا ہے کہ مدافعت حق کرے یا بغیر علم کے جھگڑے
قال تعالی ولا تجادلوا اهل الکتاب الا بالتی هی احسن **وقال تعالی**
وجادلهم بالتی هی احسن **وقال تعالی** ما یجادل فی آیات الله الا الذین کفروا
جو نصوص مدح و ذم جدال وغیرہ مین آئے ہین وہ اسی پر محمول ہین صاحب عمدہ نے کثرت
خصومات کو اگرچہ یہ شخص محق ہو منجملہ صغائر کے شمار کیا ہے +

باب قسمت کا

جور کرنا قاسم کا قسمت مین اور مقوم کا تقویم مین گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعا
آیا ہے ان هذا الامر فی قریش ما اذا استرحموا رحموا واذا حکموا عدلوا واذا قسموا

اقسطوا ومن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ الطبرانی بسند صحیح **ف** دیکھا نہین کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ ہو لکن اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے اور دوسرا امر قیاس کیا گیا ہے پہلے امر پر اسلیئے کہ جور قسمت مین شامل ہے جور کو انصبار و قیمت مین ؎

کتاب الشہادات

جھوٹی گواہی دینا اور اوسکا قبول کرنا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابی بکرہ مین قول زور و شہادت زور کو منجملہ اکبر کبائر کے گنا ہے رواہ الشیخان بخاری مین یمین غموس کو کبائر مین ذکر کیا ہے صحیحین مین قول زور و شہادت زور کو اکبر کبائر ٹہیرایا ہے ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کہ تین بار فرمایا عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ یعنی جھوٹی گواہی برابر شرک کے ہے پھر یہ آیت پڑھی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ ابن ماجہ و حاکم کا لفظ صحیح یہ ہے لن تزول قدما شاہد الزور حتی یوجب اللہ لہ النار طبرانی کا لفظ یہ ہے لا یفارق قدماہ الارض حتی یقذف بہ فی النار دوسرا لفظ یہ ہے جسنے پوشیدہ رکھا گواہی کو وقت طلب کے وہ مثل شاہد زور کے ہے **ف** ان دونون کا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے شہادت زور یہ ہے کہ بلا تحقیق کے شاہد ہوجاوے ابن عبد السلام کہتے ہین تکبیر اسکی مال خطیر مین ظاہر ہے اور اگر مال قلیل مین ہو جیسے ایک منقی یا ایک دانہ کھجور کا تو مشکل ہے لکن اوسکو بھی کبیرہ ٹھیرانا جائز ہو سکتا ہے جسطرح کہ ایک قطرہ خمر کا پینا کبیرہ ہے اگرچہ مفسدہ متحقق نہو غرضیکہ حکم شہادت زور کا قلیل کثیر مین یکسان ہے اسیلیے اوسکو عدیل شرک فرمایا ہے ؎

فصل چھپانا گواہی کا بلا عذر گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ومن یکتمها فانہ آثم قلبہ طبرانی کا لفظ یہ ہے من کتم شہادۃ اذا دعی الیها کان کمن شہد بالزور اس حدیث کی روایت سے بخاری نے احتجاج کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا

اس حدیث اور معرفت کو اہل علم سے ثابت ہے ٭

فصل وہ جھوٹ جسمین حلف نہ ہو یا ضرر نہو کبیرہ ہے

قال تعالیٰ الا لعنة الله علی الکاذبین ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے تم جھوٹ کذب سے
بچو کذب راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور راہ دکھاتا ہے نار کی بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ارادہ جھوٹ
کا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے رواہ ابی داؤد والترمذی وصححہ
احمد کا لفظ یہ ہے حضرت سے پوچھا عمل نار کا کیا ہے فرمایا کذب ہے بندہ جب جھوٹ بولتا ہے فاجر
ہوجاتا ہے جب فجور کرتا ہے کافر ہوجاتا ہے جب کافر ہوا آگ میں گیا صحیحین میں جھوٹی بات کو
علامت نفاق کی فرمایا ہے طبرانی واحمد کا لفظ یہ ہے بندہ مومن کامل نہیں ہوتا یہانتک کہ مزاح
ومراء میں جھوٹ بولنا ترک کردے اگرچہ سچا ہو بیہقی وابو یعلی وطبرانی کا لفظ یہ ہے یطبع المؤمن
علی کل خلة غیر الخیانة والکذب اسکی سند صحیح ہے ذم کذب میں بہت سی حدیثیں آئی
ہیں بزار کا لفظ بسند جید یہ ہے داخل نہو گا جنت میں بادشاہ کذاب **ف** اسکے کبیرہ ہونیکی
تصریح کی ہے گو یہ سنزواذرعی نے کہا ہے کبھی ایک ہی کذب کبیرہ ہوتا ہے شافعی نے
کتاب الام میں کہا ہے کہ جو شخص الکذب مظہر الکذب غیر مستتر کی گواہی درست نہیں ہے
انتہی کذب خواہ تھوڑا ہو یا بہت سب کا ایک ہی حکم ہے شافعی نے رسالہ میں کہا ہے کہ بعضا کذب
خفی ہوتا ہے اسطرح کہ کوئی شخص کسی شخص سے کوئی خبر روایت کرے اور وہ شخص نہیں جانتا کہ وہ
سچا ہے یا جھوٹا ہے انتہی زواجر میں انواع کذب وتقریر کو بسط سے لکھا ہے **ف** سچا
کذاب کے ایک حرفہ وقائع نگاری واخبار نویسی ہے حدیث میں آیا ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل
ما سمع صاحب زواجر نے اسکا ذکر اسواسطے نہیں کیا کہ یہ حرفت اونکے عہد میں مروج نہ تھی
اس مسئلہ کی تفصیل کتاب دلیل الطالب میں مفصل مرقوم ہے ٭

فصل

بیٹھنا پاس شراب خوار و فساق وغیرہم کے بطور اینا س کے گناہ کبیرہ ہے اسکو اذرعی نے نقل کیا ہے
نزد اجر کا لفظ یہ ہے کہ جلوس ہمراہ میخواران و دیگر اہل فسوق و ملاہی محرمہ کے باوجود قدرت کے
منع پر یا مفارقت کے وقت عجز کے از اکبر سنگر سے کبیرہ ہے خصوصاً جبکہ اونکے پاس نشست
کرکے اونکا موافق بنے

فصل

ہمنشینی کرنا قرا و دو قمار فسقہ کے ساتھ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکا ذکر کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ خواہ
یہ نشست حالت مباشرت فسق مین ہو یا حالت مجانبت مین بلا فرق کبیرہ ہے غزالی نے دوستی
فجار و مجالست شرابخوار کو منجملہ ذنوب کے شمار کیا ہے بلکہ نری دوستی حرام ہے گو مجالست نہو

فصل

قمار بازی کرنا خواہ مستقل طور پر ہو خواہ مقترن بلعب مکروہ جیسے شطرنج یا لعب محرم جیسے
نرد گناہ کبیرہ ہے قال تعالی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل
الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون الآیہ میسر سے مراد قمار ہے کسی طرح کا ہو جوا کھیلنے
سے اسلئے منع کیا ہے کہ اسمین اکل مال بباطل ہوتا ہے قال تعالے ولا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل یہ قمار اس حدیث مین بھی داخل ہے ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ
بغیر حق فلھم النار بخاری مین آیا ہے جسنے کہا اپنے دوست سے آؤ جوا کھیلین وہ صدقہ
دے سو جبکہ نری بات کہنے پر یہ کفارہ ہے تو فعل و مباشرت کا کیا کہنا اسکا کبیرہ گناہ صریح
آیت شریف سے و سو ظاہر ہے

فصل لعب نرد کبیرہ ہے

ابو موسی کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے لعب کیا نرد یا نرد شیر سے وہ عاصی ہے اللہ و رسول کا روایۃ ابو داؤد
و صححہ ابن حبان والحاکم مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے گویا غوطہ دیا اوسنے اپنے ہاتھ کو
گوشت خون خوک مین ایک احمد و ابو یعلی و بیہقی مین آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہین ہوتی ابو داؤد کا
لفظ یہ ہے تین چیزین منجملہ میسر کے ہین قمار و ضرب کعاب و صفیر کبوتر **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث
باب ہے اور کچھ وعید نہوتی تو عدم قبول نماز ہی کافی تھی کتاب الام مین نص کی ہے حرمت قمار پر
اور قمار کو فاسق مردود الشہادۃ کہا ہے امام الحرمین و اذرعی نے کہا ہے قمار کبائر مین سے
ہے نرد شیر منسوب ہے طرف اول ملوک فرس کے اسلئے کہ اول واضع اوسکا وہی تھا بیناوی
نے کہا ہے سب سے پہلے اسکو سابور بن اردشیر ثانی ملوک ساسان نے نکالا ہے اسی لئے اوسکا نام نرد شیر ہے

فصل

شطرنج کھیلنا نزدیک قائل تحریم شطرنج کے گناہ کبیرہ ہے اکثر علما قائل تحریم لعب مذکور کے ہین
اور بعض قائل حل ہے وہ وقت اقتران قمار یا خروج وقت نماز وغیرہ اسباب سے کبیرہ کہتا ہے ابو بکر
اثرم اور ابو بکر آجری نے اپنی اپنی سند سے ذکر شطرنج کا مرفوعاً حدیث واثلہ بن الاسقع سے روایت
کیا ہے کہا اللہ ہر روز تین سو ساٹھ بار طرف اپنی خلق کے نظر کرتا ہے مگر صاحب شاہ کا اوسمین
کچھ حصہ نہین ہے صاحب شاہ کو ترجمہ کیا ہے ساتھ لاعب شطرنج کے اسلئے کہ اوسمین شاہ ہوتا ہے
دوسری حدیث مین سلام کرنے سے شطرنج باز پر منع فرمایا ہے ایک لفظ مین یون آیا ہے اشد الناس
عذابا یوم القیامۃ صاحب الشاہ الا تراہ یقول قتلتہ واللہ مات واللہ افتراء وکذبا
علی اللہ علی مرتضی نے کہا ہے شطرنج جوا ہے اعاجم کا ایکبار اونکا اہل شطرنج پر گزر ہوا کہا
ما ھذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون تم اگر چنگاری کو لو یہانتک کہ بجھ جاوے بہتر ہے

اس سے کہ تم اسکو مار ڈالو پھر کہا واللہ لغیر ھذا خلقتم یہ بھی کہا ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹا شطرنج
باز ہوتا ہے کہتا ہے قتل کیا حالانکہ نہین کیا کہتا ہے مات ہوا حالانکہ نہین ہوا ابو موسی اشعری کہتے
ہین لاعب شطرنج خاطی ہے یعنی عاصی ابن راہویہ سے کسی نے پوچہا تہا شطرنج کہیلنے مین
کچہہ ڈر ہے کہا سارا ڈر اسی مین تو ہے کہا سرحد والے حرب کے لئے کہیلا کرتے ہین کہا یہ فجور ہے
ابن عمر نے کہا یہ میسر سے بہی بدتر ہے مالک نے کہا شطرنج نرد ہے اور اکثر علما کے نزدیک کبیرہ ہے
ابن عباس نے ایک یتیم کے مال مین شطرنج پاکر آگ سے جلا دی نخعی نے لاعب شطرنج کو ملعون
کہا ہے **حکایت** ایک آدمی مرنے لگا اوس سے کہا کلمہ کہہ اوس نے کہا شاہ کش پہر مر گیا
اوسکی زبان کو یہی عادت پڑی تہی مرتے دم عوض کلمۂ اخلاص کے سفحہ سے ذکر شاہ کا نکلا اسی طرح کی
ایک دوسری حکایت ہے ایک شرابی سے مرتے وقت کہا تہا کلمہ پڑہ اوس نے کہا اشرب واسقنی
پہر مر گیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ حدیث مین آیا ہے یموت کل انسان علی ما عاش علیہ ویبعث
علی ما مات علیہ نووی نے فتاوی مین شطرنج کو نزدیک اکثر علما کے حرام لکہا ہے زواجر مین
دربارۂ حکم شطرنج بہت بسط کیا ہے پہر کہا ہے کہ لعب مسمی بطاب دوک ولعب گنجفہ ولعب خاتم سب
ممنوع وحرام ہین زرکشی کا لفظ یہ ہے ویلحق باللعب بالنرد اللعب بالاربعۃ عشر وبالصدر
والسلفۃ والثواقیل والکعاب والزبارہیب والذرانات پہر کہا ہے وکل من لعب
بھذا الجنس ضعیف مردود الشہادۃ ثم قمارا او غیرہ انتہی اذرعی نے کہا ہم بعض اشیاء
کو انمین سے نہین پہچانتے ہین انتہی **ف** احادیث مذکورہ لائق نظر ولحاظ کے ہین معلوم نہین
کہ اسانید کا کیا حال ہے مگر آثار صحابہ مؤید ومصدق تحریم وتکبیر کے ہین اسمین شک نہین ہے
کہ نفس ملاعب وملاہی علی الاطلاق حرام ہین مگر وہ ایک دو لعب جسکو شارع نے مباح رکہا ہے جیسے
مسابقت افراس وتلاعب شوہر بزن وغیرہ جبکہ انواع میسر واقسام قمار سے جدا ہون اس بنیاد پر
خواہ لعب شطرنج ہو یا اور کوئی لعب ولہو حرام ٹہیریگا حرمت مقتضی تکبیر کی ہے اسجگہ ادلۂ عامہ بہی
کفایت کرتی ہین اگر کوئی دلیل خاص واسطے کسی لعب خاص کے میسر نہ آوے ✤

فصل

ستار بجانا یا اور کوئی مزمار اور استماع کرنا اور تار کو خصوصًا گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ**
ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا
اولئک لھم عذاب مھین ابن عباس و حسن نے تفسیر لہو الحدیث کی ملاہی کی ہے **وقال**
تعالیٰ واستفزز من استطعت منھم بصوتک مجاہد نے اسکی تفسیر غنا و مزامیر سے
کی ہے حدیث میں آیا ہے اللہ ہر مذنب کو بخشتا ہے مگر صاحب عرطبہ یا عرطابہ یا کوبہ کو عرطبہ عود کو
کہتے ہیں **ف** ان ہر شش امور کو بہ تبعیت اکثر ہی کبائر میں شمار کیا گیا ہے اہل عراق فقہا
انکو مجملہ کبائر کے بتاتے ہیں کتاب شامل میں کہا ہے جسے استماع کیا کسی ایک شے کا ان محرمات
میں سے وہ فاسق مردود الشہادہ ہوا اسمین کچھ تکرار سماع شرط نہیں ہے انتہی صاحب زواجر کہتے
ہیں ضرب و استماع ہر معزف کا حرام ہے جیسے طنبور و عود و رباب و چنگ و کمنچہ و سنج و صنج و مزمار عراقی
و یراع یعنے شبابہ و کوبہ وغیرہ او تار معازف جمع ہے معزف کی اصوات قیان کو کہتے ہیں جبکہ ہمراہ عود وغیرہ ہو
ورنہ معزف نہیں کہینگے بعض نے کہا ہے ہر باجا جسمیں تار ہو معزف ہے اسلئے کہ وہ آلات طرب سے
ہے حدیث ابو عامر میں نزدیک اہل سنن کے آیا ہے میری امت میں ایک قوم ہوگی جو حر یعنی فرج
و حریر و خمر و معازف کو حلال کرلینگے یہ حدیث تحریم جمیع آلات لہو و طرب میں صریح ظاہر ہے ابن حزم کا اس
حدیث کو موضوع و کذب کہنا غلط ہے اسلئے کہ بخاری نے اوسکو تعلیقًا اور اسمعیلی نے موصولًا اور
احمد و ابن ماجہ و ابو نعیم و ابو داود نے باسانید صحیحہ جنمین کوئی مطعن نہیں ہے روایت کیا ہے اور
ایک جماعت ائمہ نے اوسکی تصحیح فرمائی ہے زواجر میں کئی ورق تک آلات لہو پر نام بنام نقل کلام
فقہاء اسلام مبسوط کیا ہے حاصل یہ مشہور کہ استعمال و استماع جملہ آلات ملاہی و معازف کا حرام ہے
اور جملہ ملاہی و مزامیر و اوتار و مزامیر وغیرہ کبائر میں داخل ہیں اگرچہ بعض میں خفیف اختلاف
فقہاء کا ہے ؛

فصل

اشعار ومنظومات مین تشبیب کرنا ساتھ غلام کے ہر چند کہ معین نہو ہمراہ ذکر عشق کے یا ساتھ
کسی عورت اجنبیہ کے اگرچہ ذکر اوسکا فحش نہ ہو نکرے یا ساتھ کسی عورت مبہمہ کے جسکا ذکر فحش ہے
کرے اور پڑھنا اوس تشبیب کا گناہ کبیرہ ہے پہلی بات کو رویانی نے کبیرہ کہا ہے اور یون لکھا
ولو کان یشبب بغلام ویذکر انہ یعشقہ فسق وان لم یعینہ لان النظر الی الذکور بالشہوۃ
حرام بکل حال انتہی لکن تہذیب مین اعتبار تعیین کا کیا ہے اور ہم کہتے ہین یہی اقرب ہے اور
قول اول ضعیف ہے اسلیے کہ شاعر حقیقت مین کچھ عاشق نہین ہوتا ہے بلکہ اظہار صنعت کا
واسطے ترقیق شعر کے کرتا ہے اسلیے محبت تشبیب مجہول سے فاسق نہین ہوگا شافعی نے اپنی غزل
مین کہا ہے مصرع

لوان عینی الیک الدھر ناظرۃ +		+ جاءت وفاتی ولم اشبع من النظر

پھر کہا ہے کہ اس شعر مین کچھ تصریح غلام کی نہین ہے جائز ہے کہ امام رضی اللہ عنہ نے یہ شعر
حق مین اپنی بی بی یا کنیز کے کہا ہو انتہی مین کہتا ہون کہ شاعر کو مقصود شعر سے صرف مضمون بندی
ہوتی ہے بلاغت معنی و فصاحت لفظ پر نظر رہتی ہے نہ وہان کوئی غلام ہوتا ہے نہ کوئی عورت
حلال یا حرام رہا کبیرہ ہونا دوسری تیسری بات کا سو اوسکا ذکر شریح نے روضۃ الحکام
مین کیا ہے اذا شبب بامرأۃ وذکرھا بفحش فھو فاسق وان ذکرھا بالطول والقصر
انتہی روضہ کی الفاظ یہ ہے التشبیب بالنساء والغلمان من غیر تعیین لا یخل بالعدالۃ
وان اکثر منہ لان التشبیب صنعۃ وغرض الشاعر تحسین الکلام لا تحقیق المذکور
انتہی کعب بن زہیر نے حضرت کے سامنے تشبیب بسعاد کی تھی انکار نفرمایا بعض نے کہا ہے
کہ وہ اوسکے چچا کی بیٹی اور بی بی تھی وہ مدت سے غائب تھا اسی جنس کی یہ بات ہے کہ شعرا
ذکر لیلی وسعدی ودعد وہند وسلمی ولبنی کا کیا کرتے ہین ابن عبد البر نے کہا ہے ولکن اکثر

من انشد شعراً من اهل العلم ممن ادعی النهی ولیس احد من کبار الصحابۃ واهل العلم
ومواضع القدوۃ الا وقد قال الشعر او تمثل بہ او سمعہ فرضیہ ما کان حکمۃ او مباحاً
ولم یکن فیہ فحش ولا خنی ولا لمسلم اذی وکان عبید اللہ بن عتبۃ بن مسعود احد فقہاء
المدینۃ العشرۃ ثم المشیخۃ السبعۃ شاعراً مجیداً انتهی ✽

فصل

شعر مشتمل ہجو مسلم پر کہنا اگرچہ سچی ہو یا فحش وکذب پر مشتمل ہو اور اس ہجو کا پڑھنا مشہور کرنا
گناہ کبیرہ ہے **ف** انکا کبیرہ ہونا بموجب تصریح جرجانی وغیرہ کے ہے انشاد وانشا شعر سے
کوئی مردود الشہادۃ نہیں ہوتا ہے جب تلک کہ ہجو کسی مسلمان کی یا فحش یا کذب فاحش نہو
علما نے بابت ہجو مسلم وذمی وغیرہ کے بہت بسط کیا ہے قول فیصل اس بارہ میں یہ ہے
کہ شعر ایک کلام ہے حسن اسکا حسن اور قبیح اسکا قبیح ہے ✽

فصل

شعر میں ایسا مبالغہ کرنا جسکی عادت نہیں ہے جیسے کسی جاہل یا فاسق کو عالم شہیر یا عادل
کہنا اور شعر کے ذریعہ سے کمائی کرنا اور بہت سا وقت شعر گوئی میں صرف کرنا اور جب عطا
نہ ملے تو ذم وفحش میں مبالغہ کرنا گناہ کبیرہ ہے **ف** ان دونوں کا کبائر ہونا مدلول اقوال
اہل علم سے ہے عمدہ میں کہا ہے ممدوح کو ماننا شیر یا بدر کے کہنا قادح عدالت اور موجب رد
شہادت نہیں ہے یا کاتب کا یوں کہنا انا فی ذکرک اناء اللیل والنہار و لا اخلی مجلساً
من ذکرک و انت احب الی من نفسی کہ یہ بھی قادح نہیں ہے کیونکہ مقصود اس سے تزیین
کلام ہے نہ کذب گویا بمنزلۂ لغو یمین کے ہے ہاں کسی فاسق یا اہل بخیل کو اعلم الاہل اکرم کہنا جو
بدلالت حس کذب ہے بیشبہ طرح طرح جلباب حیا و مروت ہے اسی طرح مدح کو حد شہیر اور اکثر

وقت اوسمین ضائع کرنا مذموم و گناہ ہے جب شعر آفات مرجبہ فصل سے خالی ہو تو اوسکا انشاد و انشا
لاباس بہ ہے حضرت کے شعرا تھے جیسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ و کعب بن مالک اور حضرت نے
سو شعر امیہ بن الصلت کے سُنے تھے اور فرمایش کرکے انشاد کرائے تھے اور ایک خلائق نے
صحابہ و تابعین و من بعدہم سے انشاد اشعار کا کیا ہے اصمعی کہتے ہین مینے شعر ہذلیین کے امام
شافعی کو سنائے بلکہ حفظ دواوین عربیہ مین بڑی معونت ہے معرفت کتاب و سنت پر بخاری کا لفظ
یہ ہے ان من الشعر لحکمۃ شافعی کا لفظ مرفوعًا یہ ہے الشعر کلام حسنہ حسن و قبیحہ قبیح
زواجر مین کہا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جو شعر طاعت خدا و اتباع سنت و اجتناب بدعت
و حذر معصیت پر آمادہ کرے وہ قربت ہے یا مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہو
شاعر کا ہجو کرنا مبیح ہو یا در دروغ حرام اور موجب ردّ شہادت ہے اسیطرح اشعار فاحشہ و قذف
وغیرہ کا حکم ہے ؛

فصل

ادمان صغیرہ یا صغائر کا اس طرح کہ معصیت طاعت پر غالب آجاوے گناہ کبیرہ ہے علما نے
اسکی تصریح کی ہے رافعی نے کہا ہے کہ اصرار صغیرہ پر مثل ارتکاب کبیرہ کی ہے جمہور کہتے ہین
جسکے معاصی طاعت پر غالب ہین وہ مردود الشہادۃ ہے حاصل یہ ہے کہ معتمد باتفاق متاخرین
مثل اذرعی و بلقینی و زرکشی و ابن العماد وغیرہم کے یہ بات ہے کہ مداومت کسی صغیرہ پر یا
انواع صغائر پر خواہ اوسپر مقیم ہو یا مکثر بصورت غلبۂ طاعات کے معاصی پر مفسق نہین ہوتی ہے
ورنہ مفسق ہے ولم یصروا علی ما فعلوا کی تفسیر یہ کی ہے کہ لم یعزموا علی ان لا یعودوا الیہ
مطلب یہ ٹھیرا کہ اصرار کہتے ہین عزم کو عود پر ترک عزم عدم عود ابن الصلاح کا لفظ یہ ہے کہ اصرار تلبس
ہے ساتھ ضد توبہ کے اس طرح پر کہ عزم عود کا مستمر ہو اور مداوم اوس کام کو کرتا رہے یہانتک کہ صغیرًا
کبیرہ ہو جانے مین داخل ہو اسکے لئے کوئی نہ تو ابد حد و محصور نہین ہے غرضکہ مدار غلبہ طاعات یا معاصی پر ہے

فصل

ترک کرنا توبہ کا کبیرہ سے گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین کیا قال تعالے وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون اسی طرف اشارہ ہے یعنے عدم توبہ خسارہ ہے اسیلئے توبہ کرنا کبیرہ سے واجب عین ہے فوراً بنص کتاب وسنت واجماع امت باقلانی کہتے ہین واجب ہے توبہ تاخیر توبہ سے بلکہ ابوالحسن اشعری نے کہا ہے کہ توبہ کرنا صغیرہ سے بھی فوراً واجب عین ہے جسطرح سے کہ کبیرہ سے واجب ہے بلکہ امام الحرمین نے اسپر اجماع نقل کیا ہے **ف** اسمین اختلاف ہے کہ قبول ہونا توبہ کا قطعی ہے یا ظنی نووی نے کہا ہے قبول ہونا توبہ کا فر کا اسلام سے قطعی ہے اور قبول ہونا توبہ غیر کا فر کا وقت وجود شروط کے ظنی ہے امام نے کہا ہے وند کفر کا ایمان لانیسے اور کفر پر نادم ہونیسے بالاجماع ساقط ہوجاتا ہے اسکے سوا جو اور انواع توبہ کے ہین اونکا قبول ہونا مظنون ہے بیہقی نے شعب الایمان مین کہا حدیث مین حدود کو کفارہ ٹھیرایا ہے جبکہ توبہ کرے کیونکہ سارق سے بعد قطع کے فرمایا تھا تب الی اللہ **ف** وہ توبہ جو ماحی اثم ہوتی ہے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ متعلق حق آدمی نہو دوسرے وہ جو اوس سے متعلق ہو اول جیسے وطی اجنبیہ بادون فرج مین اور شرب خمر حدیث مین آیا ہے الندم توبۃ بدرجہ بار رہنا فی الحال اور عدم عود پر سو یہ ثمرہ ہے ندامت کا کچھ شرط نہین ہے مگر تاج سبکی نے کہا ہے متحقق ندم کا نہین ہوتا مگر بقیہ امور سے وہ تین یا پانچ امر ہین ایک ندامت دوسرے عزم عدم عود تیسرے فی الحال باز رہنا گناہ سے چوتھے استغفار کرنا زبان سے پانچوین وقوع توبہ کا قبل غرغرہ ومعاینہ کے بعض نے کہا پانچ سے بھی زیادہ ہین جیسے ہونا توبہ کا اضطراً بظہور آیات جیسے نکلنا سورج کا مغرب سے اور جیسے چھوڑ دینا مکان معصیت کا اور جیسے تجدید توبہ کی معصیت سے جبکہ بعد توبہ کے یاد آوے اور جیسے عود نکرنا طرف اوس معصیت کے اور جیسے تمکین دینا حاکم کو اقامت حد پر اور جیسے تدارک کرنا اوسکا بادا یا قضا دوسری قسم

توبہ کی جو متعلق حق آدمی ہے اوسمین بھی یہی شرطا ہین بلکہ یہ شرط زیادہ ہے کہ اوس حق کو اپنے ذمہ سے ساقط کرے اگر مال ہو تو واپس کر دے اور اگر اور کچھ ہو تو اوسکا ویسا تدارک کرے قاضی حسین نے کہا ہے کما یحرم فعل الحرام یحرم الفکر فیہ **لقولہ تعالے** ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض فمنع من التمنی کما منع من النظر الی ما لا یحل لقولہ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم انتہی اگر یہ نیت کی ہے کہ کل مین کافر ہو جاؤنگا تو وہ آج ہی کافر ہو گیا علی الاصح زواجر مین بحث مسائل توبہ کو سات ورق مین بسط سے لکھا ہے مذاہب فقہا اور اہل علم کو مع خلاف کے ذکر کیا ہے ؛

فصل

انصار سے بغض رکھنا اور کسی صحابی کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے علامت ایمانکی حب انصار اور علامت نفاق کی بغض انصار ہے دوسرا لفظ صحیحین کا یہ ہے لا یحبہم الا مؤمن و لا یبغضہم الا منافق من احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ مراد انصار سے اوس و خزرج ہین اگرچہ بعض حنابلہ نے کہا ہے کہ مراد انصار خدا اور رسول و دین اسلام ہین اور وہ قیامت تک باقی ہین شیخین کا لفظ یہ ہے لا تسبوا اصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ نہی واسطے تحریم کے آتی ہے یہ حدیث شامل ہے جملہ مہاجرین و انصار وغیرہم کو ترمذی کا لفظ یہ ہے تم ڈرو اللہ سے حق مین میرے اصحاب کے مت نشانہ بناؤ اونکو بعد میرے جو کوئی اونکو دوست رکھیگا وہ میری محبت سے اور جو کوئی اونکو دشمن رکھیگا وہ میرے بغض سے جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی اور جسنے مجکو ایذا دی اوسنے اللہ کو ایذا دی جسنے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ اوسکو پکڑ لے اس بارہ مین بہت حدیثین آئی ہین کتب سنت مین باب فضائل و مناقب صحابہ کا مستقل منعقد ہے صاحب زواجر کہتے ہین وقد استوفیتہا وما یتعلق بہا فی کتاب حافل لم یصنف فی

هذا الباب يتا الی مثله ومن ثم سميته الصواعق المحرقة لاخوان الشياطين اهل الابتداع والضلال والزندقة فالمبدان تشتت لترى ما فيه من محاسن الصحابة وثناء اهل البيت عليهم لاسيما الشيخان ومن افتضاح الشيعة والرافضة في كذبهم وتقولهم وافترائهم عليهم بما هم بريئون منه رضوان الله عليهم اجمعين **ف** ان مردم کے کبیرہ ہونے کی تصریح بہت سے علمانے کی ہے شیخین وغیرہمانے کہا ہے کہ سب صحابہ کبیرہ ہے بلقینی نے کہا ہے داخل ہے نیچے مفارقت جماعت کے جسنے سب صحابہ کیا وہ بلا نزاع مرتکب کبیرہ ہوا انتہیٰ اکثر علماء نے کہا ہے کہ سب ابوبکر و عمر کفر ہے اسلئے کہ ایک حدیث مین آیا ہے من سبك يا ابابكر فقد كفر سو جبکہ حدیث صحیح مین یون آیا ہے من قال لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما تو بے شبہہ ساب ابی بکر و ذریت ابی بکر قطعاً کافر ہوگا اللہ پاک نے قرآن مین کئی جگہہ تصریح کی ہے کہ وہ صحابہ سے راضی ہے سو اب جو کوئی کسی ایک صحابی کو برا کہیگا وہ گویا اللہ سے محاربہ کرتا ہے حضرت نے صحابہ کی محبت و بغض کو اپنی محبت و بغض ٹھیرایا ہے فضائل صحابہ کے بے گنتی ہین اونکے آثار حمیدہ اسلام مین مشہور ہین اگر صحابہ نہوتے ہم تک علم قرآن و حدیث کا کچھہ نہ پہنچتا شرایع اسلام کا ظہور ہوتا علی الخصوص خلفاء راشدین خاصکہ عشرہ مبشرہ پھر درجہ بدرجہ تا آخر صحابی سب کی محبت و تعظیم کرنا امت پر واجب ہے جو لوگ اونکو برا کہتے ہین یہ سب دلیل ہے اونکے خبث باطن پر **حکایت** کمال ابن قدیم نے تاریخ حلب مین لکھا ہے کہ جب ابن منیر مرگیا ایک جماعت جوانان حلب کی سیر کرنے کو نکلی تھی بعض نے بعض سے کہا ہمنے سنا ہے کہ کوئی ساب ابوبکر و عمر نہین مرتا ہے لیکن اللہ اوسکو قبر مین سور کی صورت کر دیتا ہے ہمین شک نہین ہے کہ ابن منیر ساب شیخین تھا سب کی راے یہ ہوئی کہ اوسکی قبر پر جاکر اوسکی صورت دیکھین چنانچہ قبر کو کھودا دیکھا کہ سور ہو گیا ہے منہہ اوسکا قبلہ سے اور طرف کو پھرا ہے اوسکو نکال کر کنارہ قبر پر ڈالدیا کہ لوگ دیکھین پھر سب کی سمجھہ مین یہ آیا کہ اوسکو آگ سے جلا دین چنانچہ منہہ جھلس کر قبر مین ڈالدیا اور مٹی ڈال کر چلے آئے شعبی اکابر تابعین سے تھے وہ کہتے

رافضہ یہود ہین اس امت کے اسلئے کہ مثل یہود کے بغض اسلام رکھتے ہین پہر مطابقت اونکے عقائد واعمال کی ساتھہ یہود کے ذکر کی پہر کہا کہ یہود و نصاری کو اونپر فوقیت حاصل ہے پہر وجہ مزیت کی بیان کی جسکا ذکر مع دیگر حکایات کے زواجر مین مذکور ہے **ف** علمانے کہا ہے سب عائشہ بفاحشہ بالاجماع کفر ہے اسلئے کہ اس سب مین تکذیب ہے قرآن کی اسیطرح انکار صحبت ابوبکر کا بالاجماع کفر ہے کیونکہ اسمین بہی تکذیب قرآن کی ہے **قال تعالی** اذیقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا بہت سے علمانے فتوی دیا ہے کہ رسالت عائشہ کو قتل کرنا چاہئے حسن بن یزید کے سامنے ایک شخص نے عائشہ کو برا کہا تہا غلام سے کہا اوسکا سرکاٹ لے چنانچہ اوسنے سر اوسکا کاٹ لیا عائشہ کے مناقب بہت ہین ستر ہزار محاویج مین صرف کئے اور خود پیوند لگا کئے ہوئے تہین انہون نے جبرئیل کو دیکہا تہا حضرت نے کہا ای عائشہ سلام کر کے پہر کہا یہ جبرئیل ہین تمکو سلام کرتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سے فضائل و خصائص عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کئے ہین ؎

فصل

جہوٹا دعوی کرنا کسی شخص کا باوجود علم کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے من ادعی لیس لہ فلیتبوء مقعدہ من النار یہ وعید بہت سخت ہے اس وعید کی وجہ سے اسکا کبیرہ گناہ ہونا ہے اگرچہ کسیکی تصریح اس باب مین ہمنے نہین دیکہی ہے ؎

کتاب العتق

خادم بنانا مرد آزاد کا بغیر کسی مسوغ شرعی کے مثلاً باطن مین آزاد کر دیا ہے اور ظاہر مین اوس سے خدمت لیتا ہے استمرار گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکہی جو وعید شدید غلام بنانے مین کسی آزاد کے آئی ہے وہ اس کبیرہ کو بہی شامل ہے زواجر مین خاتمہ تعداد کبائر کا اسی کتاب العتق پر کیا ہے عتق کہتے ہین آزاد کرنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کا لقب عتیق تھا اسلئے کہ اللہ نے اونکو آگ جہنم سے آزاد کر دیا تھا میرا نام بھی صدیق ہے اگرچہ مجکو
بجز مشارکت اسمی کے کوئی مناسبت اوسنے نہین ہے لیکن اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق
ہے اگر مجکو بھی وہ اپنے فضل وکرم سے عذاب وعتاب اخروی سے آزاد کر دے تو کچھ دور نہین ہے
الحمد للہ تعالی کہ اتمام کبائر کا بیان آزادی نار پر ہوا اعتقنا اللہ من النار وجعلنا من اولیائہ
المصطفین الاخیار +

خاتمہ بیان مین فضائل ومتعلقات توبہ کے

اس باب مین آیات واحادیث کثیرہ مشہورہ وارد ہین **قال تعالے** وتوبوا الی اللہ
جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون **وقال تعالی** الا من تاب وامن وعمل
صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما **وقال تعالی**
ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا مسلم کا لفظ مرفوعا یہ ہے بیشک اللہ
بڑہاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور بڑہاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے
گنہگار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مغرب کی طرف ایک دروازہ
ہے جسکا عرض چالیس یا ستر برس کا رستہ ہے کہول رکہا ہے اللہ نے اوسکو اوس دن سے
جب سے کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے اوسکو بند نکریگا یہانتک کہ نکلے سورج اوس طرف سے
وذلک قولہ تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا اسکو
ترمذی نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے جنت کے آٹھ دروازے ہین سات بند ہین
ایک واسطے توبہ کے کہلا ہے یہانتک کہ اوس طرف سے سورج نکلے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے
اگر خطا کرو تم یہانتک کہ پہنچین خطائین تمہاری آسمان کو پہر توبہ کرو تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمہاری
ترمذی وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے سارے بنی آدم خطاوار ہین اور بہتر خطاوارون مین بہت توبہ کرنیوالے
ہین اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے ترمذی کا لفظ بسند حسن یہ ہے اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندہ کی جب

کہ غرغرہ نہین لگا ہے یعنی جان حلق تک نہین پہنچی ہے طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ لکن اسکی سند مین انقطاع ہے مگر بیہقی نے اسکو دوسرے طریق سے روایت کیا ہے۔
ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے الندم توبۃ اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے مسلم وغیرہ کا لفظ یہ ہے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نکرتے اور استغفار نہ کرتے تو اللہ تمکو لیجاتا اور ایک
دوسری قوم کو سوا تمہارے لاتا جو گناہ کرتی اور استغفار کرتی پھر اونکو بخشتا مسلم مین یہ قصہ
آیا ہے کہ ایک عورت نے حرام کا بچہ جنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو رجم کیا اور اوسپر
نماز جنازہ پڑہی پھر فرمایا لقد تابت توبۃ لو قسمت بین سبعین من اہل المدینۃ لوسعتہم
وہل وجدت افضل ممن جادت بنفسہا للہ عز وجل ابن عمر کہتے ہین مینے ایک حدیث
حضرت سے سنی نہ ایکبار دو بار بلکہ سات بار فرماتے تھے کفل بنی اسرائیل مین تھا کسی گناہ سے پرہیز
نکرتا تہا اوسکے پاس ایک عورت آئی اوسکو ساٹھہ دینار دیئے وطی کرنے پر پھر جب بیٹھا جیسے مرد
عورت پر بیٹھتا ہے تو وہ عورت کانپی اور روئی کہا کیون روتی ہے کہا مینے تجہپر زبردستی کی ؟
کہا نہین لکن یہ ایک ایسا کام ہے جو مینے کبھی نہین کیا اور مجھکو اس کام پر آمادہ نہین کیا ہے
مگر حاجت نے کہا تو یہ کام کرتی ہے جو تو نے کبھی نہین کیا تو جا یہ دینار مینے تجھکو دیئے اور قسم ہے
اللہ کی کہ مین بہی اب کبھی اللہ کی معصیت نکرونگا پہر وہ اوسی رات مرگیا صبح کو اوسکے دروازے
پر یہ لکہا ہوا تہا ان اللہ قد غفر للکفل یعنی اللہ نے کفل کو بخشا صحیحین مین قصہ ایک شخص
کا آیا ہے جسنے ننانوے خون کیئے تہے جب وہ اوس زمین معصیت سے نکل کر چلا راہ مین مرگیا ملائکہ
رحمت و عذاب مین جہگڑا ہوا آخر اوسکو دوسری زمین سے قریب پایا ملائکہ رحمت لیگئے اس قصہ کو
طبرانی نے بہی بسند جید روایت کیا ہے زواجر مین دونون روایات کو بطولہا نقل کیا ہے مسلم کا
لفظ یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون جہان اوسکے ساتھہ ہون جب
وہ مجھکو یاد کرتا ہے واللہ کہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی جتنا کہ کوئی تم مین
سے اپنے گم کردہ جانور کی جنگل مین پانے سے خوش نہین ہوتا جو کوئی مجھسے ایک بالشت قریب

ہوتا ہے مین اوس سے ایک گز قریب ہوتا ہون اور جو کوئی مجھسے ایک گز قریب ہوتا ہے مین دو ہاتھ
ایک باع قریب ہوتا ہون اور جب وہ میری طرف متوجہ ہوکر چلتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑکر
آتا ہون اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے اچھا کام کیا آیندہ بخشا گیا
اوسکا کام گزشتہ اور جسنے برا کام کیا آیندہ وہ پکڑا گیا گزشتہ و آیندہ پر مسلم مین آیا ہے کہ ایک
شخص جسنے سوا جماع کے سب کام ایک عورت سے کیے تھے حضرت سے آکر کہا کچھ جواب نہ دیا
وہ چلا گیا اوسکو بلاکر یہ آیت پڑھی واقم الصلوة طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات
یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین ایک شخص نے قوم مین سے کہا ای رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ خاص اسکے لئے ہے فرمایا نہین بلکہ سب لوگون کے لئے ہے بزار و طبرانی کا لفظ
بسند جید یہ ہے کہ ایک آدمی نے آکر حضرت سے کہا بھلا بتاؤ کہ جسنے سارے گناہ کئے ہین اور کوئی
شے نہین چھوڑی اور اوسنے اس حال مین کسی حاجہ وداجہ کو ترک نہین کیا وہ بھی توبہ کرسکتا ہے
فرمایا تو مسلمان ہوچکا ہے کہا ہان مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فرمایا تو حسنات کر سیئات کو چھوڑ دے اللہ تعالی ان سبکا ہون کو تیرے لئے خیرات کر دیگا
اوسنے کہا بھلا میرے غدرات فجرات بھی خیرات ہوجاوینگے فرمایا ہان اوسنے کہا اللہ اکبر و تکبیر
کہتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ آنکھ سے اوجھل ہوگیا حاجہ وہ شخص ہے جو حاجیونکی راہ زنی وقت
توجہ کے طرف حج کے کرے داجہ وہ شخص ہے جو پھرتے وقت حاجیون کو لوٹے راہزنی کرے
اگلی حدیث دلیل ہے تکفیر سیئات صغائر پر کہ نماز پڑھنے سے چھوٹے گناہ معاف ہوجاتے ہین
دوسری حدیث دلیل ہے تکفیر کبائر پر کہ توبہ کرنے سے اور حسنات بجالانے سے زمانہ آیندہ مین
گو وہ کیسے ہی بڑے گناہ کیون نہون مبدل بہ خیرات ہوجاتے ہین واللہ الحمد ای اللہ یا
تو میرے غدرات و فجرات کو بھی اپنی رحمت سے خیرات کر دے اور مجکو توفیق فعل حسنات و ترک
سیئات کی باقی عمر مین لطف فرما تیری رحمت واسعہ کے سامنے ایک مشت خاشاک کا پاک کر دینا
کچھ بڑی بات نہین ہے صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی اپنی جان پر اسراف کرتا تھا اوسکو جب

موت آئی اپنے بیٹون سے کہا جب مین مرجاؤن مجکو جلاکر پیس کر ہوا مین اوڑا دینا واللہ اگر اللہ مجپر قدرت پائیگا یعنی ارادہ کریگا تو مجھے ایسا عذاب کریگا جو کسی کو نہ کیا ہوگا جب وہ مرگیا تو اوسکے ساتھہ ایسا ہی کیا گیا اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچہہ تجہہ مین ہے اوسکو جمع کردے زمین نے ایسا ہی کیا وہ کھڑا ہو گیا اللہ نے پوچھا تجکو اس کام پر کسنے آمادہ کیا اوسنے کہا خشیتك یارب یا یون کہا مخافتك اللہ نے اوسکو بخشدیا ترمذی کا لفظ بسند حسن وغریب یون ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجکو ایک دن یا ڈرا مجھسے کسی جگہہ مین صحیحین کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی کہتا ہے جب ارادہ کرتا ہے بندہ میرا اس بات کا کہ کوئی سیئہ کرے تو تم اوسکو نہ لکھو جب تک کہ عمل مین نہ لائے پھر اگر عمل مین لائے تو اوسکو مثل اوسکے لکھو یعنی ایک ہی سیئہ اور اگر اوسکو میرے سبب سے چھوڑ دے تو تم ایک حسنہ لکھو الحدیث ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے مجکو قسم ہے میری عزت کی جمع نکرونگا مین اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جب وہ مجھسے دنیا مین ڈریگا تو امن دونگا مین اوسکو قیامت مین اور جب امن مین رہیگا وہ دنیا مین تو ڈراؤنگا اوسکو قیامت مین ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت اوتری یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب پر تلاوت کی ایک جوان بیہوش ہوکر گر پڑا حضرتؐ نے اوسکے دل پر ہاتھہ رکھا وہ متحرک تھا فرمایا ای جوان کہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بشارت جنت کی دی اصحاب نے کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ بشارت ہمارے درمیان مین ہے فرمایا تمنے یہ قول اللہ تعالی کا نہین سنا ہے ذلك لمن خاف مقامی وخاف وعید رواہ الحاکم وصححہ غرضکہ خوف بڑی نعمت ہے خوف سے جنت ملتی ہے پہر جو کوئی خوف سے اللہ کے کوئی گناہ ترک کر دیتا ہے اوسکو تو ضرور ہی بہشت نصیب ہوتی ہے قرآن پاک مین فرمایا ہے فاما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی یہ اللہ کا وعدہ ہے اوسکے وعدے مین تخلف نہین ہوسکتا ہو بلکہ

خائف کے لئے دو جنتون کا وعدہ بھی فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان گویا دار مدار
حصول نعیم جنت کا خوف وخشیت پر ہے اور کیون نہو کہ جسکو خشیت نہین ہے اوسکو معاصی و
آثام وسیئات صغائر وکبائر پر جرأت ہوتی ہے جسکو خوف دامنگیر حال ہوتا ہے وہ بہ نسبت
غیر خائف کے گناہ سے زیادہ بچتا ہے یہ خوف بہ نسبت عموم خلائق کے اہل علم کو زیادہ ہوتا
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء مراد علماء سے اس جگہ وہ لوگ ہین جو عارف اسماء
وصفات الٰہی واحکام تشریعی اور تابع کتاب وسنت ہین اعتقاداً وعملاً گویا خوف کو انہین
مین منحصر فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ علماء سوء ہین یا متبع رائے مجرد وہ اس خشیت سے
بے بہرہ محض ہوتے ہین بلکہ جو رعونت وجرأت گناہون پر انکو ہوتی ہے وہ غیر کو بلکہ جہلاء
عوام کو نہین ہوتی ہے سو جبکہ یہ خشیت مخصوص با اہل علم ٹھیری تو اب معلوم ہوا کہ جنت بھی
خاص انہین کا حصہ ہے اسلئے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ذالک لمن خشی ربہ یعنے جنت
واسطے اہل خشیت کے ہے اور اہل خشیت یہی اہل علم ہین تو جنت انہین کی میراث ٹھیری یا اوسکی جو کہ
انکے حکم مین ہے اہل تقوی وزہد واعمال صالحہ سے گو علم وعمل مین برابر انکے نہو اسلئے کہ دوستدار
صلحاء و اہل علم کا بھی درجہ آخرت مین ہمعنان انکا ہوگا حدیث مین آیا ہے المرء مع من احب دوسرے
لفظ یہ ہے انت مع من احببت ای اللہ مین ایک ادنی مسلمان عاصی ہون نہ عالم ہون نہ متقی
ہون مجھسے رات دن صدور معاصی کا یون ہوتا ہے جیسے مینھ برستا ہو مین ہر چند چاہتا ہون
کہ اس ورطہ سیئات سے کسی طرح علحدہ ہو کر تیرے ہی کام کا خالصاً مخلصاً ہو جاؤن مگر
نفس امارہ وتلبیس ابلیس ہر دم راہزن ہے بجز تیری توفیق کے کوئی رستہ نجات کا نظر نہین
آتا تو ہی ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے تو مجھکو سب سے منقطع کرکے اپنی طرف بلا لے سارے
کبائر وصغائر سے بچا کر کلمہ توحید پر استقامت بخشکر خاتمہ بالخیر کر دنیا سے با ایمان صحیح
وسلامت اوٹھا کر تبعات قبر وبرزخ وآفات ہول محشر تکلیفات موقف سے نجات دیکر نعیم
آخرت نصیب فرما وما ذالک علیک بعزیز الحمد للہ کہ آج روز پنجشنبہ بتواریخ [illegible] ساعت

اوّل روز یہ رسالہ مختصر کتاب مبسوط زواجر سے منتخب ہوکر بتاریخ بست ہشتم صفر ۱۳۱۲ ہجری قدسی کو تمام ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید رسلہ خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وصلحاء امتہ اجمعین آمین ثم آمین

خاتمہ کتاب مستطاب قواطع البشر

از تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہسوانی

آسان نہیں ہے حمد خدا مشکل ہے — توصیف رسول دوسرا مشکل ہے
گویائی کی جا ہے نہ خموشی کا محل — مشکل ہے بہرحال ولا مشکل ہے

اما بعد گوش شنوا کو بشارت ہے چشم بینا کو اشارت متقین کو مژدہ آثمین کو صلا کہ اندنون یہ کتاب ہدایت مآب فہرست معاصی گنہگاران گوشوارۂ ذنوب سیہ کاران فاتح ابواب اتقا و پرہیزگاری سادِ ذرایع تردامنی و نکوہیدہ کاری ہمہ تن قبول سراپا اثر موسوم بہ قواطع البشر عن انواع الشر مطبع بلند نام مفید عام مین مزین بہ طبع ہوکر مطبوع طبائع اہل دین مرغوب خواطر کہین و مہین ہوئی ۵

نہ صرف لالہ دلنسرین زنو بہار شگفت — کہ گل شگفت صنوبر شگفت انار شگفت

کیون نہو کسکی سعی کا نتیجہ ہے کسکا باندہا ہوا نقشہ ہے جسکی صورت دیکھے سے خدا یاد آ جائے پاس بیٹھے سے آدمی الشان بنجائے وہ ناسیون کا ناصر مسلمانون کا حامی غریبون کا ساتھ دینے والا بیکسون کا دل ہاتھ مین لینے والا متقیون کا دوستدار گنہگارون کا غمخوار

دین کی اشاعت مین سرگرم امور آخرت مین سخت معاملات دنیا مین نرم شرافت کی جان سیادت کا ایمان عاصیون کا مستند عالمون کا معتمد تفاخر کا افتخار اقبال کا اقبال افتخار سید نا مولانا سید

محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ ؎

کہتی ہے اوسے دیکھکے خلقت ہم ایسا
دیکھا نہین سردار خدا کی قسم ایسا

ناظرین اس کتاب پر انصاف سے نظر فرمائین میرے ممدوح کی کثرت تحقیق و وسعت نظر کی داد زبان پر لائین اسکا طرز تالیف سب سے جداگانہ ہے خوبی مین فرد خوش اسلوبی مین یگانہ ہے مجبر راست گفتار ہے گنہگارون کے حالات سے خبردار ہے کبائر متعلقہ ظاہر کو ایک ایک کرکے بتاتی ہے ایک ایک گناہ کی وعید سناتی ہے آیات و احادیث سے مملو ہے اب کسیکو کیا جائی گفتگو ہے گنہگار و خدا سے ڈرو توبہ کرکے متقی بنو ؎

اے گنہگارو یہی وقت ہے توبہ کرلو
بند ہو جائیگا پھر باب اجابت دیکھو

خداوند کریم عامۂ مسلمین کو توفیق خیر عطا فرمائے قرب کیا رسے دور بھگائے صغائر کو بخشے زلات سے درگزر کرے ؎

معاف کر میرے جرمون کو رحم کر مجھپر
الہی تجھکو غفور الرحیم کہتے ہین

قطعہ تاریخ

بیان ہو کیا تیری نام آوری کا اے ممدوح
مثل ہے نام وری تجھسے نامدارون کو

شمار ہو نہین سکتا تیرے فضائل کا
کوئی بھی گن نہین سکتا فلک کے تارونکو

عزیز رکھے نہ کیونکر تجھے ہر ایک بشر
وہ کون ہے جو نہ چاہے خدا کے پیارونکو

نکیون ہون خوش تراد یار دیکھکر دیندار
نشاط عید سے ہوتا ہے روزہ دارونکو

سیادت و شرافت و سروری و سرداری
ہے فخر ذات مبارک پہ تیری چارون کو

ترے زمانہ بخشش مین آجتک ہمنے
سنا نہین کبھی مایوس امیدوارون کو

دکھا رہا ہے تو وحدت مین جلوہ کثرت
ہزارون فائدے اک تجھسے ہین ہزارون کو

ہین اب وہ تیری بدولت ہر ایک علم مین طاق
نہ تھی تمیز الف و با مین جن گنوارون کو

ہر ایک عالم مین یکسان تجھے مہارت ہے
بلند و پست برابر ہے شہسوارون کو

حضور تیری تصانیف کی بتفصیل مین آج
ہے بیشمار مسائل پہ بیشمارون کو

لکھا ہے کیسا عدیم المثال یہ نامہ
جو خضر راہ ہدایت ہے دین شعارون کو

ہوا کیا مُرظاہر کا اس سے وہ اظہار
کہ شرم آتی ہے سنکر گناہگارون کو

تھے مبتلائے معاصی علانیہ بے شرم
ق
خدا کا خوف نہ تھا کچھ خدا کے مارون کو

سنایا نامہ تو ایسے ڈرے کہ شرمایا
گنہگارون نے آج اتقا شعارون کو

نہین کتاب یہ نسخہ ہے موسیائی کا
صلا ہے خنجر عصیان کے دل فگارون کو

لکھی جمیل نے تاریخ اسکے چھپنے کی
ملی یہ شمع ہدایت سیاہکارونکو
ھ ۱۲

دیگر

جمیل اس رسالہ مین مرقوم ہین سب
کبائر سے ہین جتنے عصیان ظاہر

جو تاریخ چھپنے کی مد نظر ہے
تو کہدے بجے بسط گناہان ظاہر ھ ۱۳

صحت نامہ قواطع الشبر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲	تو وہ	تو وہ تو	۸	۱۴	ھمر	ھمر
۴	۱۰	غافلات کو	غافلات کو عقوق والدین	۹	۵	عبار	عبارہ
۵	۱۸	یلبق	یلیق	〃	۷	انسیان	نسیان

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۲	۱۴	رسیان	رسیاں
۲	۳	مرأائی	رأی
۲۲	۷	متنمہات	متنمنمات
۲۳	۱۴	کہ وہ	؍؍
۲۵	۲	وقت	؍؍
۲۷	۲	یقیل	یقبل
؍؍	۸	النبی	السی
۳۲	۱	حمت	حیت
؍؍	۱۳	روایت	؍؍
۳۵	۵	ہلال	ملال
۳۷	۲	حبہ	عقد
؍؍	۸	بالعبو	بالعوا
۴۲	۱	میئہ	سیئہ
۴۳	۱	کما	کہا
؍؍	۵	بالبت	جاہلیت
۴۵	۱۹	تمیمۃ	تیمۃ
۴۶	۲	سوائلہ	واثلہ
۴۹	۱۸	رویہ	رویہ
۵۱	۱۵	حمیز	تمیز
۵۲	۱۳	اسلی	اسی الٰی

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵۲	۱۳	ماآپ	یاآپ
؍؍	۱۶	اوسکو	ادکو
۵۷	۲	الحرات	الحارث
؍؍	۱۳	سیں ہے	سیں ہیں
؍؍	۱۸	ہوا	ہو
۵۸	۵	وکر	اگرچہ وکر
؍؍	۱۲	حرام	حرم
۵۹	۱۸	بیع	بیع میں
۲	۱۲	بتاتے	بتاتے
۶۴	۶	اقوال	؍؍
؍؍	؍؍	یا ساری اقوال ہیں	یا ترانا ہے
۶۷	۹	وغیرہا	وغیرہ
؍؍	۱۱	لعبہ	کعبہ
۶۸	۹	القضاء	القضاۃ
۷۰	۴	تحذیر	تخدیر
؍؍	۶	عریدہ	عربدہ
۷۱	۲	تحذیر	تعزیر
؍؍	۱۰	والمتروتہ	والمتردیۃ
۷۲	۶	طوافیست	طوافیت
؍؍	۲۰	بادرخت	یادرخت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۵	۱۷	دست بدست بیچنا	بیچنا لکن ایک لینے مین مجلس سے تاخیر یا تخایر کرنا
〃	〃	〃	
۷۶	۱۹	ردّی	ردیّ
〃	〃	بہیچکر	بیچکر
۷۹	۲۱	اتہنی	اتنی
۸۱	۱۸	یا ہاتہہ امرد کے جو	یا امرد کا اوسکے ہاتہہ
〃	〃	فجور کریگا یا ہاتہہ کنیز	جو فجور کریگا یا کنیز کا
〃	〃	کے جو بغی ہوجائیگی	اوسکے ہاتہہ جو اوسکو
〃	〃	〃	حرام کرائیگا
۸۱	۱۹	یا ہاتہہ واسطے اہل	یا ہتہیار بیچنا ہاتہہ
〃	〃	حب کے	اہل حرب کے
۸۲	۱	بہنائیگا	〃
〃	۴	وزنا	وزنی کا
〃	۹	بہ ہے	پہ ہے
〃	۱۲	احرار	اضرار
۸۳	۵	مکر	مگر
۸۴	۱۱	للمطفقین	للمطففین
〃	۱۲	ہجالنے	بیچالنے
۸۶	۲	فرض	قرض
۹۳	۱۳	ہواوس	ہوااوس
۹۷	۱۱	حفیفت	خفیفت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۲	۱۲	اور ہمز	اور لمز
۱۰۴	۷	بنمیم	بنمیم صاع للخیر معتد اثیم
۱۱۲	۱	اجماع کا	اجماع
۱۱۵	۰	حق	احق
۱۱۶	۱۵	جرام	جرام
۱۱۸	۱۴	اور لاٹہی	لاٹہی
۱۲۰	۴	خریمة	خزیمة
۱۲۲	۱۰	ای قحبہ	ای قحبہ ای لوطیہ یا بنت الزنا
۱۲۲	۱۱	یا بنت الزنا	〃
〃	۱۲	ولوطیہ	〃
۱۲۸	۴	مین سے	سے
۱۳۰	۱۱	ولطم و	ولطم
〃	۱۲	ہے کہ	یہ ہے کہ
۱۳۴	۱۰	نکالما	نکالنا
۱۳۵	۱۲	لقف	تقف
۱۳۹	۹	نغیر	تغیر
۱۴۱	۱۴	جسر	جسر
۱۴۲	۱	لعنت ہے	〃
۱۴۳	۱۷	بگفر	یکفر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۵	۱۵	لاتوذاو	لاتودوا	۱۷۸	۱۱	صوات	سترقاصوات
۱۳۶	۱۱	ہبار	ہبار	۱۷۹	۱۲	التسیب	التشبیب
۱۵۳	۳	اوریسکر	یااوریسکر	۱۸۱	〃	یبوداو	یبودوا
〃	۲	ییھا	دیکھا	۱۸۲	۱۳	صدم	عزم عدم
۱۵۷	۱	ماگنا	جانکا	۱۸۳	۱۳	الزندقۃ	الزندقۃ
۱۶۰	۵	لما	بجا	۱۸۵	۱۱	تخس کا	شخص پر
۱۶۵	۱۳	دیں اسلام	دشمن اسلام	۱۸۸	۲	زلفا	وزلفا
۱۶۷	۲	حدیث	وحدیث	〃	۷	صین	حین
۱۷	۷	وجود	وجوہ	۱۸۹	۲۱	ٹھے	وٹھے